یہ کتاب خاص مذہب اثنا عشری کی ہے اہل سنت ملاحظہ نہ کریں

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا

الحمد للہ کہ درین زمان سعادت توامان رسالۂ لطیفہ وعجالۂ شریفہ قاطع حجج جاحدین وکاشف کید کائدین ہادی ضالین فاجرین مسمے بہ

إِرْغَامُ الْمَاكِرِيْنَ

فِي رَدِّ مُضِلَّاتِ

إِنْذَارِ النَّاذِرِيْنَ

مشتمل بر رد دو صد وپنجاہ وپنج ۲۵۵ ہفوات از انذار النّاذرین مذکور و رسالہ یاعلی مدد کہ در تفصیل مسئلہ استعانت ست و ہردو از تالیفات مولوی عابد حسین سہارنپوری مدعی تشیع است

در مطبع بدر احمدی لکھنؤ بفرمائش سید عبد الحسین تاجر کتب طبع شد

قیمت فی جلد ۴ر

مطبوعہ ماہ مارچ سنہ ۱۹[illegible]ع

اطلاع

واضح ہو کہ اس رسالۂ شریفہ و عجالۂ منیفہ مین جہان جہان حوالہ کتاب کبیر کا ہے
اوس سے کتاب (الکلام الحسن فی جواب مسائل محمد حسن) مراد ہے اور وہ کتاب
ہدایت انتساب عہ کو سید عبد الحسین صاحب تاجر کتب لکھنؤ محلہ یحییٰ گنج سے ملتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ الائمۃ الطاہرین
بعد حمد وصلوٰۃ کے کہتا ہے محمد حسن بن سید غلام علی مرحوم کمال پوری کہ ایک صاحب سہارنپوری
مولوی عابد حسین صاحب نے جو مدعی تشیع اور امام جمعہ وجماعت امامیہ ہین دو رسالے یعنی انذار الناظرین
ورسالۂ یا علی مدد شائع کیے جنمین تنقیص شئون انبیا وائمہ علیہم السلام مذکور ہین اور خود وہ دونون
رسالے شاہد ہین کہ مولوی صاحب مذکور محض بنے ہوئے شیعہ ہین چنانچہ مین نے اون رسالون کے
چودہ سوالات اخذ کرکے جناب مستطاب معلی القاب العالم الجلیل والکامل النبیل سید المجتہدین المتکلمین
سمی امیر المومنین صاحب التسلیم والرضا مولانا السید محمد مرتضیٰ صاحب قبلہ دام ظلہ جونپوری سے جواب طلب کیا
ہزار ہزار شکر کردگار ہے کہ جناب ممدوح نے نہایت شرح وبسط سے اور بہت تحقیق وتفصیل سے از روئے
قرآن واحادیث معتبرۂ اہلبیت جوابات ایک کتاب مین جسکی خوبی وجامعیت وحسن ترتیب وتہذیب
مطالعہ پر موقوف ہے اردو زبان مین رقام فرمائے جسکا نام الکلام الحسن فی جواب مسائل محمد حسن رکھا اور وہ کتاب
موصوف مع فہرست وغیرہ ۳۴۸ صفحات پر ختم ہے جسکو سید عبد الحسین صاحب تاجر کتب شہر لکھنؤ
محلہ یحییٰ گنج عقب تراانہ نے چھاپ کر شائع کر دیا ہے چونکہ کتاب مذکور کی قیمت باعتبار ضخامت کے خلاف
ہر چند باعتبار جلالت شان و اشتمال فضائل عالیہ ائمہ علیہم السلام بہت کم ہے اور مستبصر کرنے کے باعث
زیادتی بصارت ہے لیکن زمانہ کے حالات پر نگاہ کرکے یہ خیال ہوا کہ غربائے مومنین شاید بوجہ افلاس
نعمت عظمیٰ سے محروم رہین لہذا مین نے خدمت جناب مصنف دام ظلہ مین عرض کیا کہ اون

دونوں رسالوں کے ہفوات مضلہ کا جواب باختصار اتمام فرماتے تو یہ رسالہ بوجہ کم قیمت ہونے کے
عام ہوجاتا اور نیز الکلام الحسن میں وہ ہفوات بوجہ تفصیل جواب بہت دور دور واقع ہوئے ہیں اور کل
منقول بھی نہیں ہیں اسمیں یہ بھی فائدہ ہوگا کہ وہ یکجا ملجائینگے اور مختصر جواب بھی اونکا عام
ہوجائیگا جسکی تفصیل کتاب مذکور میں موجود ہی جناب ممدوح نے میری رائے کو بہت پسند فرمایا لیکن
محض نبوت و امامت کے متعلق ہفوات کو رد کرنے کا وعدہ کیا اور دیگر امور واہیہ کی رد کو قبول
نہ کیا پس حسب ہدایت جناب مومی الیہ وہ ہفوات مضلہ و کلمات ضلالت آمیز دونوں رسالوں کے
یکجا ہوکر بطور حاشیہ جوابات سے مزین ہوئے اور تفصیل اونکی کتاب طویل پر محول رہی اور نام
اس رسالۂ جوابات مشتملہ ہفوات کا **ارغام الماکرین فی رد مضلات انذار الناذرین**
قرار پایا اور نیز جناب سید عبد الحسین صاحب تاجر کتب مذکور نے اس رسالہ کو بھی طبع کرکے شائع
کیا خدا اوس سے مومنین کو بہرہ یاب کرے بمحمد و آلہ الطاہرین اور داہنی طرف عبارت انذار الناذرین
مذکور ہے اور بائین طرف جواب اوسکا ارغام الماکرین اور ہر چند عدم تشیع صاحب انذار و رسالہ
یا علی مدد کا خود اونکے کلمات اور جوابات رسالہ سے بکمال وضوح ظاہر ہی مگر بمزید توضیح بعض
علماے کرام نے اونسے بالفاظ مشتملہ ہر دو رسالہ یعنے انذار الناذرین و یا علی مدد استفتا بھی کیا
اور جوابات اونکے آخر رسالہ مین درج ہین تاکہ عموم مومنین مطلع ہوکر ایسے شخص سے مجتنب رہین

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب

انتخاب کلمات ضلالت آمیز از رسالۂ انذار الناذرین و یا علی مدد وغیرہ جانب سید محمد حسن برای ملاحظۂ ناظرین مطبوعۂ مطبع یوسفی دہلی در ۱۳۳۰ھ	ارغام الماکرین فی رد مضلات انذار الناذرین
صفحہ ۱ سطر ۹ قیاس بے اساس ہے شرع مین حجت نہین ہوسکتی مرضی مولی از ہمہ اولی حکم شرع برسر آمنا و صدقنا	اچھا ہی خود قیاس صاحب انذار کا درباب استعانت کے ائمہ علیہم السلام سے رسالۂ یا علی مدد کے آخر رسالہ مین اور جواب دندان شکن اوسکا بلکہ اکثر رسالہ اون کا قیاسات ہی پر مبنی ہے

صفحہ ۷ سطر ۷ کسی کی منت اور نذر بھینٹ
درست نہین ہی پیر دستگیر ہو یا سید سالار
سرور سلطان بایزید و شیطان خواجہ اور مدار ہو
یا گوگا پیر ظاہر سر دیوان مہران یا سدوا علی بخش
یا شاہ نور شاہ ولایت یا قطب اور غوث سب کی
منت ماننا بدعت سیئہ ہی نہایت بیجا ہی شیعہ ہین
کے خلاف ہی

جسطرح یہ امر شیعہ ین کے خلاف ہین اوسیطرح
شاہ ولایت سلام اللہ علیہ کا ذکر ان لوگون مین
بے ادبی کے ساتھ خلاف ہی

آخر سطر صفحہ ۸ اب ایک سخت مرحلہ باقی ہی
کہ نبی و امام و شہدائے کرام سے منت ماننا
اور اونسے مراد مانگنا اور نذر نیاز چڑھانا کیسا ہے
اور امام و نبی سے تقرب کرنا یعنی اونکی خوشنودی کو
کوئی کام اونکے لئے کرنا کیا حکم رکھتا ہی اینکہ کہا پس اس
مقام پر چند امر مین بحث درکار ہی اول اونکی شان
اور مقام اور منزلت کا بیان ہی دوسرے حکم
استمداد اور طلب داد اور استعانت اور اونکی
کیفیت تیسرے اونکی نذر و منت اور اوسکا
بطلان یا صحت چوتھے عبارت مذکورہ کا معنی
و مطلب اور اوسکی صحت اور سقم اور تاویل اقاویل
عوام کالانعام فی مثل ہذا المقام پانچوین بیان
طریق احتیاط و سبیل نجات و سیرت سلف صالح
تا آخر

نبی و امام سے جواز اسکا باحادیث کثیرہ مذکور ہی
جواز تقرب اون امور مین جنکو ان حضرات سے
خصوصیت ہی کتاب کبیر مین بتصریح مذکور ہی

یہ کل جائز ہے اور ناظر کتاب کبیر پر مخفی نہین
رہ سکتا

یہ امور محض رائے سے نہین معلوم ہوتے بلکہ کتاب
و سنت سے اور آپ دونو سے بے خبر ہین

صفحہ ۹ سطر ۱۷ باقی یہ امر کہ وہ سمیع و بصیر
و عالم الغیب و روشن ضمیر ہین یا نہین اور
اونسے ہمارا استغاثہ و ندا کیا معنی رکھتا ہے
پس یہ امر ثابت ہی کہ عالم الغیب اور حاضر و ناظر
ہونا صفت خدا ہی کا ہے لا یعلم الغیب الا اللہ
نبی و امام نہ ہر جگہ

کتاب کبیر مین معنی اس قسم کی آیات کے بتصریح
مذکور ہین اور اختلافات کو خوب رفع کر دیا ہی
قوت حضوریہ سمع و بصر کو ان حضرات کی نیز
کتاب کبیر مین دیکھو

حاضر ہین نہ ہر طرف ناظر علم ماکان و مایکون
سے یہ مطلب نہین کہ سمیع و بصیر
اور روشن ضمیر ہین بلکہ لا علم لنا الا
ما علمتنا اسکی تفسیر ہے حصولی اور حضوری کا
فرق عیان ہی اور یہ بھی ظاہر ہی کہ ہماری آواز
قبور مقدسہ تک نہین پہونچ سکتی البتہ بعض
احادیث سے ظاہر ہے کہ نبی و امام ہماری ندا کو
سنتے ہین اور صورت اوسکی یہ ہی کہ ہماری صدا
بحکم خدا فرشتے اون تک سدا پہونچاتے ہین

منکر اسکا کور دل اور احادیث کثیرہ اہلبیت سے
غافل ہے

بلکہ صدہا ہے

فرشتون کے وہ حضرات محتاج نہین بلکہ فرشتون
کا خبر دینا خود بغرض تقرب اونکے ہی ان حضرات
سے اور اسپر مامور ہین اور یہ منافی خود اونکی
مشاہدہ کا نہین

اور وہ حضرات خود بھی جسم روحانی سے گاہے
ماہے آتے جاتے ہین اور علم لدنی کے مالک ہین
بہت سی باتین اونکو من اللہ معلوم ہین

اونکے آنے جانے کی ضرورت نہین جہان وہ ہین
کل حالات پر مطلع ہین اور سب کو دیکھتے ہین

صفحہ ۱۰ سطر ۱۱ امر حلہ دوم یہ امر ظاہر ہے
کہ خداوند بہ اون حضرات کا روا ہی یا رسول اللہ

یا ابا عبد اللہ جا بجا کتب دعوات و مراثی و
مزار مین پایا جاتا ہے پس اسکا انکار کرنا بروے
مذہب حقہ درست نہین آرہے کلام استمداد [13]
و استعانت مین ہے پس واضح ہو
کہ غیر خدا سے مستقل یعنے مالک
و خود مختار [14]
و قدرت و حکم والا جانکر [15]
استشفا اور استرزاق و استیلاد و استخلاق [16]
غلو و شرک ہے نعوذ باللہ منہما خالقیت و رازقیت
خاص صفت خدا ہے
ایاک نعبد و ایاک نستعین پر اپنا
عقیدہ ہے اور اگر معین بالاستقلال نہ سمجھے [17]
بلکہ وسیلہ و واسطہ داروغہ و کارکن سمجھکر
التجا کرے ید اللّٰہی اور معجزہ نمائی کو اسکی
سند گردانے یا یون کہے کہ اللہ کے حکم سے
تم مین سب قدرت ہے میری مدد کرو جیسا کہ [18]
شاعر نے کہا ہے

مختار کارخانہ تقدیر کر دیا علی الظاہر تفویض [19]
لازم آویگی غلو ہو جائیگا
صفحہ ۱۱ سطر ۲۳ اور یہ سمجھنا کہ جو وہ چاہینگے [20]
خدا کریگا اسوجہ سے ہمکو استمداد روا ہے
یہ بھی بے قاعدہ ہے [21]

کلام کسر کرنے والا کتب امامیہ و سیرت آل رسول [13]
و اوسکے خواص و عوام سے بے خبر ہے اور
ادعاے تشیع مین جھوٹا ہے
امامیہ سے کوئی نہین سمجھتا یہ وسوسہ محض حماقت ہے [14]
بحکم خدا قادر و حاکم ہین۔ [15]
سب سمجھتے ہین کہ خدا سے دعا کرکے ان امور [16]
کو کرا دینگے پس کوئی مضائقہ نہین غلو و شرک
ہے جب مستقلاً و خود ہین کو سمجھے

جملہ امامیہ کا ایسا ہی عقیدہ ہے اسی وجہ سے [17]
ان حضرات سے استعانت کو عین خدا سے
استعانت سمجھتے ہین

جو اسکا قائل نہین وہ مقصر ہے تفویض سے [18]
مراد خدا کی کلیۃً سپرد کر دینے اور خود معطل
ہو جانے سے ہے اور یہی ممنوع ہے
تقدیرات الٰہی اونکی دعا سے بدل جاتی ہین [19]

اسمین کیا شک ہے [20]

بہت با قاعدہ ہے وہ ایسے ہی خالق کے محبوب ہین [21]

[22] بلا شبہ مدعی سست گواہ چست کا نقشہ
ہی ائمہ فرماتے ہین

[23] نحن عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وہم
بامرہ یعملون ہم بزرگ بندے ہین نہ پیش
بیش دستی کرتے ہین اوسپر کہنے مین اور وہ
اوسی کے حکم پر عمل کرتے ہین

[24] بلا حکم مشیت باری وہ کچھہ نہین کرتے جو حکم
ہوتا ہی بجالاتے ہین

[25] پس بلا واسطہ خدا سے التجا کرنا زیبا ہی

[26] اور قرآن مین من یشفع عندہ الا باذنہ
آیا ہے

[27] منشا پاکر شفاعت ہوتی ہے

اور جملہ حاجات شیعہ کی شفاعت مین باذن ہو نا

[22] مدعی اور گواہ دونو چست ہین ہم پیروبانہ نہین
رکھتے جو شفاعت مین عاجز و نامقبول ہو

[23] یہ حدیث نہین ہے بلکہ آیہ قرآن ہے سورۂ انبیا مین ہے
اور ملائکہ و انبیا و اوصیا سے اسکی تاویل کیگئی
ہے اور بقاعدہ عثمانی آپنے لفظ نحن اضافہ
کرکے ائمہ کی طرف منسوب کیا ہی اور یہ بھی
نہ سمجھا کہ نحن کے ملانے سے قاعدہ نحویہ کے
خلاف ہوا جاتا ہی یہ تو آپ کی قابلیت کا حال ہے
اور یا یہ علم و فضل ائمہ کے فضائل کے مٹانے
مین اجتہاد کرتے ہین پھر یہ آیہ آپکے مطلب کی
دلیل بھی نہین ہی دعا کرنے مین سبقت اوسکی قول پر
لازم نہین آتی جسکو خلاف مصالح خدا سمجھتے ہین
اوسمین دعا ہی نہین کرتے

[24] یہ تو ہم خود ہی کہتے ہین کہ خلاف مشیت باری
دعا ہی نہ کرینگے

[25] بلا واسطہ انکے دعا نامقبول ہی اور انسے کہنا
بغرض استشفاع ہے نہ یہ کہ اونکو قادر مطلق
سمجھتے ہون

[26] یہ آیہ مخالف اونکی شفاعت عامہ دنیا و آخرت
کا نہین ہے

[27] منشا پا چکے ہین و جمیع کتب ادعیہ و زیارات
و احادیث سے ثابت ہی

محض احتمال ہے[۲۸]

سکتا لکن ضرور نہیں کہ ہر سوال اقتضا پورے[۲۹]

منکرین[۲۸] شفاعت کی شفاعت مین مثل آپ
الیسون کے ادون ہونا احتمال نہیں ہے
بلکہ یقین ہے
[۲۹] نزدیک اونکے دشمنوں کے اسلیے کہ اس قول مین
تکذیب ہی اون حضرات کی کہ صدہا احادیث مین
اپنے تئین جملہ حاجات مین مستجاب الدعوات
فرماتے ہین اور چالیس حدیثون سے زیادہ علامہ
اپنی کتاب کبیر مین نقل کی ہین بلکہ تکذیب ہر
خدا کی کہ آیہ ادعونی استجب لکم مین اور آیہ
دعا کرو مجھسے اجابت کرونگا مین تمہاری
اذا سئلك عبادی عنی فانی قریب اجیب
جبکہ پوچھین تجھسے بندے میرے مجھسے پس بدرستیکہ مین قریب ہون اجابت کرتا ہون
دعوة الداع اذا دعان مین بشرط وفائے عہد
دعا کی دعا کنندہ کی جبکہ دعا کرے مجھسے
اوفوا بعهدی اوف بعهدکم عموم مومنین کی دعا
وفا کرو ساتھ میرے عہد کے وفا کرونگا ساتھ تمہارے عہد کے
قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے اور ائمہ علیہم السلام کی
طرف نسبت عدم وفائے عہد کے آیہ یوفون بالنذر
وفا کرتے ہین ساتھ نذر کے
کے خلاف ہی اور نیز آیہ والذین هم لاماناتهم
اور وہ لوگ کہ وہ اپنی امانتوں
وعهدهم راعون کے جسمین اول و افضل
اور اپنے عہدوں کی رعایت کرتے ہین
یہی حضرات ہین اور اونکو گنہگار قرار دینا آیہ
تطہیر کے مخالف ہی اور خدا کی طرف خلف وعدہ
کے گمان مین آیہ لن یخلف الله وعده
ہرگز نہ کریگا خدا خلاف اپنے وعدہ کو
اور آیات دیگر ہم مثل سے اسکی مخالفت ہی اور
دونو حالت مین درانتہائے کفر کھلا ہی اور
مخالف اجماع سائر امتیہ ہی پھر خدا نے سورۂ
زمر مین ان حضرات کو جملہ حاجات مین مستجاب الدعوات

فرمایا ہے والذی جاء بالصدق و
اور جو کر لایا سچائی اور
صدق بہ اولئک ہم المتقون لہم
تصدیق کی اسکی وہی پرہیزگار ہین واسطے اونکے ہے
ما یشاؤن عند ربہم ذلک جزاء
جو چاہتے ہین پاس اپنے پروردگار کے یہ جزاے
المحسنین اور جبکہ خدا اونکے جملہ سوالات کو
نیکوکارون کی
قبول کرنا اونکی جزا قرار دیتا ہی تو باوجود وعدۂ
جزا کے نہ دینے کا خیال العوذ باللہ اوسکو
ظالم قرار دینا اور عدالت سے خارج کرنا ہی
جو نیز مثل عدم استجابت دعای ائمہ قاطبۂ
امامیہ کے خلاف ہی پس عدم استجابت دعائے
ائمہ کا خیال چند وجوہ سے مخالف سائر امامیہ
اثنا عشریہ ہی بلکہ نیز خلاف ضرورت ہی کہ اونکو
خدا نے اپنی خدائی کی دلیل اور درمیان اپنے
اور درمیان خلق کے ذریعہ اور سبب قرار
دیا ہی اور اون حضرات کے سوالات کے
عدم قبول میں پیش خلق اونکو ذلیل کرنا
گویا خلق کو اپنی خدائی کے انکار پر آمادہ کرنا ہے
بلکہ نیز خلاف عقل ہے اسلیے کہ دنیا مین کوئی
صاحب اقتدار با غیرت و مروت ایسا نہوگا
کہ جو مثلاً کسی اپنے متوسل خاص کے لیے
کوئی زمین درست کرے اور اوسمین باغ
لگاوے اور نہرین جاری کرے اور گرد اوسکے
مکانات بنوا کر اپنے خدام کو ساکن کرے
اور متوسل سے کہے کہ مین نے یہ زمین خاص

تیرے لیے بنائی ہی اور مجکو اپنی اور ہمارے ساکنین
زمین مذکور پر اولے بتصرف اور منتظم اور حاکم
کرتا ہون پس کوئی عقل گوارہ نہین کر سکتی
کہ اس حال مین وہ بامروّت ذی مقدور
کسی قول مُصلح کو متوسّل کے درباب اوس زمین
یا ساکنین کے نامقبول کریگا پس خدا کے لیے
یہ قبیح و عار درباب ائمۂ اطہار سوا کفار کے کوئی
دیندار گوارہ نہین کر سکتا کہ دنیا و آخرت کو
خدا نے اونھین کے لیئے پیدا کیا اور انہین کو
جملہ خلق پر حاکم و اولے بتصرّف کیا پھر عموماً
جملہ مذنبین مغفورین کی دعا جنت مین بلا قید
خدا مقبول فرمائیگا جیسا کہ بدلالت احادیث
ثابت ہی اور خدا سورۂ شوریٰ مین فرماتا ہی
الذین امنوا وعملوا الصالحات فی روضات
وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل نیک کیا باغہاے
الجنات لھم مایشاؤن عند ربھم اور
جنت مین واسطے انکے ہے جو چاہتے ہین پاس اپنے پروردگار کے
سورۂ زخرف مین فرماتا ہی فیھا ما تشتھیہ
جنت مین ہے
الانفس وتلذ الاعین وانتم فیھا خالدون
جو دل چاہے ہر ہمیشہ مون اور جس سے آنکھین لذت پاوین اور تم اوس مین ہمیشہ
اور سورۂ ق مین فرماتا ہی لھم ما یشاؤن
واسطے اونکے ہی جو چاہتے
فیھا ولدینا مزید پس آخرت مین مذنبین
اوسمین اور ہمارے پاس ہی زیادتی
مغفور ہوکر استجابت دعا مین تو برابر ائمۂ
طاہرین کے ہوجائین اور دنیا مین ائمۂ طاہرین
باوجود عصمت و نیابت خدا اور ریاست
خلق غیر مستجاب الدعوہ ہونے مین مثل گنہگار

رہین یہ عجیب ہی پھر بعض اعمال و افعال محبوبہ خالق ایسے ہین کہ اگر بھی مومنین گنہگار بشرائط و خلوص اونکو بجا لائین تو باوجود عدم عصمت دنیا ہی مین مستجاب الدعوہ ہوجائین جیسا کہ بتفصیل ہماری کتاب کبیر کے تفصیل عنوانات عامین مذکور ہین اور منجملہ اونکے جو اوسمین نہین ہی اذان ہے فرمایا جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے حدیث بلال مین کہ مؤذنین امناے مومنین ہین اونکی نماز و روزہ و گوشت و خون پر لا یسالون اللہ شیأ الا اعطاہم ولا یشفعون فی شئی الا شفعوا

نہین سوال کرتے خدا سے کسی چیز کو مگر عطا کرتا ہی اونکو اور نہین شفاعت کرتے کسی امر مین مگر شفاعت ہوتی اونکی

پس اہل ذنوب تو باوجود عدم عصمت بعض اعمال کے بخلوص بجا لانے مین مستجاب الدعوہ اور مقبول الشفاعہ ہوجائین اور اہل عصمت باوجود عدم ذنوب تمام عمر سائر اعمال کے بخلوص بجا لانے مین بھی غیر مستجاب الدعوہ اور غیر مقبول الشفاعہ باقی رہین سوا اونکے دشمن کے کون سمجھ سکتا ہی المختصر یہ قول کہ ضرور نہین کہ ہر سوال امضا پاوے عقل و نقل و قرآن و حدیث و اجماع و ضرورت سب کے خلاف ہی اور معتقد اوسکا بلا اشتباہ بے ایمان ہے کہ خدا سے جنگ طلب بالعیان ہی بلکہ کافر حربی کہنا اوسکو شایان ہی

۳۰ مستجاب الدعوہ وماذون الشفاعہ ہونے سے اختیار و تفویض کا سمجھنا دلیل غباوت ہے

۳۰ سلنا لکن اختیار و تفویض تو باطل ٹھہری

پس افعال خدا کو اونکی طرف نسبت دینا
اور اونسے استشفا اور استرزاق کرنا صحیح
نہین ہی اور استخلاق و استیلاد پر کوئی سند نہین

جبکہ اونکو مستقلاً سمجھے و درحالیکہ مستجاب الدعا
سمجھکر نسبت دے تو صحیح ہی جیسا کہ ہمنے کتاب
کبیر مین باحادیث الکثیرہ ثابت کیا ہی اور اس
جگہ خود آپکے کلام سے ثابت کرتے ہین رسال
یا علی مدد چاپ ۱۳۱۱ھ در مطبع یوسفی دہلی صفحہ
سطر ۱۲ مین ہی مراد شفاعت اور توسل ہو اور
الفاظ استعانت حقیقی اور قدرت استقلالی کے
بولے کہ تم دو تم کرو یا فعل انکے اسی قسم کا ہی اور
لفظ بولین جنسے اونکا خود مختار ہونا ان افعال
مین اور مستغیث کا اونکو مستغاث حقیقی ما
ظاہر ہو اس صورت مین ظاہر الفاظ کی وجہ سے
ایک گونہ اشکال ہوتی ہی محل اشتباہ اور اغرا
بالجہل کا کھٹکا ہی لیکن چونکہ قصد ظاہری معنون
کا نہین ہی اسلیے یہ صورت بھی ہماری علما
کے نزدیک جائزہ ہی ناجائز نہین ہی اور رسال
مذکورہ صفحہ ۱۲ سطر ۱۵ مین ہی پہلی شکل یہ ہے
کہ معین حقیقی اور شافی و رازق اور مالک
خالق جانکر پکارے تا اینکہ کہا لیکن مین جا
کہ کوئی جاہل سا جاہل بھی مومن مسلمان اس
سے شاید نہ پکارتا ہوگا صوفیہ حلولیہ اور
کا ذکر نہین پس جبکہ عموماً ایسی نسبت کو
اس حال مین جائز سمجھتے ہین اور آپ بھی
کسی جاہل سے جاہل کو سمجھتے ہین کہ انکو حقی

اور شاتت بیٹے دینے کی روایت پر غرہ ہونا[۳۲]
بیجا ہے اول تو روایت کی سند مین کلام ہو گی
کلام اللہ اور حدیث رسول کے خلاف[۳۳]
اودھر ائمہ کا انکار و استنکاف بیر
دبیر و انیس کے اشعار آبدار اور
روایت اغیار سے حجت و تکرار
بے اعتبار ہے اور سید الشہدا اوس وقت
امام بھی نہ تھے[۳۴]

سب کچھ سہی اصل روایت تمہارے مفید مطلب نہین[۳۵]
خدا اگر کسی وقت اپنے وعدہ اور[۳۶]
قول کو سچا اور پورا کر دے تو خودمختاری
کی سند نہین ہو سکتی[۳۷]

جیسا کہ ایک لشکری کی ضمانت جو کسی کافر[۳۸]
سے کرے نبی و امام الرضا فرماتے ہین

خیال کر کے نہین کہتا تو آپ کی ممانعت کو
کس امر پر محمول کرین آپ کی جہالت پر یا
انحراف و مخالفت ائمہ علیہم السلام پر بر چند
آپ کے عموم جہل مین شبہہ نہین لیکن اس مسئلہ
خاص مین بوجہ صراحت مفقود ہی لیس لامحالہ
آپ کی کوشش اوسکے خلاف پر عداوت
ائمہ ع پر محمول ہی

امثال اوسکی صدہا ہین اوسکے غیر صحیح ہونے[۳۲]
سے مطلب مین خلل نہین پڑ سکتا

قرآن و حدیث فہمی کا آپکی حال ہماری کتاب کبریت[۳۳]
ظاہر ہو جائیگا کہ کیا خوب دلائل عدم استجابت
دعا کے آپنے ارقام فرمائے ہین اور اپنے کمال
تبحر علم کو ظاہر کیا ہی ورنہ کہین نبی نے انکو تین
غیر مستجاب الدعوہ کہا ہی نہ امام نے پس آپ کا خیال خام ہی
وقت خلقت نور سے امام مستجاب الدعوہ اور مقبول[۳۴]
الشفاعہ تھے

یہ آپ کی خام خیالی ہے[۳۵]
وہ بندگان خاص خدا سے ہین کسی وقت کی قید[۳۶]
دلیل سفاہت ہے بلکہ ہر وقت
واقعی ہر دعا مین مستجاب الدعوہ ہونا دلیل[۳۷]
خودمختاری کی نہین ہے
جو شخص جناب سید الشہدا کی دعا و شل ضمانت[۳۸]
لشکری کے سمجھے وہ فوج یزید کا بھگوڑا

نافذ اور جاری کر دیتے ہین اور خدا جنازہ کی نماز پڑہنے والون کا قول اور اونکی شہادت میت کے باب مین تصدیق کر دیتا ہی پس چونکہ خدا کو حضرت سید الشہدا کی خاطر منظور ہے اگر بجائے کے قول کو صحیح کر دے تو ہو سکتا ہے نہ یہ کہ وہ قضا و قدر کے مختار تھے نعوذ باللہ حکم ربانی کا مقابلہ کرتے تھے اور یہ بات اونکی عادت و سیرت مین داخل ہے۔

یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید۔

اور اگر یا علی مدد اور یا امام جعفر صادق یا حضرت عباس وغیرہ الفاظ سے یہ مطلب ہو کہ یہ اللہ کے حکم سے کر دین خدا سے عرض کر کے ہماری مدد کو پہونچین امداد کرین تو علاوہ مضامین بالا کے اول تو فقط اون کامون مین جو کام خدا بواسطہ بھی کرتا ہی اس ویل کی صحت ممکن ہی نہ مطلقاً تاہم سیرت سلف صالح کے خلاف ہی اس قسم کی استمداد و استعانت ارواح طیبہ سے منقول نہین ہوئی زمن معصومین مین ائمہ و خواص و عوام شیعہ مین

سپاہی ہی جو حضرت سے مبارزت طلب ہے اور عنقریب پیٹھ پھیر کر مصداق یولون الدبر ہوا چاہتا ہے

جو شخص دعای جناب سید الشہدا کو مثل قول نماز جنازہ پڑھنے والون کے سمجھے تو اوسکی نماز جنازہ مثل جنازہ منافقین پڑھنے ہین مومنین بد دعا مین مقبول ہونگے

مختار نہ تھی مگر خدا اونکی دعا سے قضا و قدر کو پھیر دیتا ہے بحاجت الحاح و دعا سے اگر مقابلہ سمجھا جاتا ہو تو سمجھیے اس تخبط کا علاج نہین

وقت ارادہ ہر امر محال کا ممکن کر دینا بقوت ہو ہو یہ خدا اونکی سیرت عادت مین داخل ہے بسبب اکرام کسی کے قول کو ہمیشہ جاری کرنے مین خدا کی فاعلیت اور حکومت مین نقصان نہین آتا

لعنۃ اللہ علی الکاذبین
لعنت خدا کی جھوٹون پر

واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون
خدا شہادت دیتا ہے کہ بدرستیکہ منافقین جھوٹے ہین

یہ مروّج ہو معلوم نہین ہوتا[٤٦] یہ اعجاز طلبی ہے تو اوسکے لیئے موقع و مقام ہی بہر حال

عموم قدرت[٤٧]

کی تصدیق مین ہمکو ابھی کلام ہے اور ترحم[٤٨] یا نبی اللہ ترحم صوفیہ کا قال و مقال ہی اور قصۂ قیس و حکایات جہاز وغیرہ حکایات و روایات جو کتب مناقب اور معجزات مین درج ہین اور مرثیہ اور مناقبون مین نظم ہوئے مسائل فقہ و علم عقائد کی سند نہین ہو سکتے[٤٩]

پس بہر صورت اور بہر تقدیر ان لفظون سے یا اللہ[٥٠] کہنا بہتر ہے جو اسکا انکار کرے وہ کافر ہے اور اگر ان کلمات سے توجہ اور توسّل و تشفع مراد ہی جیساکہ درود طوسی اور زیارات اوراد عیات توسّل[٥١] مین لکھا ہی یعنی یا علی مدد سے یہ مقصود ہے کہ یا امام تم خدا سے دعا کرو سوال کرو کہ میرا مطلب بر آرہو قاضی الحاجات میری مراد پوری کردے تو احتمال[٥٢] صحت قوی ہے لیکن تاہم بہتر اور انسب یہی ہی کہ بجای ان مشتبہ

اندھون[٤٦] کو اگر کچھ بھی بصارت ہو تو ہماری کتاب کبیر کو دیکھین و الا کسی سے دکھلاو

وہ[٤٧] ایسے قدرت خدا ہین کہ اگر زمین و آسمان کو الٹنا چاہین تو الٹ دین اور عزت و جلال خدا ہین جیسا فرمایا ہی نحن عزة اللہ وکبریائہ
ہم عزت و کبریائی خدا ہین

پس اونکی قدرت موہوبہ مین کلام خود خدا مین کلام ہے

بیچارے[٤٨] نے کوئی کتاب دیکھی ہو تو جانے صوفیہ کا قال و مقال تو سنا بھی ہوگا

ماشاءاللہ[٤٩] کتب فقہیہ و عقائد سے خوب واقف ہین کہ قصہ جہاز وغیرہ کی مخالفت او لنسے خوب ثابت کر چکے ہین

کلمۂ حق[٥٠] یراد بہا باطل جسطرح بمخالفت قول
کلمۂ حق مراد لیجاتی ہی اوس سے باطل
رسول حسبنا کتاب اللہ ہوا اور آخر رسالہ مین
کافی ہے ہمکو کتاب خدا
اسکا جواب دندان شکن و عام فہم آتا ہے

چونکہ توسّل[٥١] آپ کا چھوڑا ہی لفظ غلط بھی ہو تو سب گواہ ہے

شرع[٥٢] مین احتمال پر عمل نہین ہوتا بس یہ احتمال بوجہ جہل یا ضلال ہی اسکی صحت مین کسی طرح شک نہین

الفاظ کے صریح الفاظ توسل مستعمل ہون
جیساکہ کتب مذکورہ مین مروی ہی اور خدا
سے بلاواسطہ ان حضرات کا واسطہ دیکر
طلب کرنا یعنے یون کہنا کہ یا اللہ
بتصدیق ائمہ معصومین ہماری حاجت
پوری کردے تو یہ سب سے اعلے اور بہتر ہے
بلا دقت اور بے خطر چنانچہ علما اور فضلا
مین یہی طریقہ دائر و سائر ہے

صفحہ ۳۴ سطر ۵ قربت و خوشنودی کسی
مخلوق کی اعمال خیر مین مشروع نہین نبی
ہو یا ولی امام ہو یا شہید چہ جای ذریۂ
طاہرہ و علماء و صلحا فعل قربت غیر خدا کے لیے
کرنا اور عبادت مخلوق کی بجالانا اصول
اسلام کے خلاف ہی حدیث مین وارد ہی
لا عتق ولا صدقۃ الا ما ارید بہ
وجہ اللہ نہ بردہ آزاد کرتا ہی اور نہ صدقہ
دیتا ہے مگر جبکہ مقصود ہو اوس سے ذات
اللہ کی

مروی ہونا یا علی وغیرہ کا تو بیچارے کی نظر سے
نہین گذرا پھر اجتہاد بالرأے کیونکر کرے
فضیلت کو مٹاتے ہین تو اسکا بھی مضائقہ نہین
چونکہ تصدق باب تفعل سے مکروہ ہی لہذا
تصدیق باب تفعیل سے کہا
استغاثہ و استعانت ائمہ علیہم السلام
سے جس کثرت سے ماثور ہی وہ ہماری کتابون
سے ظاہر ہی بلکہ خود ایک معصوم نے دوسرے
معصوم سے استغاثہ و استعانت امراض وغیرہا
مین کیا اور علماء ہر حال مین تابع اہلبیت ہین
اور ان مین بھی دائر و سائر ہے

یعنے اعمال شر مین مشروع ہی سبحان اللہ

اطلاق لفظ قربت مشترک ہی درمیان خالق
و درمیان مخلوق و درمیان زوجہ کے
اور حدیث قدسی مین ہے خدا فرماتا ہے
من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا
شرک فی التقرب اوسوقت ہوتا ہی کہ جب
عبادات مخصوصۂ خدا مین فعل نماز و روزہ
و حج وغیرہا کے غیر کو داخل کرے نہ عموماً بس
اگر کوئی شخص تقرب کسی با خدا مومن کے

بخیال ایمان مومن اوسکے کسی قرابتمند سے
صلہ کرے یا صدقہ دے تو امید یہ ہے کہ وجہ اللہ
ارادہ تحصیل خوشنودی رضائے خدا
سے خارج نہوگا اور یہ حضرت تو خود وجہ اللہ
روئے خدا
ہین ایسے امور مین انسے تقرب مین شرک کیونکر
ہوسکتا ہے اور خود امیر المومنین نے برضائے
جناب فاطمہ کنیز بھی آزاد کی اور برضای جناب
فاطمہ صدقہ بھی دیا چنانچہ حدیث علت قسیم الجنۃ
والنار ہونے مین اوس جناب کے علل الشرائع
و جلد نہم و دہم بحار الانوار و غیرہا مین روایت
ابن عباس مین ہے کہ فرمایا امیر المومنین نے
اشہدک یا فاطمۃ ان ہذہ الجاریۃ حرۃ
لوجہ اللہ فی مرضاتک و ہذہ الخمسماۃ الدرہم
صدقۃ علی فقراء المہاجرین والانصار فی
مرضاتک یعنی مین تمکو گواہ کرتا ہون اے فاطمہ
کہ یہ کنیز آزاد ہے واسطے رضائے خدا کے تمہاری
خوشی مین اور یہ پانچ سو درہم صدقہ ہین فقرای
مہاجرین و انصار پر تمہاری رضا مین پس جبرئیل
نازل ہوے جناب رسولؐ پر اور کہا کہ خدا
بعد سلام ارشاد فرماتا ہے کہ بشارت دو علی بن
ابی طالب کو بانی قد وہبت لہ الجنۃ
بحذافیرہا بعتقہ الجاریۃ فی مرضاۃ
فاطمۃ یعنی مین نے عطا کی اونکو ساری جنت
بسبب آزاد کرنے اونکے کنیز کو رضائے فاطمہ مین

بلکہ رسول سے خدا نے قرآن مین فرمایا ہی
قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما
الٰھکم الہ واحد فمن کان یرجو لقاء
ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک
بعبادۃ ربہ احدا بس کہہ مین ایک بشر
ہون تم جیسا وحی آئی میرے پاس بس معبود

وقد وھبت لہا النار بحذافیرھا بصدقۃ
الخمسمأۃ درھم علی الفقراء فی مرضاۃ فاطمۃ
اور عطا کیا مین نے اونکو سارا جہنم بعوض صدقہ
اونکے پانچ سو درہم کے فقرا پر رضای فاطمہ مین
اور روایت ابوذر کلام خدا مین ہی کہ کہو علی
قد اعطیناک الجنۃ بعتقک الجاریۃ فی
رضاء فاطمۃ والنار باربعمأۃ درھم التی
تصدقت بہا یعنی مین نے تمکو عطا کی جنت بعوض
آزاد کرنے کنیز کے رضاے فاطمہ مین اور عطا
کیا جہنم بعوض چار سو درہم کے جنکو تمنے صدقہ
کردیا پس ظاہر ہوا کہ اگر تقرب طرف ان
حضرات کے نعوذ باللہ ان امور مین خلاف
ما ارید بہ وجہ اللہ ہوتا تو امیر المومنین
ہرگز اوسکے مرتکب نہ ہوتے پھر اگر مجتہد نجم
اس حدیث کے معنی پر کلام فقہاء و علماء سے
باخبر ہوتا جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرین گے
تو اس حدیث کو اس مقام پر نقل ہی نہ کرتا

تمھارا اللہ واحد ہے پس جو امید کرے اللہ کے ملنے کی پس چاہیے کہ وہ عمل کرے عمل نیک اور نہ شریک کرے اپنے پروردگار کی عبادت مین کسی کو

اس آیہ کی تفسیر مین جو یہ وارد ہی کہ جو شخص کوئی کام خیر مخصوص خدا کے لیے کرے اور مقصود اوس سے ریا ہو یعنی تا کہ لوگ میرے اس عمل سے خوش ہون تو یہ منافی ہماری تقریر سابق کا نہین ہے اسلیے کہ اس حال مین دوسرون کو دکھانا بغرض مدح وثنا غرض باطل پر مبنی ہے اور منافی تقرب خدا ہی اور مکاری ہی خدا سے اور ہم جو بیان کر چکے اوسمین یہ حالت نہین ہی بلکہ فاعل اوسکا سمجھتا ہی کہ جس سے ہم تقرب کرتے ہین تو وہ اسی وجہ سے ہی کہ وہ ولی خدا ہی اور منافی تقرب خدا سے نہین ہی والا زیارات وغیرہا مین نسبت ائمہ علیہم السّلام وارد نہوتا اذ المعنی زیارت عاشورا مین ہی اتقرب الی اللہ ثم الیکم مین تقرب ڈھونڈتا ہون طرف خدا کے پھر تمھارے اور باقی الفاظ ہمنے کتاب کبیر مین نقل کیے ہین پس جبکہ ثابت ہوا کہ تقرب اون حضرات سے عین خدا سے تقرب ہی تو پھر مین کہتا ہون کہ عموماً صحت سائر خیرات وصدقات مین تقرب خدا مشروط بھی نہین ہی جوان امور مین ان حضرات سے تقرب مین شرک فی التقرب کا گمان کیا جاے مثل ابرا یعنی تنگی کا معاف کرنا اور ہبہ وعطیہ وقرض ووقف وغیرہا کے سورۂ بقرہ مین ہی وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ وان تصدقوا خیر لکم یعنی اگر ہو صاحب پریشانی پس مہلت دینا ہی تا ہنگام تونگری اور

اگر صدقہ دو تو بہتر ہی تمہارے لیے اور اس آیہ مین
صدقہ کا اطلاق ذیگی کی معاف پر ہی جسمین اتفاقاً
قربت خدا مشروط نہین ہی اور فرمایا محدّث کاشانی
رحمہ اللہ نے مفاتیح وقف کے بیان مین کہ اشتراط
قربت مین دو قول ہین اور اصح عدم ہی بسبب عدم دلیل
کے اوسپر بلکہ عموماً منافی ہین ہان حصول ثواب موقوف
ہی قربت پر اور فرمایا مولانا ہادی رحمہ اللہ نے شرح
مین اس کلام کے کہ آیا مشروط ہی صحت وقف مین نیّت
قربت علّامہ اور ایک گروہ نے مشروط سمجھا ہی اسلیے
کہ وہ ایک قسم ہی صدقہ معتبرہ کی جسمین تقرب الی اللہ
ہی بسبب قول جناب رسول کے لاصدقۃ الّا ما ارید
نہین ہی صدقہ مگر وہ جس سے ارادہ کی جائے
بہ وجہ اللہ اور شہید نے نیّت قربت کو مشروط
رضائے خدا
نہین سمجھا اور شاید کہ یہی صحیح تر ہی بوجہ عدم دلیل کے
جو دلالت کرے اسکے اعتبار پر باوجود اسکے کہ عموم خطاب
وارد اس باب کے منافی ہین بسبب دلالت اونکی کے جواز
پر بغیر اشتراط قربت و عدم قربت کے ہان حصول ثواب اور
توقع اجر خدا سے موقوف ہی قربت پر اور یہ ظاہر ہے
اور کلام دیگر ہے لیکن قول حضرت کا کہ نہین ہی صدقہ
مگر جس سے رضائے خدا مقصود ہو پس شاید کہ مراد اوس سے
نفی اجر و توقع ثواب ہی مگر بعد نیّت قربت کے اور کبھی
کہا جاتا ہی کہ مراد صدقہ سے اس جگہ جو مین خیست کہ
صدقتفاقتہ سی ہی معنی عموم سے جو شامل ہو وقف
وغیرہ کو اور یہ موید ہی اسکا کہ ابرا ایک قسم ہی صدقہ کی

اور کل علما متفق ہین کہ وہ محتاج طرف قربت کی نہین
اور فرمایا مولانا ہادی رحمہ اللہ نے شرح مفاتیح ذکر
عتق مین لعبد حدیث لا عتق الا لوجہ اللہ کے
یعنی نہین ہی آزاد کرنا مگر واسطے رضاے خدا کے کہ
مراد نفی عتق سے نفی صحت اوسکی ہی پس نہین صحیح ہے
عتق یعنی آزاد کرنا کافر کا اسلیے کہ نیت قربت اوسکی
مین متعذر ہی جیسا کہ شاہد ہی اسپر حکم اوسکی بطلان عبادت
کا جسمین قربت مشروط ہی اور محتمل ہی کہ یہ مراد ہو نفی
عتق سے کہ اسپر ثواب اوسکو نملے گا یا کمال ثواب نہ
حاصل ہوگا جیسا کہ حدیث مین ہی کہ نہین ہی نماز ہمسایہ
مسجد کے لیے مگر مسجد مین پس صحیح ہوگا عتق بغیر نیت
قربت کے ہر چند اوسکو ثواب ملے یا درجہ کمال کو نہ پہونچے
اور اسیکو اختیار کیا ہی شیخ نے خلاف مین اور جائز کیا ہی
عتق کو کافر کی اس دلیل سے کہ عتق یعنی آزاد کرنا عبادت
محض نہین ہی جو نہ صحیح ہوسکے صدور اوسکا کافر سے بلکہ
وہ فک ملک و تصرف مال ہی جو مشتمل ہی عبادت پر مثل وقف
و صدقہ کے اور کافر اہل ہی واسطے فک و تصرف کی بوجہ
اسکے کہ ملکیت اوسکی ضعیف تر ہی ملکیت مسلم سے پس فک
اوسکا اسہل ہی پس ہوگا قول حضرت کا لا عتق الا
ما ارید به وجه الله یعنی نہین ہی آزاد کرنا مگر
مقصود جس سے رضای خدا ہو مثل اس حدیث کی کہ نہین ہے
نماز واسطے قلب سہو کنندہ کے اور نہین ہی نماز ہمسایہ
مسجد کے لیے مگر اوسی مین ہو نظائر اوسکے بحث مین بہت

شرک کی بہت قسمین ہین ازانجملہ شرک فی العبادۃ
ربوبیت مین بدتر ہی
صفحہ ۱۴ سطر ۱ خدا نکردہ اگر نذر ونیاز کے
حقیقی معنے مراد لین اور تقرب اور خوشنودی ان
حضرات کی مدنظر ہو جیسا کہ ظاہر اقوال وافعال
ال کا مقتضا ہی تو بڑی خرابی ہی شرک و بدعت ہی
اگر مجازی معنی مراد لین تب خلاف احتیاط و مخالف لغت ہی
صفحہ ۱۴ سطر ۱۳ اندر و سنت مین طریقہ شنیعہ
ہی کہ ارواح معصومین کو مخاطب کرکے کہتے ہین کہ
حضرت تم ایسا کرو یا تمہارے حکم سے ایسا ہوجا
مین تمہاری نذر چڑہاؤنگا تمہارے واسطے
ایسا کرونگا اس کلام عوام مین قطع نظر صیغہ شرعی
نہ ہونے کے دوہری دقت ہی ہم قربت ہم استعانت
یعنے شرک فی القدرت اور شرک فی العبادۃ دونو
لازم آتے ہین اور اگر یہ کہے چونکہ اللہ کے حکم سے
تم مین سب کچہ قدرت ہی تم میری مراد پوری کردو
تو مین تمہارے واسطے یہ نذر چڑہاؤنگا
تفویض اور تقرب ہی یہ بھی باطل ہے

شاید کہ یہی معنی قریب ترین طرف محاورات اون
حضرات صلوات اللہ علیہم کی جیسا کہ مخفی رہیگا اوس پر
جو تتبع کرے اسالیب اقوال کو اون حضرات صلوات
اللہ علیہم کے انتہے ملخصاً

۶۱ جن امور مین آپ شرک فی العبادۃ سمجھتے ہین وہ نہین
شرک فی العبادہ نہین ہی فقط آپ کی سمجھ کا پھیر ہے
عوام مین نذر ونیاز کے حقیقی معنی مراد نہین ہوتے
اور خلاف احتیاط ہونے مین بھی اسکی شک نہین
لیکن استدلال تقرب آپ کا اس مقام پر بیجا ہے
جیسا کہ مین قبل ازین بیان کرچکا

۶۲ نذر ونیاز کو ہم موافق شرع نہین کہتے لیکن اگر عموماً
قربت و استعانت مین جو صدہا احادیث سے ثابت ہی
شرک فی القدرت اور شرک فی العبادۃ لازم آوے تو
اون حضرات کی طاعت مین بھی شرک فی الطاعت
لازم آئیگا جو جمہور اہل اسلام کے خلاف ہی
۶۳ تفویض کے معنی کتاب کبیر مین بتفصیل بیان ہوے
ہین ملخص یہ کہ تفویض باطل یہ ہی کہ اونکو مدبر عالم و

اور اگر یہ کہے کہ یا امام یہ میرا کام کر دو مین تمھارے لیے
یہ کار خیر نیابتہً یا اصالتہً بجالاؤنگا تو گو تقرب او شرک
فی العبادت نہو مگر استعانت مین تفویض یا غلو لا کلام
نہ رہے

اور اگر یہ کہے یا امام تم خدا سے دعا کرو میری حاجت
برآوے مین تمھاری مجلس کرونگا نذر دلاؤنگا نیاز
کرونگا کونڈہ بھرونگا حاضری کرونگا تمھارے
نام پر یہ دونگا اور مراد ان لفظون سے ظاہری معنی ہون
تو تفویض اور غلو تو نہین مگر قربت مین شرکت باقی ہے
اور اگر ان کلمون سے مجازی معنی مراد ہون یعنی ترویج
و نیابت مقصود ہو یعنی قربۃً الی اللہ مجلس کرونگا
نذر اللہ و نیاز خدا و راہ اللہ کے نام پر حاضری اور
کونڈہ بھر دونگا آپ کی طرف سے یا تمھاری خدمت مین
ثواب بہونچاؤنگا تو علی الظاہر معنے کی رو سے
احتمال صحت ہے مگر ظاہر الفاظ کی راہ سے دقت ہے علاوہ
شبہہ تقرب کے شرط جزا شفاعت مین لگانا گویا رشوت
یا جعالہ ہے اور حق الشیٔ ہے تو بھی شرع مین نہین لگتا
اسی وجہ سے عہد اور وعدہ کی تاویل بھی ضعیف و
علیل ٹھہرتی ہے یعنی یہ کہنا کہ ہم نذر نہین کرتے
علی الحسین مثلاً نہین کہتے بلکہ اپنے امام سے عہد و
وعدہ کرتے ہین کہ آپ کے طفیل سے ہمارا کام ہو جائے

فاعل جملہ امور عموماً سمجھے اور خدا کو معطل سمجھے تا او
ارادہ اونکے سب کچھ قدرت من اللہ ہونے مین کیا کلام

اے بے بصیرت انکو خالق جانکر استعانت نہین کرتے
البتہ انسے استعانت عین خدا سے استعانت سمجھتے ہین
بلا قید جملہ حالات مین او سپرد امور ہون

جواب جملہ امور کا ہو چکا مگر مجتہد کی حماقت بہت سفاہت باقی رہی
اگر اس کلام سے آپ عدم جواز مخاطبہ امام سے مراد
لیتے ہین تو وہ ممنوع ہے ان حضرات سے خطاب و
استغاثہ و استعانت والتجا و استکفاء و استمداد
و استنصار ہر حال مین سب جائز و مباح بلکہ مستحب ہے
چونکہ آپ کتب امامیہ سے بالکل بیخبر ہین اسلیے
جابجا اسکو نادرست لکھتے ہین خیر اب ہماری کتاب
کیسے نہ لکھیئے

تو ہم آپ کی نیاز دلاوینگے یعنے ترویج بجالاوینگے
یا نیابت ادا کرینگے اور عہد و وعدہ ہر بشر سے رواہے
چہ جائے مقربان کبریا اور حضرت نے فرمایا الکریم
اذا وعد وفا و اذا توعد عفا یہ تغییر و تقریر
علاوہ سقم مذکور کے المعنی فی بطن الشاعر ہی منت
کرتے وقت ایک مُلّا بھی شرح[67] کو ساتھ رہا کرے تو بہتر ہے
مگر تاہم یہ تاویل کچھ بن پڑتی ہی اگر استعانت مین
خرابی[68] نہو

اور اگر یہ مقصود ہی کہ یا امام تمھارے صدقہ اور طفیل سے
خدا کردے تو مین قربۃً الی اللہ تمھاری فاتحہ دلاونگا
اور مقتضائے ایمان بھی اسی کو چاہتا ہی غالبًا یہی مراد
لیتے ہونگے اور نذر سے نذر خدا یا ہدیہ و نیابت کا
قصد کرتے ہونگے چنانچہ فہمیدہ اور سنجیدہ لوگ
یہی توجیہ اور تاویل کرتے ہین تو گو علی الظاہر خطاب[69]
کی وجہ سے دقت معلوم ہوتی ہی مگر بعد تحقیق اقرار
صحت کا مضائقہ نہین

لیکن احوط[70] یہ ہی کہ تمھارے تصدق سے طفیل سے یا مثل
اسکے توسل کے الفاظ کہا کرین جیسا کہ بعض صحبت یافتہ
اشخاص کا طریقہ ہی کہ بدون اسکی عبارت مشتبہ خلاف
ظاہر مسلک احتیاط ہی

[67] یہ تو بہت بہتر ہی مگر نیم مُلّا خطرۂ ایمان منحرف خاندان
رسالت سی نہو جو اونسے تقرب و استعانت مین شرک
سمجھتا ہو ورنہ شیطان سے بڑھکر باعث ضلالت ہوگا

[68] استعانت مین تو خرابی کچھ بھی نہین لیکن مُلّا کی
ایمان مین خرابی ہے

[69] یہ کل کوشش و سعی غیر مشکور محض بغرض مثانی حق ثابت
کے ہی ورنہ استغاثہ و استعانت و تخاطب و تقرب اون حضرات سے
احادیث کثیرہ و متواترہ مین وارد ہی دقت اسوقت ہی جب
ان امور کا عدم جواز ثابت کرو اور وہ قیامت تک
ممکن نہین ہر چند جملہ منحرفین ائمہ کو اپنا مددگار قرار دو
موافق[70] آپکے فتوے کے بوجہ خطاب کیا اسمین دقت
نہوگی

موافق[71] آپکے تو احتیاط اسمین ہے کہ ائمہ علیہم السلام کو

پیر درمانده عاجز شفاعت سی غیر مستجاب الدعوہ غیر قادر
ہر امر پر مثل عوام الناس کے سمجھے اور ہماری نزدیک
یہ بدتر از کفر ہے

صفحہ ۱۷ سطر ۳ مگر غیر خدا سے خطاب کرنا نہی ہو
بادلی اوسکا یہ حکم نہیں چنانچہ ہم سبق میں مفصل بیان ہوا

ہم بھی ہم سبق مین ضلالات اسکی معتقد کی بیان کر چکے ہین
اور پھر بیان کرینگے

کہ اسکی چند صورتین ہین
اور اول عدم تخاطب لغیر خدا ہے

ہر تین صورت مین جائز و مباح بلکہ مستحب ہے
اول یہ ہے تو یہ ہے کہ وقت شعور سے سوا خدا کے کسی سے
استعانت مین خطاب ہی نکرے اور رو رو شافعۃ و
معانقۃ بلا توسط محال ہے پس لامحالہ ضرورت توسط ایسے
نائب کی ہوئی جس سے معانقۃ خطاب کر سکیں اور وہ یہی
حضرات ہین اور توسط اونکا اگر حاضر ہین تو بغیر خطاب ممکن نہیں اور
اگر غائب یا میت ہین اور مثل ہماری ہی غیبت و موت
کے اونکی بھی غیبت و موت ہے تو ہم مین اور نائب خدا
مین کوئی فرق نرہا پس لازم آیا کہ اونکے لئے کم سے کم
اتنا امتیاز ضروری ہے کہ جہان ہون مثل ہمارے شعور
رکھتے ہون پس لازم آیا کہ خطاب اونسے عین حاضر
و زندہ سے خطاب ہے پس خدا تک رسائی کے لئے
اونسے خطاب محض اولی نہین بلکہ لازم ٹھہرا اور
یہی مقصود ہے

آلہی تیرا شکر ہے نہ خدا کہ بڑی جان جو کھون
اور دقت و مصیبت سے شرط اول سے نمٹے اب شروط
باقیہ نذر کا وقت ہے

بلکہ ایمان جو کھون سے
نمٹے شرط اول سے حق اہلبیت کے مٹانے مین نمٹے
اب شروط باقیہ حقوق اہلبیت کے مٹانے کا وقت ہے

صفحہ ۲۳ سطر ۵ حاشیہ لفظ امام ثامن ضامن
پر ہی کہ یہ لقب امام علی رضا علیہ السلام کا عوام شیعہ
مین مشہور ہے وجہ اسکی ابھی تک معلوم نہین ہوئی

جو شخص کتب دینیہ سے ایسا بے خبر ہو کہ عربی کتابون
کا کیا ذکر فارسی کتابون پر بھی مطلع نہو وہ ائمہ علیہم السلام
کے حقوق مٹانے مین باوجود ادعاے تشیع ایسا
جری ہو یادگار زمانہ ہی ایسے بے خبر کو تو عموماً دینیات
مین قلم اوٹھانا حرام ہی خصوصاً دقائق امور ائمہ
علیہم السلام جنمین عقول سائر عقلا دنگ ہین اور
اونکے لئے علاوہ واقفیت کے سلامت عقل و صواب
رائے و قلب نورانی کی ضرورت ہی اور اس شخص مین
یہ کل مفقود ہین فارسی کتاب جسمین حضرت کا
عنوان ذکر یہ لفظ امام ثامن ضامن موجود ہی حدیقۃ الشیعہ
ہی اور یہ کتاب مدت سے چھپکر شائع ہی اور تصنیف
علامہ مقدس اردبیلی ہی جنکی جلالت امامیہ مین مسلّم
الثبوت ہی اور عربی کتاب الامل الآمل تصنیف
علامہ محدث شیخ حر عاملی رحمہ اللہ و فوائد مدنیہ علامہ
محدث میرزا محمد امین استرابادی مین موجود ہی جسکو
ہمنے اپنی کتاب کبیر مین مع وجہ لقب نقل کیا ہی غرضکہ
یہ لقب حضرت کا عرب و عجم و علما و جہلا عام شیعہ مین
مشہور و معروف ہی اور وجہ اس لقب کی یہ ہی کہ وہ
جناب ضامن سلامتی زوار و مسافرین متوسلین
ہین دنیا مین اور ضامن جنت ہین اپنے شیعون کے
لیے آخرت مین جسکا اعتقاد بے خبر کے زعم ناقص کی

صفحہ ۲۵ سطر ۱۶ - اور سجدہ اور تقبیل اور سلام
ورس کرکے آنکھون سے لگانا وغیرہ تعظیم و تکریم
نامشروع وزائد نہ بجالاے اور زیارت کے معنے
دیکھنے کے ہین اوسکو دیکھے اور محزون و غمگین ہو
علم و شدّے رسول کا کرتا و جبہ و ائمہ کا عمامہ اور
ٹیکا نہین ہی کہ اونکا دیکھنا اور مس کرنا اور چھونا
عبادت ہو حالانکہ اونکا عبادت ہونا بھی مشکل ہے

پس امام باڑہ یا قبرون کے سلام کو جانا یا قدم
رسول کی زیارت کو جانا یا پنجہ شریف یا حجرہ شریف کی خود
جاکر دیکھین یا سلام کرین یا آنکھون پر رکھین یا
ماتھے کو لگائین بوسہ دین یا کچھ نکرین قطع نظر
اصلی و غیر اصلی ہونے کے اعتقادی بات ہی

امر شرعی معلوم نہین ہوتا اور نہ ظاہر اکچھ علامت
وعبادت نکلتی کہ سنت منعقد ہوا اور حضرت صادق
علیہ السلام کے ہاتھ مین عصاے رسول کو دیکھکر
ابو حنیفہ کا چومنے کو جھکنا بے شک صحیح روایت ہے
مگر سنیون کے لیے حجت ہی

روے غلو و شرک ہوجاتا ہے اور قلب سیاہ اوسکا
متحمل اوسکے اوٹھانے کا نہین ہوتا

بوسہ دینا اور آنکھون سے لگانا اوس چیز کا جو ائمہ
علیہم السلام کی طرف منسوب ہو احادیث کثیرہ مین وارد
ہی جیسا کہ ہمنے کتاب کبیر مین ذکر کیا ہی

محض باطل ہی بلکہ مس بوسہ مین ثواب ہی اور فعل معصوم
کی تاسّی ہی کہ اونھون نے بھی ایسا کیا ہی

اعتقاد امر غیر شرعی پر حرام ہی جیسا کہ کتاب کبیر مین
بتصریح مذکور ہی

شرعیت اسکی احادیث کثیرہ مین ہی اور ایک
معصوم نے دوسرے معصوم کی چیزون کو آنکھون
پر رکھا اور بوسہ دیا اور چند حدیثین کتاب مذکور
مین مندرج ہین پس انکار اس سے جہالت ہی
حضرت کے [illegible] روایت ملتی بھی ہی اوسکو بھی اپنی
کج فہمی سے اولٹی سمجھتے ہین جو فعل کہ سامنے
معصوم کے واقع ہوا اور وہ مانع نہو تو وہ حجت ہے
ہر چند فاعل اوسکا مومن نہو حالانکہ احادیث صریح

اس باب مین وارد ہین جیساکہ مین نے اونکو کتاب کبیر مین لکھا ہی اور اون مین اس تاویل کی بھی گنجایش نہین ہے

صفحہ ۲۶ سطر ۱۲ چالیس کے عدد پر کوئی سند عقلی و نقلی ابھی تک نہین نکلی چالیس صباح اول فتح الباب کرنا تو مروی ہے

صدہا چیزون مین چالیس کی عدد مذکور ہی اور احادیث کثیرہ نجم ثاقب در احوال امام غائب چھاپ طہران مین مذکور ہین مگر چونکہ ان امور کے تعرض سے میری غرض نہ تھی لہذا کتاب کبیر مین بھی اسکا ذکر نہین کیا اور یہان بھی ذکر سے مقصود نہین ہی مگر اظہار تبحر مخاطب کتب دینیہ مین

صفحہ ۲۶ سطر ۱۹ شبیہ نکالنا تشبیہ ہنود ہی ہند مین رام لیلا ہوتا ہی پہر امام لیلا بچا ہی

جناب امام حسین علیہ السلام کو مثل غیر موحدین حلال سمجھکر جن بیدینون نے قتل کیا اونکے بھائی بند تعزیون کو سوا رام لیلا کے اور کیا کہین گے

دانا و فہمیدہ امام باڑے کے لفظ سے حسینیہ اور عزاخانہ کو بہتر جانتے ہین گلال باڑہ کی مناسبت سے بچاتے ہین چہ جائیکہ مردون کو زینب و شمر و حسین بنانا

اس مناسبت مین تو غیر فہمیدہ قرار پاوین مگر تعزیہ کی مناسبت مین رام لیلاسی فہمیدہ باتی رہین عجب ہی اس باتمیز و باادب کو دیکھو کہ نام جناب زینب و جناب امام حسین علیہ السلام کو کس عنوان سے لکھتا ہی

صفحہ ۲۷ سطر ۲ ماتم اور سینہ زنی بقصد سامان رقت و بکا اور طرز ابکا اگر منظور ہو تو محتمل صحت ہے نفس اصل ماتم یا انقل ماتم کہ اوسکو علما منع کرتے ہین

جناب سید الشہدا پر ماتم و سینہ زنی کو سوا ناصبی کے

اگرچہ بحکم کل الجزع والفزع والبکاء مکروہ الا الجزع
والبکاء علی الحسین پرچنچیا اور چلانا اور رونا اور
جھکنا مکروہ ہی الا جزع وبکا غم حسین مین بداہتہ نظر مین
محتمل صحت ہی مگر اور بھی مماثلت کی علت ہی
آخر صفحہ ۲۷- اور عموم نیاز امام کا اور خصوص حاضری
علمدار کا اور تخصیص نیاز جناب سیدہ کی عورات سے
اور سرپوش کرکے فاتحہ دلانا صحنک و کونڈے پر کہ مرد کا
سایہ نہ پڑے محض تشریع ہی
اور افراط و تفریط ہی ہر الطعام کے مستحق خاص
مومن ہین اور مومنین مین تخصیص نہین مرد ہو یا عورت
اور جلال علمدار اور عفت سیدہ اور مظلومیت سید الشہدا
قابل حجت وسند نہین بلکہ غلو ہی

کوئی عالم منع نہین کرتا یہ علماء پر اتہام ہی اور حضر
ہر جزع کا قیاس عام جزع پر قیاس مع الفارق ہے
یہ حدیث بھی منجملہ دیگر احادیث کے ہر منکر پر حجت
اور کتاب کبیر مین چالیس حدیثون سے زیادہ اس
باب مین مرقوم ہین
مماثلت کا خیال انحراف و مخالفت ائمہ کی علت ہی

لاریب بدعت ہونے مین شک نہین در صورتیکہ ان شرائط
ضروری سمجھے
یہ بھی صحیح ہے لیکن اب آگے سنیئے
کیون حضرات شیعہ جو شخص عفت سیدہ و مظلومیت
سید الشہدا کو قابل حجت وسند نہ جانے اور اوسکو
غلو سمجھے تو پھر وہ عادل رہ سکتا ہی اور اس قابل ہی کہ جمعہ
وجماعت کرے یا امامیہ ہونے کے دعوے مین
بھی سچا ہی یا مومن فاسق بھی باقی رہ سکتا ہی یا ایسے
شخص کو مسلم بھی کہہ سکتے ہین اگر یہ کہا جاسے کہ
مقصود یہ ہے کہ اون تشریعات کو بجالانا بدلیل عفت
سیدہ و مظلومیت سید الشہدا قابل حجت وسند نہین
تو علاوہ المعنی فی بطن الشاعر کی تشریع و بدعت
ہونا اوسکا تو پہلے ہی لکھ چکے تھے عفت سیدہ
سلام اللہ علیہا کی عدم حجیت قرار دینے کی کیا

آخر صفحہ ۲۸ - اور بی بھوڑا اور بی ٹھنڈک
اور بالی بی بی ناپید بی بی وغیرہ ناموں سے نیاز
کرنا بالفرض محال اگر جناب سیدہ وسکینہ وشہربانو مراد
ہوں تاہم قبیح رسم ہے اول ان ناموں سے پکارنا دوم
تخصیص وضع وقطع نذر کے اور اگر قصد قربت[۹۴]
ہو تو اور بھی گیا گذرا[۹۵]
اور استعانت مین خرابی ہوئی تو جڑ ہی بگڑ گئی

صفحہ ۳۰ سطر ۵ اسیطرح دستر خوان جناب امیر کی
کیفیت ہے کہ خالی تشریعات چند در چند اور بدعات
متنوعہ سے نہین اول تعداد انواع طعام کا التزام
دوم تخصیص اجناس طعام سوم جنس طعام شب بھر
گو اغراض لشان درست مشکلکشا ہو[۹۶]

بلکہ خود اس غرض کی آرزو اور اسکی صحت کا اعتقاد
شکل ہے چہارم قربت غیر خدا کرنا اور اوسکو عبادت و
کار ثواب سمجھنا[۹۷]
سمجھنا سب سے بڑھ گیا اسمین تاویل کی گنجائش بھی

ضرورت تھی پھر جبکہ دلائل دیگر سے انحراف اونکا
ائمہ علیہم السلام سے بکمال وضوح ثابت ہے تو کوئی
وجہ معنی صحیح پر اس کلام کے حمل کی نہین المختصر جو شخص
کہ عفت سیدہ ومظلومیت سید الشہداء کو قابل حجت و
سند نہ سمجھے وہ منافق و بے ایمان کافر و شیطان ہے

استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم
استغفار کر واسطے اونکے یا استغفار نکر واسطے اونکے اگر استغفار کریگا تو واسطے اونکے
سبعین مرة فلن یغفر الله لهم ذلك بانهم
ستر مرتبہ پس ہرگز نہ بخشیگا خدا اونکو یہ بسبب اسکے
کفروا بالله ورسوله والله لا یهدی القوم
کہ کفر کیا اونہون نے ساتھ خدا اور واسطے رسول کو اور خدا نہین ہدایت کرتا گروہ
الفاسقین
بدکاران کی

[۹۴] ان سب امور کے باطل ہونے مین شک نہین لیکن
ہم معنی قربت کے سابق مین تصریح بیان کر چکے ہین فارجع الیہ
[۹۵] جبکہ منکر استعانت کے ایمان کی جڑ ہی بگڑ گئی ہے تو
جو چاہے سکے

[۹۶] شب صحیح ودرست ہے لیکن مشکلکشا کی مشکلکشائی
خلق ہونے مین کیا کلام ہو سکتا ہے

[۹۷] سابق مین معنی قربت کے تصریح گذر چکے

نہی صریح جناب امیر کے سامنے پیش کرنا ظاہر
ہے جائے چون وچرا نہین

صفحہ ۱۳۱ سطر ۸ باقی کربلا مین روضہ مبارک پر
عرضی بھیجنا بعض حکایات مین سُنا ہی

صفحہ ۱۳۱ سطر ۸ اور نبی بخش و رسول بخش و علی بخش
نام اصل مین پیر بخش اور قلندر بخش اور مدار بخش کی تقلید ہے
بلکہ اوس سے بڑھکر انمین وسیلہ اور تصدق کی تاویل
کیجا سکتی ہے شرک سے بچاؤ گو گویا کا لفظ مقدر
کرسکتے ہین بلکہ ظاہرا حقیقۃ جان بخشنا مراد نہین
گو ہم ان نامون کو بھی اللہ دیا اور خدا بخش کے
برابر نہین جانتے خلاف احتیاط سمجھتے ہین

ہم بھی ان افعال کو درست نہین جانتے مگر امیر المومنین
سے تقرب مین ہمارا جان ومال آبا واولاد سب
پیشکش ہین تقرب بسجدہ نہین ہی جو ہر وقت خالق
ہی سے مخصوص ہو باوجود اسکے کہ انکا تقرب
عین خدا سے تقرب ہی

محض سُنی سُنائی باتون کو یہ لکھتا ہی جس طرح ائمہ
علیہم السلام سے عدم جواز استعانت استغاثہ و
تقرب نواصب سے سُنکر معتقد ہوگیا ہی دیکھو عرضی
بھیجنے کی روایت جلد بست و دوم بحار کتاب مزار
مین ہی اور اگر وہ دستیاب نہو سکے تو تحفۃ الزائر
عام ہی اور یہ وہی عرضی استغاثہ وطلب اعانت و
مدد ہی دفع بلایا وغیرہا مین جسکو منکر مٹانا چاہتا ہی
یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھہم واللہ
ارادہ کرتے ہین تاکہ بجھا دین نور خدا کو اپنے منہون سے اور خدا
متم نورہ ولو کرہ اب آیندہ سمجھ لیجیے
تمام کرنیوالا ہی اپنے نور کا ہر چند کراہت کرین
اسکی صحت پر آیہ وما نقموا الا ان اغناھم اللہ
ع ۱۰ توبہ
و رسولہ من فضلہ نہین کراہت کی اونہون نے
مگر یہ کہ غنی کردیا اونکو خدا نے اور اوسکے رسول نے
اپنے فضل سے اور آیہ ولو انھم رضوا ما اٰتٰھم اللہ
ع ۱۰ توبہ
و رسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من
فضلہ و رسولہ اگر وہ لوگ راضی ہوتے اوس پر
جو دیا اونکو خدا اور اوسکے رسول نے اور کہتے کہ
کافی ہی ہمکو خدا قریب ہی کہ دیگا ہمکو خدا اپنے فضل سے

اور رسول اوسکا شاہد ہے اور دیکھو عنوان چہارم ہماری کتاب کبیر کا کہ بہت سے شواہد ایسے امور کے ہمنے لکھدیے ہین پھر عابد حسین خلاف احتیاط ہو اور نبی بخش و علی بخش وغیرہ خلاف احتیاط ہو یہ عجب ہے

صفحہ ۳۴ نابالغ بچون کے لیے فاتحہ[۱۰۰] مین اشکال ہی اور رسوم مین بالتخصیص بحث ہی

فاتحہ[۱۰۰] سے اگر ثواب سورہ و دیگر اعمال خیر بخشنے کی مراد ہی تو اشکال نادرست ہی ہمنے جواب اسکا کتاب کبیر مین بتفصیل لکھا ہی

صفحہ ۳۶ سطر ۶ علی ہذا القیاس لباس رنگین سیاہ سبز نیلا پیلا جو عموماً رائج ہی دراصل لعقد ماتم و ترک زینت ہی سو لباس[۱۰۱] سیاہ جہنم کا لباس اور عباسیون کا شعار ہے

آہن[۱۰۱] بھی لباس جہنم ہی مگر وقت جہاد سنت انبیاؑ و اوصیاؑ ہی پس عموماً خصائص اہل جہنم کو نادرست نہین ہو سکتے اور ماتم سید الشہداؑ مین اہلبیت رسالت نے لباس ماتمی پہنا ہی اور تفصیل کتاب کبیر مین ہے اوسے دیکھو

صفحہ ۳۶ سطر ۱۲ پھٹے[۱۰۲] پرانے میلے کچیلے کپڑے ماتمی لباس ہین

یہ محض[۱۰۲] اجتہاد بلا دلیل ہے کیون نہ کوئی شاہد لکھدیا

صفحہ ۳۷ سطر ۳ جس نبی و امام کی ترویج و نیابت مطلوب ہی اونکے قول و فعل کی پیروی مین کیون قصور کرتے ہو[۱۰۳]

یہ شخص[۱۰۳] مصداق ہی آیہ اتامرون الناس بالبر (آیا حکم کرتے ہو لوگون کو ساتھ نیکی کے) و تنسون انفسکم (اور بھول جاتے ہو اپنے نفسون کو) کا خود فضیحت دیگران را نصیحت

انتخاب کلمات ضلالت آمیز از رسالۂ یا علی مدد مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی در سنہ ۱۳۱۲ھ

صفحہ ۱ یا علی مدد

صفحہ ۲ سطر ۲ قبل ازین بمقام مدرسۂ جعفریہ میرانپور درباب ندا و استعانت رسالہ انذار الناس درین مین ضمناً ایک مختصر سا مضمون بضرورت مقام لکھا گیا تھا چونکہ بوجہ دقت مضمون اور اختصار عبارات وعدم ممارست فن

اکثر اذہان خالیہ نے اوسکو قبول نہ کیا اور بہت سی قلوب صافیہ مین اصل مقصود متصور نہوا اور یہ امر اہم آرب و مقاصد علیا اور مسائل عامۃ البلوی سے تھا فلہذا جداگانہ توضیح و تشریح کے ساتھ لکھنا ضروری ہوا قرآن

وحدیث

اوّل ضلالت اس رسالہ مین یہی ہو کہ برعکس نہند نام زنگی کافور نام تو یا علی مدد ہو اور مضمون بخلاف اوسکے عدم جواز استعانت مین ہو اوس جناب سے جو مددگار خلائق ہین

اب مطوّل جو لکھا ہو وہ بھی پُر از ضلالت ہو

فن انحراف ائمہ مین آپکی سی ممارست خدا نکرے کہ کسی کو کبھی حاصل ہو

وہ اذہان مملو تھے ایمان سے اور خالی تھے ضلالت سے

انحراف اہلبیت کبھی قلوب صافیہ مین متصور نہین ہوسکتا

توضیح مین اور بھی قلعی کھل گئی ہو جیساکہ معلوم ہوگا قرآن کی تفسیر رائے سے حرام ہو اور آپنے جناب ابراہیم کے غیر مستجاب الدعوہ ہونے وغیرہ مین رائے سے تفسیر کی ہو جیساکہ ہماری کتاب کبیر سے تفصیلاً ظاہر ہے اور اجمالاً آیندہ آویگا۔

حدیث فہمی کی آپ کی کیفیت یہ ہو کہ استعانت و استغاثہ وغیرہا کو ائمہ سے شرک سمجھتے ہین

اور کتب عقائد

اور نیز تحریراً و تقریراً دیگر علما[۱۱۳] و فضلا و مجتہدین
دین سے اس مدت العمر مین جو استفادہ ہوا اوسکا
خلاصہ جو اسوقت حاضر فی الذہن تھا حوالۂ قلم کیا
کہ مومنین[۱۱۴] مستفید ہون
اور معاند منکوب[۱۱۵] اور اپنی دانست مین بہت لتسہیل کیگئی
مگر تاہم غور سے دیکھنا چاہیے اور جنکو[۱۱۶] علوم سے
مناسبت کم ہے کسی ذی استعداد سے اونکو سمجھ لینا
شرط ہے کہ بہت باریک مسئلہ اور علمی مضامین
ہین واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

صفحہ ۲ سطر ۱۲ سوال یا علی کہنا جائز ہے یا
یا ناجائز الجواب واضح ہو کہ یا حرف ندا ہی اور
ندا عربی مین پکارنے کو کہتے ہین خواہ کسی حاضر و
موجود کو پکارین جو اصل ہی یا اوس شخص کو جو حاضر
کے حکم مین ہی خواہ معین کو یا غیر معین کو یا اپنے
ذہن مین حاضر فرض کر کے خیالی ندا کرین اور
ذی روح کو پکارین یا غیر ذی روح کو زندہ کو یا مردہ
کو سب کو ندا کہتے ہین مگر بیشتر دکھ درد و رنج مین
جو کسی شفیق مہربان پیارے شخص کا نام لیتے ہین

حالانکہ صدہا احادیث ہین وارد ہی اور قریب
ڈیڑھ سو حدیثون کے[۱۱۰] ہمنے اپنی کتاب کبیر مین
لکھدیا ہی پھر بھی وہ قطرہ ہی دریاے زخار سے
کتب[۱۱۲] عقائد کے مطالب کو تو آپ اولٹے سمجھے
ہین استدلال معلوم نہین کیونکر کرسکتے ہین
جن علماے[۱۱۳] آپنے ان مہملات کو حاصل کیا وہ بوجہ
اپنی غباوت کے ہان کو نہین سمجھا ہوگا یا وہ علماے
ضلال سے ہونگے جنکا قول اماتیہ مین شل اقوال ابلیس ہے
مومنین[۱۱۴] گمراہی کے امور سے کبھی مستفید نہین ہوتے
حق کو[۱۱۵] بمقابلہ ناحق شناسان منکوب بھی نہین ہوسکتے
اس[۱۱۶] سے اپنا مجتہد مطلق ہونا ثابت کیا واقعی
کہ جو شخص بمخالفت ائمہ بمقابلہ قرآن حدیث اجتہاد
کرے وہ تو ثانی اول

یا کسی ایسی چیز کو پکارتے ہین جسکے ہونے سے یا نہونے سے درد پہونچا ہو جیسے بیمار ہای اتان ارے ابا کہتا ہی اور مصیبت زدہ یا قسمت یا نصیب کہا کرتا ہی واویلاه[116] وا مصیبتاه کہکر روتا ہی ایسی ندا کو ندبہ یعنی رونا کہتے ہین گو بعض ناواقف ندا و ندبہ مین فرق نہین کرتے لاعلمی و غلطی سے ندبہ کو بھی ندا سمجھتے ہین مگر حق یہ ہی کہ ندا و ندبہ مین فرق ہی ندا ندا ہی اور ندبہ جدا امر ہی بہر حال ان ہر ایک قسم کی ندا کے جواز مین کسی کو اختلاف نہین ہو سکتا عموماً مسلمانون مین سلف سی آجتک رائج ہی قرآن مین آیا ہی احادیث مین مذکور ہوا ہے پس شہدا و معصومین[118] کی ندا و ندبہ کے جواز مین کیا انکار ہو سکتا ہی ندا و ندبہ اون حضرات کا حیاً و میتاً عقلاً ممکن شرعاً روا ہی ندا معصومین کا جواز کا تہ کل علماے[119] شیعہ کا قول ہے

اور یا علی کہنا گویا ہمارے یہان سلف سے معمول ہے[120]

بلکہ منقول ہی اسی وجہ سے انذار التنافرین مین[121]

[116] خلاصہ کلام یہ ہی کہ اس طرح پکارنا امام کو بھی جائز ہے

[118] یعنی جبکہ اس حال مین عوام الناس کو پکارنا جائز ہے تو معصومین بھی اوسمین داخل ہین

[119] یہ آپ کی غلط فہمی ہی کہ محض اسطرح کی ندا کو کل علما جائز جانتے ہین بلکہ جانب خدا سے اونکو صاحب اقتدار جانتے ہین ہر مصیبت کی اعانت مین اور دفع بلا پر اور اپنے تئین مامور جانتے ہین اون حضرات سے استعانت مین جیسا کہ ہماری کتاب کبیر سے ظاہر ہے

[120] بہ نیت استعانت و استغفار و دفع بلا بحکم خدا جیسا آپ سمجھتے ہین

[121] ہر طرح سے استعانت منقول ہی جیسا ہمنے کتاب کبیر

اس مسئلہ کو طول نہین دیا اگر کہو کہ جب جائز و
درست تہا تو عالم[۱۳۲] حیات مین اون حضرات کی کیون
رائج نہوا وفات پر حیات کو بہر حال شرف ہی تو جواب
دیا جاے گا کہ بیان جواز و عدم جواز کی بحث ہے
[۱۳۳] استحباب یا وجوب

مین کلام نہین اور نہ رواج و غیر رواج کی
بحث ہی [۱۳۴] طریقہ و قاعدہ کا ذکر اپنے

[۱۳۵] محل پر آوے گا
ور یہ بھی نہین کہہ سکتے کہ قطعاً اوس عرصہ مین
ایسا نہین ہوا کسی کو ندا اور صداے حضرات کا
[۱۳۶] اتفاق کبھی نہین پڑا
لہ فی الجملہ وقوع اسکا بجمیع اقسام روایات سے
[۱۳۷] پایا جاتا ہی گو

بعض طرق[۱۳۸] مین شاذ و نادر
[۱۳۹] معصوم کا فعل نہو

مین اقوال ائمہ کو بہر دیا ہے
[۱۳۲] استغاثہ و استعانت اون حضرات سے ہر زمانہ مین
رائج تھی اور یہ انکار اس سے دلیل جہل ہی

[۱۳۳] ایک معصوم نے دوسرے معصوم سے استغاثہ و استعانت کی حال
حیات مین اور بعض نے استشفا کیا استغاثہ کرکے حال
موت مستثنات مین اور احادیث کثیرہ متواترہ مین
امر فرمایا استغاثہ کا ہر حال مین پس استحباب مین
اسکے کیا کلام ہو سکتا ہی

[۱۳۴] جب تم اخبار ائمہ اطہار و سیرت اہلبیت ہی سے
واقف نہین ہو تو طریقہ و قاعدہ کو کیا جان سکتے ہو
[۱۳۵] وہان ہم بھی خبر لینگے

[۱۳۶] اتفاق ہر طرح کی ندا کا پڑا ہے

[۱۳۷] نعم الوفاق لیکن آپ اوسکو ندبہ و غیرہا کے معنی مین
ہر جگہ سمجھتے ہین یہ آپ کی غلط فہمی ہے
[۱۳۸] یہ آپ کی بے خبری کا باعث ہی
[۱۳۹] ہر چند نہو سامنے معصوم کے ہونا یا بامر معصوم
ہونا کافی ہی کہ وہ بھی حجت ہی باوجود اسکے کہ فعل
معصوم بھی ثابت ہی

اور بعض اقسام مین تو معصوم کو پکارنا
بھی مروی ہی [۱۳۰] السلام علیک یا رسول اللہ
وغیرہ الفاظ ندائیہ سے کتب زیارات پُر ہین
اور کتب دعوات مین بھی یا محمد یا رسول اللہ
وارد ہی اور قصص و حکایات کا تو کیا ذکر ہے
کیا شیعون کو جنگ اُحد کی [۱۳۱] ناد علی
اور اہل سنت کو جنگ فارس کا یا ساریۃ الجبل
قول عمر فاروق یاد نہین رہا ور کیون جاؤ السلام
علیک ایہا النبی نماز مین سبھی مسلمان پڑہتے
ہین اور السلام علیکم یا اہل القبور ہر ایک مومن کو
یاد ہوگا اسی طرح واحمزاہ واعلیاہ سے کتب
مراثی مملو ہین گو بعض ناواقف جو ندا اور ندبہ مین
فرق نہین کرتے لاعلمی اور غلط فہمی سے اس ندبہ
کو [۱۳۲] ندائے حقیقی سمجھتے ہین مگر حق یہ ہی کہ مراثی
مین ندا نہین ہی ندبہ ہی اور آیا نماز و زیارت مین
جملہ ندائیہ خطاب ہے یا تعبد تصریح اسکی
[۱۳۳] نص کی روسے اسوقت پیش نظر نہین مگر فحوائے
کلام علمائے ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ خطاب اور
ندا مراد ہے اور ظاہر عبارت کا بھی یہی متقضا ہی
اور یہ ظاہر ہے کہ حاضر و غائب سب ایک ہی
طرح [۱۳۴] تشہد و سلام پڑہتے تھے دور و نزدیک کا
فرق نہ تھا

[۱۳۰] اسطرح ندا تو عموماً اہل قبور کے لیے جائز ہی لیکن
مقصود اوسی ندا سے ہی جنمین آپ کو ائمہ سے
انحراف ہی اور اوسمین بھی قول و فعل و عمل ائمہ
سب موجود ہی

[۱۳۱] شیعون کو خوب یاد ہی اور اوس سے عام ستعانت
علی علیہ السلام سے جائز سمجھتے ہین مگر آپ البتہ
اس سے بھی اونکی فضیلت کو مٹاتے ہین جیسا آتا
ہی مع جواب دندان شکن کے

[۱۳۲] جبکہ ہر طرح ندا جائز ہی تو حقیقی سمجھنے مین نقصان
ہی کیا ہی کہ مثل آپ کے پیر درماندہ عاجز شفاعت
مین کسی وقت نہین جانتے

[۱۳۳] آپ کا مدار تو قیاس پر ہے ضرورت نص کی کیا ہے
جو اجتہاد متقضی ہو کہدیجیے تقلید کے لئے
زیادہ کوشش کی نوبت نہ آئیگی آپکے سے
فاسد الخیالات ہزارہا موجود ہین

[۱۳۴] جناب رسول اُذن اللہ الواعیہ وعین اللہ الناظرہ
ہین سبکی ندا و سلام کو سنتے تھے اور اب بھی سنتے
ہین حدیث اسکی خزانہ مین ہی اور تمام دنیا و آخرت

صفحہ ۵ سطر ۲ پس حاضر[133] و موجود اور سمیع و بصیر
سمجھکر پکارنا تو درست نہین ہوسکتا اور نہ شاید کسی
مومن مسلمان کا ایسا قصد ہوتا ہو عامی خیالات
اور نسوانی تصورات کا ذکر نہین عاقل کوئی
خیال نہین کرسکتا کہ معصومین خدا کی طرح
ہر جگہ حاضر و یا ہر طرف ہر آن ہر دم ناظر ہین یا
ہم ایسے قریب[136] ہین کہ ہماری صدا عادۃً اون تک
پہونچ سکتی بے شبہہ یہ بات خلاف عقل و نقل
ہے اور یہ بھی قصد نہین ہوسکتا کہ ہماری یہ
چھوٹی[137] سی آواز اتنی دور و دراز مسافت طے
کرکے قبور مقدسہ تک خود بخود جاتی ہے

او نکے نزدیک مثل کف دست کے ہے سب کو
دیکھتے ہین اور سب کی آواز سنتے ہین وراس باب
مین بہت سی احادیث ہمنے کتاب کبیر مین نقل
کردی ہین

[133] مثل خدا سمیع و بصیر تو کوئی بھی نہین سمجھتا
مگر یہ ضرور سمجھتے ہین کہ خدا نے اونکو ایسی قوت
عطا فرمائی ہے کہ ہمارے حالات سے واقف ہین اور
ہماری فریاد سنتے ہین اور رفع بلا پر قادر ہین اور
ہمارے استغاثہ و استعانت کے لیئے اتنا کافی ہے

[136] ہم تو قریب نہین ہین مگر اون حضرت کے نزدیک
قرب و بُعد یکسان ہے

[137] بطلان اس قول کا خود آپ ہی کے کلام سے
صفحہ ۶ سطر ۱۶ مین ہے کہ روایات شیعہ مین یہ امر
صراحۃً وارد ہوا ہے کہ علم امام کو کوئی چیز مانع نہین
ہوسکتی اور صفحہ ۸ سطر ۱ مین ہے پانچوان طریق
یہ ہے کہ اونکی قوت سامعہ و باصرہ جسمانی و روحانی
باوجود حائل و مانع و عدم حصول شرائط رویت
و سماع ادراک کرتے ہو یعنی وہ حضرات دور ہی سے
ہماری صدا کو براہ اعجاز و نور امامت و نبوت
بلا واسطہ غیر ہی گوش مبارک سے سنتے ہین اور چشم مبارک
سے ہماری حالت پرملالت کو دیکھتے ہین اور دفع

یا کوئی تار برقی لگی ہی بلکہ صورت اور کیفیت ہماری[۱۳۸]
ندا اور پکارنے کی جو منقول و معقول کے خلاف
نہو اوسکے چند طریق متصور ہو سکتے ہین
اول[۱۳۹] و اعلی یہ ہی کہ ہماری صدا بحکم خدا فرشتے
اون تک پہونچاتے ہین آیۂ وسیری اللہ عملکم
ورسولہ والمومنون کی تفسیر مین بھی یہی وارد ہی

اور زیارات وغیرہ مین بھی یہی تاویل[۱۴۰] کی گئی ہی

گویہ روایات متواترہ[۱۴۱] ہون

مگر بہرحال یہ طریق منقول و معقول[۱۴۲] ہی

کرسکتے ہین کہ بعد مسافت و دوری راہ و کوہ و جبال اونکو
دیکھنے کو مانع نہین تا اینکہ کہا پس استبعاد کرنا
بیجا ہے خالق جو چاہے سب کر دکھائے انتہی
پس عدم جواز استغاثہ کی تاویلات بیجا ہین
[۱۳۸] با این فہم و دانش بباید گریست کہ خدا نے جو قوت
سمع و بصر اونکو عطا فرمائی ہی وہ تار برقی کے
برابر بھی نہو
[۱۳۹] اسکا اعلی سمجھنا دلیل جہالت ہی بلکہ اعلی خود اونکا
مشاہدہ و سماعت ہی جو احادیث کثیرہ مین ہی اور
ظاہر آیۂ مذکورہ مؤید اونکی ہی اور ملائکہ کا حالات کو
آکر عرض کرنا جو نیز اوسکی تفسیر مین وارد ہی وہ
منافی اونکے مشاہدہ و سماعت کا نہین ہی
[۱۴۰] یہ غلط فہمی ہی بلکہ خود اونکا مشاہدہ و سماعت
سمجھی گئی ہی جیسا بعض الفاظ زیارات مین
تصریح اسکی ہی اور ہمنے کتاب کبیر مین لکھا ہی
[۱۴۱] غرض کہ مقصود اس فضیلت کے بھی ضعیف
کر دینا ہے اور آپ کی جہالت پر دلیل ہے
اس کثرت سے احادیث اس باب مین وارد
ہین جو حد تواتر سے بھی متجاوز ہین
[۱۴۲] خود اونکا مشاہدہ و سماعت بھی منقول و معقول
ہی اور احادیث متواترہ مین مذکور ہی اور بہت سی
حدیثین ہمنے کتاب کبیر مین لکھدی ہین بصارت
ہو تو دیکھو

صفحہ ۹ سطر ۹ جب خاکی بندے تحیر وعارضی
کی حالت مین ایران و توران کی خبرین دیتے ہین
اور قواعد ظنی کے ذریعہ سے زمین و آسمان کے
قلابے ملاتے ہین

تو وہ حضرت بدرجۂ اولے ہمارے پکارنے کو
جان سکتے ہین اور ظاہر آیہ وسیری اللہ عملکم
بھی اسپر دال ہے
لیکن حق یہ ہی کہ یہ احتمال ہی مذہب ہین غرض
یہ طریق بھی کسی طرح سے قابل انکار نہین زیادہ برین
نیست کہ یہ امر غیر متیقن رہے گا
صفحہ ۹ سطر ۱۰ پانچوین غرض استعانت
اور استغاثہ ہی جو اصلی غرض سوال کی ہے
یعنی بغرض امداد و اعانت پکارنا مدد کو بلانا مراد مانگنا
فریادرسی کو ندا کرنا حل مشکل کو یا مشکلکشا کہنا
عوام شیعہ و سنی مین جسکا شیوع ہی وہ یہی صورت
ہی آج کل جسمین مقلد و غیر مقلد مین تا ثانی اثنین
جنگ روم و روس اک نزاع و مخاصمہ درپیش
ہی وہ یہی حالت ہی فریقین کا قول و فعل اس باب مین
افراط و تفریط سے خالی نہین مذہب شیعہ اس

اسی وجہ سے آپ خیالی پلاؤ ائمہ علیہم السلام کے
بارہ مین پکاتے ہین اور اونکی مخالفت مین زمین آسمان
کے قلابے ملاتے ہین لیکن اہل مودت اونکو
آپ ہی کے قلب منقلب پر مارتے ہین جنپر آپ
مطلع ہو کر بعوض زمین و آسمان کے قلابے ملانے
کے مثل بچون کے قلابازی کرنے لگین گے۔
صدہا احادیث اسکے ظاہر پر مؤید ہین پس
احتمال خالی از ضلال نہین
بالکل ناحق ہی اہل ریب و شک و قیاس کا

نزدیک منحرفین اہل عصمت کے

حاشیہ متعلق صفحہ ۳۴ سطر ۲ عبارت ارغام الماکرین بر لفظ صدہا احادیث

[۱۱۵] احادیث عرض اعمال تفسیر علی بن ابراہیم آیۂ قل اعملوا فسیری اللہ عملکم و رسولہ والمومنون
مین تین[۳] ہین اور تفسیر صافی مین گیارہ[۱۱] ہین اور تفسیر برہان مین جو چھتیس[۳۶] ہین اور بصائر الدرجات
باب الاعمال تعرض علی رسول اللہ والائمہ مین آٹھ[۸] ہین اور باب عرض الاعمال علی الائمۃ الاحیاء
والاموات مین گیارہ[۱۱] ہین اور باب فی عرض الاعمال علی الائمۃ الاحیاء مین نیز گیارہ[۱۱] ہین اور باب
فی الائمہ انہم تعرض علیہم الاعمال فی امر العمود مین دس[۱۰] ہین اور کافی باب عرض الاعمال علی النبی
والائمہ مین پانچ[۵] ہین اور جلد سابع بحار باب عرض الاعمال علیہم وانہم الشہداء علی الخلق مین
بیاسی[۸۲] ہین اور وسائل الشیعہ باب وجوب الحذر من عرض العمل علی اللہ و رسولہ والائمہ مین چوبیس[۲۴]
ہین اور کتاب مذکور مین ہے کہ فرمایا علی بن طاؤس نے رسالہ محاسبۃ النفس مین کہ مین نے بہت سی
روایات متفقہ کی روایت کی ہے کہ ہر روز دوشنبہ و پنجشنبہ اعمال عرض ہوتے ہین خدا اور رسول اور ائمہ
پر پھر شیخ حر عاملی فرماتے ہین کہ اونہون نے پھر روایت کی ہے احادیث کثیرہ کی کتاب تبیان شیخ
و کتاب ابن عقدہ و کتاب دلائل حمیری اور کتاب محمد بن عباس اور کتاب محمد بن عمران سے پھر فرمایا
شیخ حر عاملی نے کہ گذر چکا جو دلالت کرتا ہے عرض اعمال پر بروز پنجشنبہ صوم مندوب مین اور جس
باب کا اشارہ کیا ہے اوسمین چار حدیثین عرض اعمال کی نقل کی ہین اور مقامات مشار الیہا پر تو ایک
جگہ یہ احادیث مذکور ہین اور جو تفسیر انا انزلناہ وغیرہا و ابواب متفرقہ مین کتب مذکورہ کی منقول ہین
وہ علاوہ انکے ہین اور اب مین محض اون راویون کے نام اس جگہ لکھے دیتا ہون جنہون نے احادیث
عرض اعمال کی معصوم سے روایت کی ہے بعض مقامات مذکورہ سے تا کہ ظاہر ہو جاے کہ یہ احادیث
اعلیٰ درجہ مین متواترات سے ہین ابو بصیر[۲] - وشا[۳] - یعقوب بن شعیب[۴] - سماعہ[۵] - عبد اللہ بن ابان[۱] - یحیی بن مساور[۶]
انس[۷] - جناب امام رضا علیہ السلام[۸] - سدیر[۹] - ابن اذینہ[۱۰] - داود بن کثیر[۱۱] - احمد بن عمر[۱۲] - محمد بن مسلم[۱۳] - حفص بن البختری[۱۴]
عبد الرحمان بن کثیر[۱۵] - برید العجلی[۱۶] عبد اللہ بن سنان[۱۷] - احول[۱۸] - ابن سعید[۱۹] - حسین بن سیاح[۲۰] - جمیل بن دراج[۲۱]
عیسی بن عبید[۲۲] - محمد کلبی[۲۳] - سلیمان بن خالد[۲۴] - حماد بن عیسی[۲۵] - جابر بن عبد اللہ[۲۶] - یحیی الحلبی[۲۷] - محمد بن فضیل[۲۸]
محمد بن جعفر علیہ السلام[۲۹] - زرارہ[۳۰] - عمار یاسر[۳۱] - ابو سعید خدری[۳۲] - معلی بن خنیس[۳۳] عروۃ بن الزبیر[۳۴]

محمد بن الحسن الصفار - یونس - زید شحام - ہیثم - محمد بن مروان - اسحاق بن عمار - راشد - خالد الجوانی
اور حدیث محمد بن مسلم مین ہے کہ مین نے عرض کیا خدمت امام محمد باقر علیہ السلام مین کہ آیا اعمال
عرض کیے جاتے ہین جناب رسول پر فرمایا ما فیہ شک یعنی اسمین شک نہین ہے اور نیز محمد بن مسلم
و زرارہ کہتے ہین کہ ہمنے پوچھا جناب صادق علیہ السلام سے کہ اعمال جناب رسول پر عرض کیے جاتے
ہین فرمایا ما فیہ شک یعنی اسمین شک نہین اور فرمایا محدث حر عاملی نے کتاب فصول المہمہ
فی اصول الائمہ مین آخر باب وجوب معرفۃ الامام مین کہ آیات و روایات طرق عامہ و خاصہ سے
اور ادلہ اس باب مین زیادہ اس سے ہین جو شمار ہو سکین اور ذکر کیے ہین ہمنے کتاب النصوص والمعجزات
مین احادیث جو متجاوز ہین حد تواتر سے پھر فرمایا آخر باب وجوب طاعۃ الامام مین کہ آیات و روایات
اور ادلہ اسمین کثیر ہین پھر فرمایا آخر باب ان الاعمال کلہا تعرض علی النبی والائمۃ کل یوم
مین کہ یہ بھی مثل باب سابق کے ہے پھر فرمایا آخر باب ان الملائکۃ والروح ینزلون
لیلۃ القدر الی الارض ویخبرون الائمۃ علیہم السلام فی ملک السنۃ من
قضاء و قدر مین والاحادیث فی ذالک ایضاً متواترۃ یعنی احادیث اس باب
مین بھی متواتر ہین انتہی اور گذر چکا قول علی بن طاؤس علیہ الرحمہ کا کہ روایات متفق ہین
عرض اعمال خدا و رسول و ائمہ پر مذکور ہے پس جس طرح اعمال خدا کے مشاہدہ کا منافی نہین
ہے اسی طرح ان حضرات کے مشاہدہ کا جو نیز احادیث کثیرہ مین منقول ہے اور بعض کو مین نے
کتاب کبیر مین نقل کیا ہے منافی نہین ہے کہ عرض اعمال بہ ملائکہ بغرض اکرام اون حضرات
کے مامور ہین نہ یہ کہ وہ حضرات ملائکہ کے محتاج ہین پس عدم تیقن و احتمال احادیث عرض
اعمال مین یا خود اون کے مشاہدہ مین مذہب اہل ضلال ہے اور احادیث متواترہ اہلبیت
علیہم السلام کے خلاف ہین ۱۲ منہ عفی عنہ

بارے مین قول فیصل[148] اور صراط المستقیم ہے تفصیل
اس اجمال کی یہہ ہی کہ وہ مراد و مطلب جسکے لیئے
پکارتے ہین اور وہ کام جو اپنے لیے منادی سے
لینا منظور ہے دو حال سے خالی نہین ایک وہ کام
ہین جنکو بشر کر سکتے ہین انسان کے اختیار و
قدرت سے باہر نہین مخلوق کے فعل ہین خالق کے
افعال نہین سو ایسے مطالب کے لیئے اون حضرات کو
پکارنا گرتے پڑتے یا علی کہنا مقام دقت اور محل
بحث نہونا چاہیئے مسلمات سے سمجھنا لازم ہے
جب اونے[149] ادنے آدمی کو اس غرض سے پکارنا
جائز ہے اور خادم اور نوکر سے استعانت درست ہے
گو بعض امور مین[150] کسی دوسری وجہ سے حرام یا مکروہ
و مرجوح ہو جسکی تفصیل
مقدس[151] اردبیلی کے کلام مین مذکور ہے
اور تفسیر ینابیع الانوار مین استاد اعلی اللہ مقامہ
نے اوسکی طرف اشارہ کیا ہی[152] تو اون مخدوم عالم کو
پکارنا بدرجہ[153] اولے جائز اور درست ہوگا اونہین
خدا کی فضل و کرم اور اوسکے حکم سے تمام مخلوق سے بدرجہا لیاقت
اور قابلیت زیادہ ہی اور بہت کچھ قدرت و طاقت
ہی بعد مردن بھی وہ حضرات مظہر عجائبات ہین بڑے
بڑے کام اونکی ارواح طیبہ سے ظہور مین آئے
اور آتے ہین اور ہمیشہ ایسے[154] ایسے کامون مین

[148] مذہب شیعہ کو قول فیصل قرار دینا پہر اوکی شدید
مخالفت کرنا یہ آپ ہی کی وضعداری ہی

[149] یعنے پہر وہ بھی مثل ہمارے ہی تھے اور آیہ قل انما
انا بشر مثلکم تو دلیل واضح موجود ہی ماشاء اللہ
کیا فہم ہے

[150] اوس بعض کا بیان کرنا ضروری تھا حرام و مکروہ
و مرجوح کی دلیل شرع سے ہوتی ہی نہ کج فہمی و قیاس سے

[151] غالباً اون بزرگوار پر اتہام ہوگا یا آپکی سمجھ کا پھیر ہوگا

[152] امور واضحہ کی سمجھ مین تو آپ کی عقل قاصر ہی اشارہ کو کیا

[153] آپ کا سارا مدار تو قیاس ہی پر ہی حالانکہ اوسمین بھی
آپ منہ کے بھل گرتے ہین

[154] یعنی اون کامون مین جنکو خادم و نوکر بھی کر سکتے ہین

اپنے خادمون کی خبر لیتے ہین اعانت فرماتے ہین
اسکے انکار مین صدہا روایات و معجزات کا انکار
لازم آتا ہی احادیث کا وثوق جاتا ہی نہ آمین کوئی
شرک ہی نہ غلو ہی بلکہ انصاف سے دیکھیے تو اونکی
شان عالی مکان کے فی الجملہ منافی ہی اور ہم خادمون
کی گستاخی ہی کہ بات بات مین اونکو پکارین اپنی
نوکرون[155] کے اور فرمانبردارون کی کام اونسے لین

مگر کیفیت یہ ہی ع کرم ہاے تو مارا کرد گستاخ[156]
البتہ اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہی کہ معین
مجازی جانے معین[157] حقیقی نہ سمجھے

تاکہ ایاک نعبد و ایاک نستعین[158] کا حصر
بنا رہے

اسلامی[159] حد سے تجاوز نہو
اگر کہا جاے کہ اسکا کیا سبب ہے کہ شیعون مین
یاعلی کا جسقدر شیوع اور رواج ہی اتنا یارسول اللہ
کا دستور نہین ہی تو وجہ اسکی رعایت ادب رسول[160]

جیسا سیاق ماقبل و مابعد سے ظاہر ہی

[155] خادمون و نوکرون کے کام لینے کے لیے پکارنا
گستاخی ہی اور مخدوم و مالک صاحب قدرت عموما
دفع بلا یہ سمجھکر پکارنے مین خلاف شرع و شرک و
غلو ہی غرضنکہ ہر طرح اونکا پکارنا خلاف عقل و نقل
ہی وائے اس فہم پر

[156] یعنی اونکے کرم نے گستاخ کر دیا اسوجہ سے مثل خادمون
کے پکارا کرتے ہین ای بدحواس ہوش کی دوا کر

[157] شاید یہ بے عقل اپنے خادمون کے پکارنے مین اونکو
معین حقیقی سمجھا کرتا ہی جو اس مقام پر اس شبہہ کو
وارد کیا ہے

[158] غالبا یہ شخص خادمون کو اسطرح پکارتا ہی کہ ای فلان
معین مجازی ادہر آ تاکہ سننے والون کی سمجھ مین
نہ آوے کہ یہ اسکا حقیقی ہے

[159] تاکہ خادم کو پکارنے مین کوئی بے ایمان نہ سمجھے

[160] یعنی علی کو خادمون کے کام کے لئے پکارنے مین

اور تعمیل حکم واتوا البیوت من ابوابھا کو قرآن دین کہ حضرت مدینۃ العلم ہیں اور حضرت علی اوسکا دروازہ ہے در میرو وزیر و سلطان ہے بے وسیلت مگر دیرا ست اور وصی کو نبی سے ہم افضل نہیں جانتے ہیں کہ ترجیح بلا مرجح اور تفضیل مفضول اور غلو لازم آوے بلکہ بحکم تعالوا ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم نفس رسول کو پکارنا خود رسول کو پکارنا ہے

انا وعلی من نور واحد چنانچہ وسیلۃ النائلین میں ہمنے اسکو دکھایا ہی اس اعتراض سے عوام کو بچایا ہے

مضائقہ نہیں ہے لیکن رسول کو اس خیال سے پکارنا بے ادبی ہی اے بے مغز و بیپیر و دشمنان علی علی کی فضیلت مٹانے والے تجھ سے ہزار ہا ہین اور رسول مین سب متفق ہین پہر رسول مثل علی کے مظلوم و مغصوب الحقوق نہیں ہین اور محبوب مظلوم کو لوگ بعادۃ زیادہ یاد کرتے ہین اور یہی باعث ہی زیادتی ذکر جناب امام حسینؑ کی ذکر جناب امام حسنؑ سی اور ادب رسولؐ و علیؑ مین فرق کرنے والا بے ایمان و شیطان ہی

یہی وجہ عموم جواز استغاثہ مین ان حضرات سے سمجھتے مین کیا امر مانع ہی کہ یہ حضرات ابواب اللہ اور خلفا و نائب و وزرار خالق ہین

پھر کیون کہا کہ رسول کو پکارنے مین رعایت ادب مانع ہے شاید آپ کے فہم مین کلام متناقض نہیں ہوا اسی سمجھہ پر ائمہ علیہم السلام کی فضیلت مٹانے پر آپ مستعد ہین ماشاء اللہ

اگر شائع نہ ہوئی ہوتو دریا برد کیجئے ایسی ہی ضلالات او ہمین بھی ہونگے

پہلے اپنے تئین بچا لیجئے تب عوام بیچارون کو

یا کچھ اور توجیہ تاویل مناسب کرین

دوسری قسم وہ کام ہین جو خاص خدا کے کرنے کے
ہین خدا کے کام کہلاتے ہین خواہ اپنے دست
قدرت سے وہ کرتا ہے یا عالم اسباب مین اونکا
ظہور چشم ظاہر بین مین کسی اور طرح ہوتا ہے جیسے خلق
و رزق و شفا و مرض و موت و حیات دکھ درد
مٹانا اولاد بخشنا و دینا رزق و روزی پہونچانا
مارنا جلانا دلون کا پھیرنا سخت و نرم کرنا ارزانی
گرانی وغیرہ کہ خالق و رازق شافی و مغنی و محیی و
ممیت قاضی الحاجات حلال مشکلات ستار العیوب
و غفار الذنوب مقلب القلوب مسلمانون کے
نزدیک حقیقۃً اوسیکی ذات پاک ہے

ناائنکہ کہا پس ان مطالب کے واسطے حضرات
معصومین کو پکارنا یا ذریت طاہرہ اور شہدائے کرام
سے استعانت کرنا
یا علی مدد یا حضرت عباس ادرکنی کہنا

خدا اونکو آپ کی ہدایات سے جو در اصل ضلالات
ہین محفوظ رکھے
اصل وہی توجیہ ہے جو ہمنے بیان کی اور آپ کی
توجیہ ضلالت آمیز مخالف ایمان ہے

واقعی سچ ہے اسی وجہ سے کوئی شیعہ ائمہ علیہم السلام
کو ان امور مین قادر حقیقی نہین سمجھتا بلکہ مجازاً اور
سمجھتا ہے کہ دعا کرکے ان امور مین مدد فرمائین گے
یا باذن خدا قادر و توانا ہین دفع سائر بلا پر
شہدائے کرام کو کوئی بافہم امامیہ کا کسی امر مین
ائمہ علیہم السلام کے برابر نہین سمجھتا
ان امور کے لیئے اوس جناب کا پکارنا دیکھنے
مین نہین آیا مگر شان اونکی بھی رفیع ہے اگر
بغرض استشفاع پکارے تو کیا مضائقہ ہے

دو داد اور مراد کرو شاد یا علی

تم پاس اب مین لایا ہون فریاد یا علی

وغیرہ الفاظ جو اکثر مناقب و مناجاتون مین درج ہین لکھنا پڑھنا کیسا ہی جائز ہی اور جائز ہے تو کس قصد سے کیا سمجھکر کہے اور طریقۂ شایعۂ سلف صالح اور سیرت جاریہ علما اور صلحا و اصحاب رسول و اتباع ائمہ علیہم السلام اس بارے مین کیا ہی[۱۲۹] یہ امر بے شبہہ قابل توضیح و تشریح اور لائق بیان و ایضاح ہی پہر استشفا و استرزاق و استیلاد و استخلاق و استعطاف مین استعانت کو ان حضرات سے پانچ شکل پر منقسم کیا ہی اور یہان مذکور نہین ہین مگر وہ جو قابل تعرض ہین

صفحہ ۱۳ سطر ۲ دوسری شکل یہ ہی کہ مالک مستقل نہ سمجھے بلکہ کارندۂ[۱۳۱] قضا و قدر اور مختار کار خانۂ تقدیر قرار دے جیسے بادشاہ کا مختار عام وزیر ہوتا ہی سیاہ کرے یا سفید اسکا نام تفویض ہے اور اس عقیدہ والے کو مفوضہ کہتے ہین جو تمام بون

لیکن چونکہ ائمہ علیہم السلام نائب خاص خدا ہین اور ان امور کے دفع مین وقت ارادۂ خود قادر و توانا ہین اس جہت سے اون حضرات کو جناب عباس پر بہر حال اولویت ہی اسی وجہ سے امثال مین ان امور کے صدہا احادیث مین پکارنے کی اجازت ہی اور سوا اسکے[۱۳۰] زیادہ ہمارے مجتہد کتاب کبیر مین مذکور ہین اور علاوہ اونکے سائر کتب ادعیہ و زیارات ان امور مین استعانت و استغاثہ سے بھری ہین

[۱۲۹] اتباع و اصحاب و سلف صالح و علما و صلحا سب تابع جناب رسول و ائمہ علیہم السلام ہین پس جبکہ ان امور مین ایک معصوم نے دوسرے معصوم کو پکارا ہی اور صدہا احادیث مین اجازت دی اور امر فرمایا تو بے شک اسمین ضلالت ہی اور اونکی سیرت کی مخالفت ہی

[۱۳۱] اس کلام کے دو معنی ہم سکتے ہین اول یہ کہ خدا نے کلیۃً خلق و رزق وغیرہا سب ان کو تفویض کر دیا اور خود معطل ہو گیا یہی جو چاہین کرین یہ تو کفر صریح ہی اور یہی مفوضہ کا اعتقاد ہی دوم یہ کہ

کے چھوٹے بھائی ہین احادیث مین اس اعتقاد
کو شرک اور مفوضہ کو مشرک فرمایا ہی پھر رد کی ہی
مفوضہ پر جو بعض وجوہ سے قابل تعرض ہی اور
بعض سے نہین ہی

صفحہ ۳۳ سطر ۲ تیسری شکل یہہ ہے کہ فاعل
اور کرنے والا ان کامون کا خدا کو جانے مگر
افعال خدا کو ائمہ معصومین کی مشیت اور خواہش
کے تابع مانے

اور یہ سمجھے کہ کلیۃً اور حکماً وحتماً جو وہ چاہین گے
خدا کردیگا یہ بھی بے قاعدہ بات ہی

خدا نے اونکو سائر خلق سے ممتاز کیا ہی کہ خلق
و رزق وحیات وممات وفقر وتونگری وصحت ومرض
وغیرہا مین وقت معجزہ نمائی موافق انکے ارادہ اور
دعا کے کرتا ہی یا ان امور سے جبکا کسی سے وعدہ
کرین تو موافق انکے وعدہ کے کرتا ہی اور اس معنے
مختار عام یا خاص ومختار کارخانہ تقدیر وکارندہ قضا
وقدر جو کچھ کہئیے سب بجا ودرست ہی اور اسکے شواہد
ایک دو نہین ہین بلکہ سائر کتب احادیث مین بکثرت
موجود ہین اور ہماری کتاب کبیر مین بھی جابجا اسکی
تصریح ہی اور نہ شک کریگا اسمین مگر مقصر اور نہ شبہ
کریگا اسمین مگر بے عقل اور درصورتیکہ اسطرح بھی
ماذون ومختار نہون تو پھر کس باب مین نائب ہین اور
ہم مین اور اون مین کیا فرق ہے
خدا کے ہر دعا کے مقبول کرنے مین خدا کا تابع
ہونا لازم نہین آتا
خدا نے حتماً قرآن مین ہر مومن کی دعا کے قبول
کرنے کا بشرط وفاے عہد وعدہ کیا ہی اور خدا کبھی
جھوٹا وعدہ نہین کرتا اور یہ بھی معلوم ہی کہ انبیا
واوصیا کا وفاے عہد مین کامل ہونا عقلاً ونقلاً
لازم ہی پس اونکی ہر دعا کا مقبول ہونا لازم ہو
پھر احادیث کثیرہ مین مستجاب الدعوہ ہونا اونکا ہر جا
مین منقول ہی منجملہ انکے جلد پانزدہم بحار مین کافی سے
بروایت امام محمد باقر علیہ السلام منقول ہی کہ فرمایا

وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ (نہین چاہتے تم مگر یہ کہ خدا چاہتا ہی) ترجمہ اونکے رسالہ مین تھا

[۱۷۴] نعوذ باللہ خدا اونکا رد کرنے والا ہی

اسکی نفی بھی صراحۃً اور کنایۃً جابجا قرآن مین مذکور ہی[۱۷۵]

حدیثون مین مذکور ہی خود ائمہ علیہم السلام نے[۱۷۶]

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے خمسۃ لعنتہم دکل نبی مجاب یعنی پانچ شخصون پر مین نے لعنت کی ہی اور ہر نبی مجاب ہی فرمایا علامہ مجلسی رحمہ اللہ نے یعنے ہر نبی مستجاب الدعوہ ہی پس لعنت میری اثر کریگی اونمین لامحالہ انتہی اور مؤید ہی اسکی وہ جسکی روایت کی ہی مخالفین نے جیسا کہ فتوحات واقدی مین ہی ذکر خروج جناب عیسیٰ علیہ السلام مین مصر سے قول ہے مقوقس کا بیچ باب جناب عیسیٰ علیہ السلام بادشاہ سے کہ عندی غلام لا یسال اللہ شیئاً الا اعطاہ میرے پاس ایک لڑکا ہی جو کوئی سوال خدا سے نہین کرتا مگر خدا اوسے قبول فرماتا ہی اور ایک ایک روایت فریقین کی مین نے یہان لکھدی دیگر احادیث کتاب کبیر مین ہین اور امامیہ مین کسی کو سائر انبیاء واوصیاء کے اور اکثر مخالفین کو انبیاء کے عموماً مستجاب الدعوہ ہونے مین اختلاف نہین ہی

[۱۷۳] یہ آیہ مخالف مستجاب الدعوہ ہونے کا نہین جو امور کہ مخالف مشیت خدا ہین اون مین خود ہی دعا نہین کرتے

[۱۷۴] پھر کیا نعوذ باللہ ناامید کرکے اونکا ذلیل کنندہ ہے

[۱۷۵] جن آیات کا آپنے اشارہ کیا ہی وہ کوئی ہمارے مخالف مقصود نہین ہی محض آپکی غلط فہمی ہی بلکہ تغیر بالرائے کا سبب ہی

[۱۷۶] چاہیے تھا کہ دو ایک حدیث بھی لکھ دیتے کہ آپکے

اس سے انکار کیا ہی سورہ کہف کا قصہ یعنی
وحی کا سترہ دن تک ان شاء اللہ نہ کہنے پر
بند رہنا ظاہر ہے

فہم کا حال معلوم ہوتا
یا رسول اللہ انظر کیف ضربوا لک الامثال
ج ۱۸ فرقان ع
فضلوا فلا یستطیعون سبیلا ۹ اسکا مفصل
پس گمراہ ہوے پس نہین قادر ہوتے کسی راہ پانے پر
جواب ہمنے اپنی کتاب کبیر مین لکھا ہی مگر جو اوسمین
نہین لکھا یہان لکھتے ہین کہ جس طرح خدا کے ایفاء
وعدہ کی تاخیر مین مصالح ہوتے ہین وہی بعینہ
تاخیر کا جواب ہی پس جس طرح اوسمین خدا پر الزام
نہیں آ سکتا اس تاخیر مین جناب رسول غیر مستجاب الدعوہ
نہین ہو سکتے پھر یہ تو دعا بھی نہ تھی جسمین غیر
مستجاب الدعوہ ہونے کی دلیل ہو سکے ہان اگر حضرت
درمیان چالیس روز کے جسمین وحی بند ہوئی
تھی وحی آنے کی دعا کرتے اور پھر وحی آتی
تو آپکو موقع ہوتا حالانکہ اوسمین تاویل کی گنجائش
تھی امور خدا سے لیکن خدا کا خود اپنے وعدہ کو بعض
بدلنا بہت سی روایات مین ہی اور بعض کو ہمنے کتاب
کبیر مین لکھا ہی اور منجملہ اونکے وعدہ خدا ہی جناب
عمران سے کہ دیگا اونکو فرزند نرینہ جو نبی ہوگا پھر
عطا کرنا اونکو دختر جیسا کہ جلد ہفتم بحار اس باب مین
ہی کہ جب کہی جائے کسی شخص مین کوئی خیر اور نہ
اوسمین اور ہو اوسکے فرزند مین یا فرزندان فرزند
مین تو وہ وہی ہی جو خود اوسمین کہی گئی
محمد بن ابی طلحہ کہتے ہین کہا امام رضا علیہ السلام نے
کہ آیا لاتے ہین مرسلین جانب خدا سے کوئی چیز

پھر لاتے ہین خلاف اوسکا فرمایا ہان اگر تو چاہی
تو مین بیان کرون اور اگر چاہے تو دلیل اسکی
قرآن سے لاوٴن فرمایا خدائے عزوجل نے
ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ
لکم الایہ اے بنی اسرائیل داخل ہو اوس مین
مقدس مین جسے لکہا ہی خدا نے تمہارے لئے
تا آخر آیہ پس نہین داخل ہوئے وہ لوگ اور داخل
ہوے پوتے پروتے اونکے اور فرمایا عمران پیغمبر نے
کہ خدا نے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ عطا کرے گا مجھے
پسر جو نبی ہوگا اسی سال اور اسی مہینہ مین
پھر کہین چلے گئے اور پیدا ہوئین مریم اونکی زوجہ سے
جنکی کفالت کی زکریا نے پس کہا ایک گروہ نے
کہ سچ کہا نبی خدا نے اور کہا دوسروں نے کہ جھوٹھ کہا
پس جبکہ پیدا ہوئی مریم سے عیسےٰ تو کہا اوس گروہ
نے جو قائم رہا صدق عمران پر کہ یہ وہی ہی جسکا
وعدہ کیا تھا ہمسے خدا نے انتہی پس جبکہ ہو حال
ایسا تو مین نہین جانتا کہ منکرین استجابت دعاے
صاحب شفاعت مقبولہ بسبب تاخیر آنے وحی کے
کس وادی مین سرگشتہ ہین شاید کہ وہ لوگ اعتقاد
کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین نہ مستجاب ہونے کا حضرت
کی دعا کے خود اپنے باب مین اور نہ مقبول ہونے کا
حضرت کی شفاعت کے اپنے لئے اذ صاروا من
الذین لا تنفعھم شفاعۃ الشافعین

ولا دعاء الداعین ومن الذین یحکی اللہ
عنہم فما لنا من شافعین ولا صدیق
حمیما اسلیے کہ وہ ہو گئے اون لوگون سے جنکو
نافع نہین ہی شفاعت شفاعت کنندگان کی او
نہ دعا دعا کنندگان کی اور اون لوگون سے جنکے
باب مین خدا نے حکایت کی ہی کہ بروز قیامت کہینگے
کہ نہین ہین ہمارے لیے شفاعت کنندگان اور نہ
کوئی دوست مہربان تہہ جناب رسول خدا کی مقبول
الشفاعہ ہونے پر سائر امت متفق ہی اور یہ
ضروری دین اسلام سے ہے اور ضروریات
دین اسلام کا منکر نزدیک سب کے کافر ہی فرمایا
طبرسی رحمہ اللہ نے اس قول خدا مین اتقوا یوما
لا تجزی نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منہا عدل
ولا شفاعۃ پرہیز کرو اوس روز سے کہ کفایت نکریگا
کوئی کسی کی کسی چیز مین اور نہ مقبول ہوگا اوس سے
فدیہ اور نہ نافع ہوگی اوسکو شفاعت کہا مفسرین
نے کہ حکم اس آیہ کا مخصوص ہی ساتھ یہود کے اسلیے
کہ کہا اونہون نے کہ ہم اولاد انبیاء علیہم السلام
ہین اور آبا ہمارے شفاعت ہماری کرینگے پس
مایوس کیا خدا نے اونکو اس سے پس خارج ہوا
کلام مخرج عموم پر اور مراد اس سے خصوص ہی و یدل
علی ذلک ان الامۃ اجتمعت علی ان للنبی
صلے اللہ علیہ و آلہ شفاعۃ مقبولۃ اور دلالت

اور ابراہیم علیہ السلام کے استغفار کا بیکار جانا وغیرہ
اسکے نمونے موجود ہین [۱۴۸]

لاریب یہ بھی اک قسم کا غلو [۱۴۹]
بلکہ خدا کی خدائی کا انکار ہے [۱۵۰]

بھی وولی سب تابع خدا ہین خدا کسی کا تابعدار اور فرمانبردار
نہین ہے [۱۵۱]
نحن عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وھم [۱۵۲]
بامرہ یعملون اونہین حضرات کا ارشاد ہدایت
بنیاد ہی

کرتا ہے اسپر یہ کہ کل اُمت متفق ہی اسپر کہ جناب
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کے لیئے شفاعت قبول ہی
[۱۴۸] حضرت نے اوسکے لیئے مشروط دعا کی تھی دیکھو تم
ایمان لاؤ تو خدا بخشی جیسا تصریح مین نص کتاب کبیر مین لکھا
پس اس سے عدم استجابت دعاے انبیا ثابت کر
قرآن کو رائے سے تاویل کرنا ہی جو کفر کے برابر ہی
اور نیز مین نے دیگر شبہات کا جو ایسے نافہمون کے
دل مین خطور کرتی ہین کتاب مذکور مین قرار واقعی
دفعیہ کر دیا ہی فارجع الیہ
[۱۴۹] بلکہ انکار اسکا کفر ہی جیسا کہ بیان ہوا
[۱۵۰] بلکہ انبیا کے غیر مستجاب الدعوہ مان لینے مین خدا
کی خدائی کا انکار ہی اسلیے کہ وہ نائب خدا ہین اور
خدا وعدہ اونکی ہر دعا کے مقبول کرنے کا کر چکا ہی
اور خدا کی طرف کذب کا نسبت دینا اور جھوٹا سمجھنا
اوسکی خدائی کا انکار ہے
[۱۵۱] بوجہ اکرام ان حضرات کے وبوجہ وعدہ ہر دعا مقبول
کر لینے مین فرمانبرداری خدا کی لازم نہین آتی
[۱۵۲] یہ جملہ مخالف کلام سابق سے نہین ہوتا پھر یہ کلام
خدا ہی جسمین لفظ نحن کو اضافہ کر کے ائمہ کیطرف
نسبت دی ہی اتنی بھی تمیز نہ ہوئی کہ لفظ نحن
کی لیسبقونہ اور ھم ضمیر غائب کی ساتھ
ملانے مین عبارت غلط ہو جاتی ہی جیسا کہ ہم سابق
مین بھی بیان کر چکے ہین پھر ایسی لیاقت کا کچھ فہم

ہان یہ امر مسلم و درست ہی کہ خدا اکثر و بیشتر [۱۸۳]

اونکی دعا و التجا کو قبول کرتا ہی مگر خدا پر کسیکی حکومت نہین [۱۸۴]

یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید [۱۸۵]

اور اگر مشیت سی شفاعت مراد ہی [۱۸۶]

تو اول یہ توجیہ ظاہر عبارت کے خلاف ہی دوسرے یہ کہ شفاعت منشا [۱۸۷] پا کر ہوتی ہی اور من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ قرآن مین آیا ہی تیسرے شفاعت کا یہان ذکر نہین استشفاع [۱۸۸] درست و بجا ہی چنانچہ اوسکا ذکر آیندہ آیگا

چوتھی شکل یہ ہی کہ نہ غالیون کی طرح مالک و مستقل سمجھکر پکارین نہ مفوضہ کے مانند مختار علم اور دار و غہ جانین اور نہ مطاع الامر و المشیت سمجھین

آدمی کیونکہ قرآن و حدیث کے واقعی معانی کو سمجھ سکتا ہی

[۱۸۳] یہ بعض سنیون کا عقیدہ ہی اور اکثر وہ لوگ بھی انبیاء کو جملہ دعا مین مستجاب الدعوہ سمجھتے ہین جیسا کہ کتاب کبیر مین مجمع البحار لغت حدیث سنیان سے نقل کیا ہی

[۱۸۴] مستجاب الدعوہ ہونے مین خدا پر حکومت سمجھنا آپ ہی سے عقلمند کا کام ہے

[۱۸۵] کوئی دعا مقبول بغیر خدا کے چاہنے کے نہین ہو سکتی اسکا کون انکار کرتا ہی اور یہ حضرات خلاف مشیت خدا دعا ہی نہین کرتے

[۱۸۶] شفاعت بھی عموم دعا مین داخل ہی جب مستجاب الدعوہ سے انکار ہی تو مقبول الشفاعہ ہونے سے بھی انکار لازم آیگا اور کوئی فرق عقلاً و نقلاً ان دونون مین نہین ہے

[۱۸۷] یہ آپ کو کہان سے معلوم ہوا کہ رازداران خدا بغیر منشا پائے ہر کافر و مرتد کی شفاعت پر مستعد ہو جاتے ہین

[۱۸۸] آپ کے فتوے و اجتہاد کی رو سے تو ان حضرات سے استشفاع بھی بجا ہی جیسا کہ ہم بھی آیندہ بیان کرین گے

ذی آلہ واسطہ وسیلہ افعال خدا کا قرار دین بلکہ
یہ قصد کرین کہ خدا سے عرض کر کے اوسکی اجازت
اور حکم کے موافق کر دین باذن خدا حاجت برلائین
مثلاً اوسکی اجازت سے شفا دین مارین جلائین سو
اسکی کیفیت یہ ہی کہ افعال خاصہ مین جنکو خدا خاص
اپنے دست قدرت سے کرتا ہی کن فیکون سے ہوتے ہین
ایسا اعتقاد کرنا اور یہ سمجھکر پکارنا آرزوی محال[189] ہی

واجب کا کام ممکن[190] سے لینا

عقل سے بعید[191] ہی اور نقل[192] کے بھی خلاف ہی
نہ وہ سوال[193] کرینگے اور نہ خدا قبول کریگا

باقی اون اسباب و افعال مین جو خاص خدا کو کرنے
کے نہین بلکہ خدا اونکو بواسطہ کرتا کراتا ہی دوسرے
کے ہاتھ اور زبان[194] سے لیتا ہی

[189] سائر معجزات جوان حضرات کے ہاتھون پر
جاری ہوے وہ سائر انظار خلائق مین محال تھے
مگر اونہون نے کر دکھایا

[190] ای بے عقل انہین امور سے اون لوگون کو ہم لوگون
پر افضلیت ہی ورنہ ہم اور وہ یکسان ہوتے
اور سائر معجزات مین اوسی ممکن نے بقوت مفوضہ
الٰہیہ واجب کا کام کیا ہی بلکہ جناب رسول نے
جناب امیر کو ایک وقت مین بہت سے مُردون
کے زندہ کرنے کو بھیجا جیسا کہ مین نے کتاب کبیر مین
لکھا ہی پس یہ الزام خود اونھین حضرات پر ہی

[191] عقل گمراہ ہی [192] لعنة اللہ علی الکاذبین

[193] ہزار ہا بار سوال کیا اور خدا نے قبول کیا اور جب
کرتے ہین خدا قبول کرتا ہی

[194] اونھین کے ہاتھ اور زبان سے خدا نے اپنے خاص کام لیے
اور لیتا ہی اور ہمیشہ لیگا

اس طرح کی مدد چاہنا امر ممکن ہی طلب محال نہین
اور اذن[195] بھی ہوسکتا ہی

[195] آپکے اعتقاد کے موافق تو ایسی مدد خادم سے بھی لیتا ہی اون حضرات کی تخصیص کیا ہوئی

لیکن چونکہ یہ کام خدا کے کام ہین[196]

[196] جناب عیسیٰ کا ماذون ہونا مُردے زندہ کرنے اور خلق طیر اور شفاے بیماران وغیرہ مین جو امور خاصۂ خدا ہین قرآن مین ہے اور آپ نے خود اوس آیہ کو ذکر کیا ہی اور یہی حال کل انبیا کا ہی پھر عدم اذن ان امور مین ہمارے حضرات کو جو اونسے بدرجہا اشرف و افضل ہین آپ ہی سے بافہم کے موافق ہی

اوسی سے عرض معروض کرنا دعا مانگنا تو راہ کی[197]
بت ہے

[197] خدا کے نائب سمجھکر انسے مانگنے مین بے راہی کیون ہی چونکہ جانتے ہین کہ یہ امور عظیمہ ہین اور ہم گنہگار ہین رسائی ہماری خدا تک نہین ہی انکو وسیلہ قرار دیتے ہین یہ سمجھکر کہ جو وہ دعا کرینگے لامحالہ مقبول ہوگی نہ یہ کہ اونکو قادر مطلق سمجھتے ہون

چاہے خدا اپنے دست قدرت سے کرنے[198]

[198] دست قدرت خدا سے ید اللہ مین یہی حضرات ماؤل ہین کہ خدا بغیر انکے وسیلہ اور سبب کے کسی کو کچھ دیتا ہی نہین

چاہے اپنے اولیا انبیا سے یا ملائک یا جن
انس[199] وغیرہ سے

[199] خدا تو قادر ہی کہ اپنی ضعف خلائق یعنی مکھی اور مچھر سے بھی کرادے مگر عموماً لوگ عادتاً حکام دنیا سے بھی اونکے محبوب ترین کا وسیلہ ڈھونڈھتے ہین

جاری

ما شاء اللہ کلما ہر باب دامن الحمید سوال کرے حضرت سے جو چاہتا ہو کہ عطا کریگا خدا جو چاہی ہے اور طلب حاجت ایک کی دوسرے سے باوجود علم کہ ... رسالہ ...

[۲۰۰] اگر اون حضرات سے التجا کرنے مین تاویل کی ضرورت ہوگی اور تو کچھ بن نہین پڑتا سبب کا قصد کرین مظہر العجائب سمجھین

[۲۰۲] مظہر العجائب شہ جانین سے مظہر ہین وہ صفات خدا کے خدا نہین ✦ اللہ سے جدا ہین ولیکن جدا نہین

[۲۰۳] پس قول قائل ع یا مری درد کی دوا بھیجو ✦ یا مجھی کو کربلا بلا بھیجو ✦ حقیقی شافی سمجھکر کہے تو صحیح نہیں کہ شافی ورزاق ومغنی وخالق ودافع البلیات

اور یہ بھی معلوم ہی کہ ان حضرات سے زیادہ خدا کا کوئی محبوب نہین ہی اور جسکو خدا سے زیادہ خصوصیت ہوگا وہ عقلاً ونقلاً قادر تر سمجھا جائیگا

[۲۰۰] جب ہم اونکو قادر مطلق سمجھتے ہی نہین تو تاویل ہی زبان پر جاری ہو یا نہو

[۲۰۱] مظہر العجائب تو اوسکی تمام خلقت ہی تا اینکہ کلاب وخنازیر شاعر کہتا ہے ع کدام برگ درخت است اگر نظر داری ✦ کہ سر صنع الہی درونہ مکنون ہست ✦ اگر افاضل خلائق کو سمجھا تو کیا خوبی ہوئے

[۲۰۲] مظہر العجائب ہونا اون حضرات کا سائر زیارات سے لفظاً ومعناً اور سائر معجزات سے فعلاً ظاہر ہی بلکہ اسوقت بھی اونکے قبور مقدسہ سے جو عجائب ومعجزات ظاہر ہوتے ہین وہ کسی پر پوشیدہ نہین لیکن اونکے زمانہ ظہور مین جسطرح اونکے عجائب کو اشقیا نے سحر سے تعبیر کرکے انکار کیا اس زمانہ مین بھی اونکی بھائی بند بہت انکار کرنے والے موجود ہین.

[۲۰۳] امر مسلم فضائل ائمہ وہ حضرات کل مخلوقات وسائر اشیا کے حاکم وامام ہین اور سب پر حکمران ہین اور مرض بھی ایک مخلوق ہی سائر مخلوقات سو وہ بھی اونکا تابع ہی اسیطرح سائر مخلوقات ہی جو اونسے تمرد کرے اوسکو بغلبہ وقہر مغلوب کرسکتے ہین اور قادر ہین ہر بلا کے دفع پر اور وقت ارادہ غالب ہین کل اشیا پر پس اوس شاعر مخلص نے ایسا ہی سمجھکر کہا ہی نہ قادر مطلق

جابجا حصر کے ساتھ [۲۰۴] اپنی ذات پاک کو فرماتا ہے

ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین ہو الذی یطعمنی ویسقین واذا مرضت فہو یشفین والذی یمیتنی ثم یحیین حضرت ابراہیم کی زبانی آیات قرآنی ہین اور اقل درجہ مفاد اونکا یہ ہے کہ دوسرے کو حقیقی خالق ورازق اور شافی ومحیی نہ جانے بلکہ سبب ثانی جیسے طبیب ارباب شفا اور ولادت کا ذریعہ اور سبب ہین [۲۰۵] اور منعم اور آثار روزی کا حیلہ اور وسیلہ

اور انی اخلق لکم من الطین کہیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم مین اول تو [۲۰۶] وہی مجازی فاعلیت مراد ہے بار بار باذن اللہ کی لفظ فرمائی ہے

سمجھکر پھر ہمارے درد سے وہ حضرات دردمند ہوتے ہین اور لائق طلب شفا ہین اور ہر درد کی دوا ہین مگر منکرین کے لیے کہ واسطے اون کے سبب مرض قلوب ہین دنیا مین اور باعث عذاب ہین آخرت مین

[۲۰۴] اگر خدا اپنی قدرت کسی مخلوق کو تفویض کرے تو اس سے حصر مین فرق نہین آسکتا

[۲۰۵] ان حضرات کو بھی سبب ہی سمجھتے ہین لیکن مثل سبب طبیب کے شفا مین اور سبب منعم کے روزی مین نہین سمجھتے کہ وہ ظنی ہی اور قابل اعتماد نہین اور انکا سبب یقینی اور تیر بہدف سمجھتے ہین

[۲۰۶] وہی مجازی فاعلیت ائمہ علیہم السلام مین بھی مراد ہوتی ہی جسکو آپ تسلیم کرتے ہین

دوسرے یہ معجز نمائی ہے اور معجزہ فعل خدا ہے

تو یہی فعل خدا جناب عیسیٰ کی زبان
جیسا کہ آپنے بیان کیا اور ہمارے
چند زیادہ اونسے اور زیارت جامعہ کبیرہ مین ہے
امرہ الیکم یعنی امر خدا طرف تمہارے اہلبیت کی ہے اور
یہی باعث ہے کہ ان حضرات نے ہر چار امور مذکورہ
آیہ وغیرہا کو شیعون کے جسکے ہاتھ پر چاہا جاری کرادیا
اور اوسی ممکن نے بقوت موہوبہ واجب کا کام
اونکے لوگون کو تفویض کیا چنانچہ حذیفہ نے صورت
طائر مین ہو کر پرواز کیا اور حجر اور شجر نے اونسے
وعمار سے کلام کیا اور عمرو بن حمق خزاعی مصاحب
امیر المومنین نے زمین گیر و نابینا پر ہاتھ پھیرا اور دونون
نے شفا پائی اور امیر المومنین کا نام زہر دار کھانے
پر اصحاب نے پڑھکر کھایا اور زہر نے اثر نہ کیا اور
دعائے سلمان سے کوڑے اژدہے ہو کر اونکے
مارنے والون کو نگل گئے اور مُردون نے اون سے
ونیز قنبر و دیگر اصحاب امیر المومنین وائمہ سے کلام
کیا اور خباب بن ارت کی دعا سے اونکی غل و زنجیر
گھوڑا ہوگئی جسپر وہ سوار ہوے اور تلوار ہوگئی
جسکو ہاتھ مین لیا اور بتعلیم جناب صادق علیہ السلام
ایک عورت نے نماز پڑھکر اپنے فرزند مردہ کو زندہ کیا
اور رُشید ہجری بتعلیم امیر المومنین عموماً اخبار غیب
بیان کرتے تھے اور ویسا ہی ہوتا تھا اور امام
زین العابدینؑ نے سلیمان بن عیسیٰ کو ایک درہم

کہ اونکے

و ایک روٹی دی جسکو وہ مع اپنے عیال کے
چالیس برس تک کھایا کیے اور خرچ کیا کیے
اور ابو نمیر کو مُہر کر کے ایک پتھر دیا اور فرمایا کہ ہر حاجت
اپنی اسی سنگ سے طلب کیا کر پس برابر وہ سنگ
وقت طلب باعجاز امام حاجت بر آری کیا کیا
اور غیبت صغریٰ مین سفرا اربعہ کے ہاتھ پر برابر
معجزات امام زمان جاری ہوا کیے اور زمان ظہور
مین عموماً شیعون سے عجائبات ظاہر ہونگے اور وہ
لوگ پانی پر چلین گے اور سائر وحوش و طیور بلکہ
ہر چیز اونکے مطیع ہوگی جیسا کہ احادیث مین ہے
بلکہ سنہ ۶۱۰ھ بصرہ مین چند صوفی اہل سنت کے
ایسے تھے جو آگ مین داخل ہوتے تھے اور
سانپ پکڑتے تھے اور امثال سے ان امور کی شیعون
پر فخر کرتے تھے کہ اوسی سنہ ۶۱۰ھ مین امام زین العابدین
علیہ السلام نے بعض عوام شیعہ جزائر کو خواب یا بیداری
مین ایسا ستر تعلیم فرمایا جس سے وہ بھی اون اعمال
غریبہ کو کرنے لگا بلکہ جسکو وہ تعلیم کرتا تھا وہ بھی
کرنے لگتے تھے اور بکرر یا علیؑ بن الحسین کہکر
آتش افروختہ مین گھس جاتے تھے اور نظرون سے دیر تک
غائب ہو جاتے تھے پھر شعلہ بجھ جاتا تھا تو کپڑون کو
جھاڑتے نکل آتے تھے درحالیکہ آتش عظیم گرد اونکے
روشن ہتی تھی چنانچہ علامہ محدث سید نعمۃ اللہ جزائری
اپنی چشم دید اسکو زہر الربیع مین لکھتے ہین اور اس

آرے یہ سمجھکر کہنا کہ باذن خدا سبب صحت وشفا [۲۰۸]
اور ذریعۂ دفع بلا ہون مضائقہ نہین
اگر خدا چاہے [۲۰۹] گا اور مصلحت جانے گا
تو بشرط اونکی [۲۱۰] استدعا کے ہو سکتا ہی
اور مثل عیسی روح اللہ کے علی ولی اللہ مظہر ان
افعال ور مصدر ان اعمال کے ہون [۲۱۱] ممکن ہی
لیکن انصافاً نہ یہ اعجاز طلبی ہی اور اعجاز طلبی کے لیے

قسم کی صدہا معجزات ائمہ علیہم السلام کے اونکے
شیعون کے ہاتھ سے جاری ہوے جو کتب معتبرہ و
امامیہ مین مندرج ہین اور اگر مجتہد صاحب کو اوسمین
اشتباہ ہو تو مین اون کتب معتبرہ و مستند اولی العلم
کا نام و نشان بتلا دون فقط بخیال اختصار یہان
تصریح نہین کی گئی اور بعض اس قسم کی معجزات مین نے
رسالہ غرائب الائمۃ فیما صدر من عجائبھم
علے ایدی الامۃ مین یکجا کیے ہین شاید آیندہ
بتائید خدا و مدد ائمۂ ہدی علیہم آلاف التحیۃ والثنا
ترجمہ ہو کر شائع ہون

[۲۰۸] سبب ہی سمجھتے ہین مگر نہ مثل طبیب کے جیسا کہ آپ
سمجھتے ہین

[۲۰۹] جس امر کو خدا نہین چاہتا اور جسمین مصلحت نہین
جانتا اوس سے یہ واقف ہین اوسمین دعا ہی نہ کرین گے
پس قید ان دونو امرون کی حماقت وسفاہت ہی

[۲۱۰] جس امر کو خدا چاہتا ہی اور مصلحت جانتا ہی اوسمین
بشرط ہماری استدعا کے بھی ہو سکتا ہی اون حضرات
کی تخصیص کیا ہوئی

[۲۱۱] مُظہر بفتح تو ہم بھی ہین بلکہ یہ مُظہر آیات بضمہ و
صاحب دلالات و معجزات ہین جانب خدا سے والا ہم
اور وہ برابر ٹھہرتے ہین

۲۱۲ موقع اور مقام ہے سے ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مقامے دارد

۲۱۳ اس قسم کی استعانت کی عام اجازت کا ثبوت بہت دشوار ہے

۲۱۴ اور اسمین تو شک ہی نہین کہ سیرت سلف صالح اور رواج اکابر دین کے خلاف ہے

حالانکہ وہ لوگ اون حضرات کے مقامات سے ۲۱۵ اعرف تر ہین

بلکہ زمانۂ حیات معصومین معصومین سے اس قسم کی ۲۱۶ استعانت کرتے

کہ حیات اور امامت کے زمانہ کو بہر حال وفات ۲۱۷ اور ممات پر شرف ہے

۲۱۸ خلاصۂ کلام اس قسم کی استعانت مخالف سیرت و خلاف احتیاط ہے

۲۱۹ خصوصًا بالفاظ استقلال استعانت مین زیادہ تہمت ہے

اسلامی تعلیم اسی کو چاہتی ہے کہ جسقدر قول و فعل

۲۱۲ ہر دشواری و مشکل اوسکا موقع ہے و الا خدا سے بھی یہ اعجاز طلبی خلاف موقع ہوگی جو آپکے بھی خلاف ہے

۲۱۳ بہت سہل ہے تقولون با فواہکم ما لیس لکم به علم و تحسبونه هینا و هو عند الله عظیم

۲۱۴ نہین ہے سیرت سلف صالح و رواج اکابر دین اجتہاد و رائے سے معلوم نہین ہوتی کتب احادیث و مزار کو دیکھو تو آیہ لعنة الله علی الکاذبین یاد آجائے

۲۱۵ لفظ اعرف کی ساتھ لفظ تر کیا تری ثابت کر رہا ہے

۲۱۶ بارہا کی ہے لیکن اگر کور باطن اپنی کوری کو بجھتے تو معالجت کرتے

۲۱۷ اون کی حیات و ممات یکسان ہے پھر استغاثہ امام زمان سے اب بھی قولًا و عملًا جاری و ساری ہے اور منقول و معمول ہے

۲۱۸ خلاصۂ کلام اس قسم کی استعانت سے انکار مخالف اہلبیت و ضلالت ہے اور منکر کو امامیہ مین سمجھنا خلاف احتیاط ہے

۲۱۹ جبکہ کوئی جاہل سا جاہل بقول آئیدہ تمہارے اونکو قادر مستقل سمجھکر ایسی استعانت نہین کرتا تو دفت کا خیال حماقت ہے

مسلمانوں کا شرک گو کیا بوسے[٢٣٠] شرک سے بچارے مشرکین سے تشبیہ بھی نہو

صحیفہ کاملہ و جوشنین صغیر و کبیر اوراد جبۂ زاد المعاد وغیرہ دیکھیے چشم بصیرت ہو دعای سحر یا مفزعی[٢٣١] کافی ہے

اور قصص و حکایات جو کتب مناقب[٢٣٢] اور معجزات مین درج ہین

اور مرثیون مین[٢٣٣] لنظم ہوے اونسے عقائد دین اور مسائل فقہ قائم نہین ہو سکتے لیکن اس سے ہمارا یہ مطلب نہین کہ یہ مضامین غلط ہین نہین نہین ایسا ہوا ہو تو عجب نہین چارده معصوم قدرت[٢٣٤] خدا ہین

بلکہ مقصود یہ ہے کہ عقائد کے واسطے احادیث[٢٣٥] متواترہ

جبکہ[٢٣٠] ہم اس قسم کی استعانت پر مامور ہین اور شبہہ الفاظ استقلال دفع ہے تو تشبیہ شرک یا بوسے شرک سمجھنا تشبیہ اعتقاد خوارج و نواصب ہے

یہ چیزین[٢٣١] اوسوقت کافی ہین جب متابعت قول خلفاے خدا کرے نہ جبکہ بمقابلہ اونکے احکام کے مثل قائل حسبنا کتاب اللہ کے اجتہاد کرے

اکثر[٢٣٢] اخبار کتب مناقب و معجزات اہلبیت سے ماثور ہین یا احادیث ماثورہ اونکی مؤید ہین اگر اونسے عقائد دین قائم نہون تو کسی کتاب حدیث سے نہ ہونگے۔

جن مرثیون[٢٣٣] مین حدیث نظم ہین وہ بھی مثل حدیث حجت ہین

اوسی[٢٣٤] قدرت خدا سے آپ کو استعانت مین عار و کراہت ہے

اگر[٢٣٥] آپ ہماری کتاب کبیر کو بنظر انصاف و تصدیق ائمۂ معصومین علیہم السّلام دیکھینگے تو ہر طرح استغاثہ و استعانت کو ہر حالت مین تسلیم کرینگے والا ائمہ علیہم السّلام آپ کی پروا نہین رکھتے اونکے پکارنے والے ہر حال مین ہم لوگ کچھ کم

۲۲۶
اور نصوص قرآنی درکار ہین اور مسائل فقہ کے لیے
حدیث صحیح و خبر معتبر کار آمد ہوتی ہی نہ ہر روایت یا حکایت
گدائی اور قول و فعل زید و عمرو اور سے فضائل و مصائب کے
واسطے ایسے روایات کافی و لبس ہین
۲۲۷
اور قطع نظر صحت و ضعف کے صاجوبہ واقعات
معجزات مین ہدایت فقہ اور تعلیم مسائل نہین کہ
قصہ جہاز شکستہ ہم بھی احیاء اموات کے لیے پکارے گئے
اور اسود کی روایت دیکھکر کسی مقطوع الید کے ہاتھون
کے ملانے کے لیے بلائین اور قصہ قیس ہندی
یا روایات دشت ارزن پڑھکر کسی جنگلی شیر یا شہری
۲۲۸
درندہ کے دفع ضرر
کے واسطے شیر خدا کو پکارین سعد اہ اوسکی تک
رہا ہون دیر سے ÷ جس نے سلمان کو چھڑایا شیر سے ÷
پڑھین گو اونکا آنا بھی ممکن اور چھڑانا بھی ممکن
۲۲۹
بلکہ آتے بھی ہین اور چھڑاتے بھی ہین

نہین ہین مگر در صورت عدم تو بہ بعد موت آپ نا سف
ہونگے جو تا ئسف بیکار ہوگا اور اگر وہان پکارینگے
بھی تو اونکے کلاب بھی آپکے پاس جائینگے
۲۲۶
جو دو آیہ ہندسہ ۹۹ مین مذکور ہین وہ دلیل واضح ہین
اس مطلب پر

۲۲۷
قطع نظر صحت و ضعف کے صاجوبہ ہدایت فقہ و تعلیم
مسائل نہین جو محتاج نقل ہون بلکہ یہ اصول دین سے ہین
جنمین عقل سلیم سے استدلال ہوتا ہی بس وقت خوف جان
نافہمی سے استعانت مین زہد نہ کرین ورنہ مشخص
بنکر جان نہ دین

۲۲۸
جو خر آپ کا مقلد ہوگا وہ اس حال مین جان عزیز
اپنی عدم استعانت مین آپ پر قربان کریگا والا
اس حال سے زیادہ اور کون وقت شدید تر ہوگا
جسمین پکارے گا پھر شیر کو تو خادم بھی دفع کرسکتا
ہی اور موافق آپکے فتوے کے ایسی استعانت
امیر المومنین سے جائز ہی مگر روگردانی اوس جناب سے
باعث ہوئی کہ یہان اوسکو بھی نادرست قرار دے
رہے ہین

۲۲۹
مین تصدیق کرتا ہون کہ کسی جنگلی شیر کے دفع ضرر

...کو ایسی استدعا کرنا مناسب ہے یا نامناسب ہی خصوصاً بیشی
...ندات کے وقت استعطاف حکام کے لیے سوظاہر ہے
...یہ بات محل کلام ہی اور سخت نازک مقام ہے
...خصوصاً یہ سمجھ لینا کہ وہ معین حقیقی[۲۳۰]

[۲۳۱] ...اور سمیع و بصیر

[۲۳۲] ...روشن ضمیر کیونکہ جرأت ہوسکے

سے لیے شیر خدا کو پکارنا باوجود اقرار امکان آپ نے
اور مجتہدانے اوس جناب کے تمہاری وضعداری
اور اوس جناب سے روگردانی اور انحراف کی بالکل
خلاف ہی مگر ہم اس صبر ناشایان سے تمہاری بہت
ہی شادان و فرحان ہین کہ ایک منکر استعانت
شیر یزدان عدم استعانت مین لقمہ شیر بیابان
ہوجائیگا فقط اتفاق کی دیر ہے

[۲۳۰] شیر سے تو آپ کا خدمتگار بھی بچا سکتا ہی پھر اسمین
معین حقیقی کا خیال مثل اسی کے کہ اپنے خادم کے
پکارنے مین بھی یہی خیال کرین اور خود آپ کے
فتوے کے خلاف ہوا جاتا ہی یہ تو خدا کا کام ہی نہین
مگر اسمین بھی آپ کو اب استعانت سی عار ہوگیا لیکن
اس سے ماقبل کے امور مین اگر یہ شبہہ ہوا ہی تو جو لوگ
عموماً فریاد و استغاثہ کو حضرت سے مباح بلکہ مستحب
جانتے ہین وہ یہ بھی جانتے ہین کہ یہ حضرات معین حقیقی
نہیں ہین آپ کے اس بیہودہ کلام کا اثر اونکی قلوب پر
نہین ہوسکتا پس آپ کی سعی غیر مشکور ہے

[۲۳۱] وہ حضرات مثل کف دست تمام دنیا کو دیکھتے ہین اور
سب کی آواز سنتے ہین اور احادیث کثیرہ اسکی
ہے جسے کتاب کبیر مین نقل کی آئین اور انکار اوسکے
دلیل بے بصارتی ہی ومن لم یجعل اللہ لہ نورا
اور وہ شخص جسکو نہین قرار دیا خدا نے واسطے اوسکے نور
فما لہ من نور
پس نہین ہی واسطے اوسکے نور ہے

[۲۳۲] روشن ضمیری سی اون حضرات کے انکار بھی بسبب کور دلی

اورنا دعلی مین رسول سے خطاب ہی ہم سے ارشاد نہین

دوسرے اوسمین ہونا سے اعانت فی الشدائد مقصود ہے صحت وشفا مراد نہین

گے ہی اس باب مین بھی احادیث کثیرہ کتاب کر
مین مذکور ہین فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ
دلون مین اونکے مرض ہے پس زیادہ کیا خدا نے
مرضا ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون
اونکے مرض کو اور واسطے اونکے ہے عذاب درد ناک بسبب اسکے کہ تھے جھوٹ کہ
ہرچند انکار استعانت امیرالمومنین مین درپردہ
خداہی کی استعانت سی انکار ہی مگر اس تقریر نا ہموار کا
نتیجہ یہ ہی کہ آپ دوسری راہ سے اصل توحید خدا
کی منکر قرار پاوین کیون حضور فاعلم انہ لا الہ
پس یقین کر کہ نہین کوئی معبود
الا اللہ اور قل ھو اللہ احد مین آپ سے
مگر خدا کہہ وہی اللہ ایک ہے
ارشاد ہی یا رسول سے دیکھیے پھر توحید کا دعوی
نہ کیجیے گا لیجیے تقلید صنمی قریش آپ کو مبارک ہوا
وقت نماز بغل مین مبت دبانے سے بھی عذر کا موقع
نہ ہا شکر خدا کا کہ امیرالمومنین کو ترک کرکے نہ خدا کی
ملا نہ عوام مین اجتہاد کے قابل باقی رہے سنیون
جائین گے تو وہ بھی دھتکار دینگے کسیطرف کے نہ
یا خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے
حضور کو یہ لکھنا ضرور تھا کہ کس دلیل سے مرض کو شدائد
مین نہ سمجھین خصوصًا نوائب نائبہ کی جمع ہی اور اوسکے
معنی صراح تک مین مصیبت کے لکھے ہین پس کیا کسی
لغت یا قرآن یا حدیث یا کسی شاعر جاہلیت کے کلام
یا عرف یا قیاس سے امراض کو شدائد ومصائب مین
داخل نہین سمجھتے ضرور ارشاد ہو گو آپ مجتہد جامع
الشرائط ہین آپ کا قول ہی حجت ہی یہی کہدیجیے کہ ہمارے
لیے یہی ہی تعمیل اوسکی بہرحال واجب ہی لیکن منا

اگر یہ کہدیجیے کہ اسمین مرض سے اسلیے مراد نہین ہو سکتی کہ جناب رسول وقت ندا مریض نہ تھے لیکن پھر بھی ہم آپ کو سہل سے چھوڑ نہ دینگے بلکہ کہینگے کہ یہ ضرور نہین ہی کہ مستعین الیسی ہی مستعان سی طلب مدد کرے جو محض اوسی کی حالت موجودہ مین اعانت کر سکے بلکہ جس سے ہر طرح کی اعانت کی امید ہوتی ہی اوسکو سائر خلق اور سہل مین بھی عادۃً ترجیح دیتی ہی چنانچہ یہی باعث ہی کہ باوجود امکان ملائکہ سے جناب رسول نے اوسوقت استعانت نہ کی بلکہ جناب امیر المومنین کو جو دفع سائر شدائد و مصائب پر اونسے قادر تر تھے ترجیح دیکر تخصیص کی اگر آپ اس دلیل واضح کو نہ مانینگے تو ہم امام محمد باقر علیہ السلام کا حالت بخار مین ہمیشہ اپنی جدۂ طاہرہ فاطمہ زہرا کا پکارنا روضۂ کافی سے بیان کرینگے اگر آپ اوسمین ضعف یا ارسال یا وحدت وغیرہا کا نقص لگائینگے تو اشکال اوسکی تہمت مین سوا اقرار کے آپ کو فرار دشوار ہوگا لیکن ایک بات کہدیجیے گا تو پھر سوا سکوت کے ہمکو چارہ نہوگا کہ قول فعل رسول ہمارے نزدیک بخاری و مسلم وغیرہما سے حجت ہی ہم دوسرے کے قول و فعل کو حجت نہین مانتے اور نہ شیعون کی کتابون کو حق جانتے ہین تھوڑی ہی سی بات مین قصہ تمام ہی زیادہ طول

پانچوین صورت یہ ہی کہ توسل و تشفع کرے اپنا وسیلہ اور ذریعہ اور واسطہ اور شفیع سمجھکر اون مقربان درگاہ باری کو پکارے کہ یہ حضرات دربار خداوندی مین ساعی[۲۳۵] کار سفارشی ہون کہ قاضی الحاجات ہماری حاجت برلاوے اور مجیب الدعوات دعا قبول کرے شافیِ مطلق شفا بخشے رزاق برحق روزی پہونچاوے یہ صورت بحکم خبر صحیح بے شبہہ صحیح اور درست ہے مگر عرفا اسکی بھی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ مراد شفاعت اور توسل ہو اور الفاظ استعانت حقیقی اور قدرت استقلالی کے بولے کہ تم دو تم کرو یا مثل انکے اسی قسم سے اور لفظ بولین جنسے اونکا خود مختار ہونا ان افعال مین اور مستغیث کا اونکو مستغاث حقیقی جاننا ظاہر ہو اس صورت مین ظاہر الفاظ کی وجہ سے ایک گونہ اشکال ہوتی ہی محل اشتباہ اور راغرا بالجہل کا کھٹکا ہے لیکن چونکہ قصد ظاہری معنون کا نہین ہی اسلیے یہ صورت بھی ہمارے علما کی نزدیک جائز ہی ناجائز نہین[۲۳۶] ہے

دینے سے کیا فائدہ

[۲۳۵] ترکیب بہت مناسب ہی خصوصًا لفظ سا[عی] کے ساتھ لفظ کار کا رنمایان ہی

[۲۳۶] یہ کلمہ حق خدا نے آپ کی زبان سے کہلو[ایا] اور موید ہے اسکا جو اسی رسالہ کی صفحہ ۱۲ ۱۵ مین ہی پہلی شکل یہ ہی کہ معین حقیقی اور [ش]و رازق اور مالک و خالق جانکر پکارے لیک[ن]

دوسری صورت یہ ہی کہ صاف صراحۃً
توسّل اور تشفّع اور توجّہ کے الفاظ بولے لفظًا
ومعنًی بوسیلہ اور واسطہ اور شفیع قرار دے انکا
توجّہنا واستشفعنا بک یا امیر المؤمنین
کہے جیساکہ درود طوسی و دعاے توسّل وغیرہ
مین لکھا ہی اور کتب ادعیہ مین وارد ہوا ہی اور
وسیلۃ السائلین مین ہم نے اوسکا ترجمہ اوتار کر
دکھایا ہی یہ بہتر اور انسب ہی

خاتمہ اور اگر خدا کو پکارے اوسی سے استعانت
کرے مدد مانگے اور اون حضرات کا واسطہ دے
اسمار پنجتن پاک کو وسیلہ گردانے المسمی بعقد المعصومین

مین جانتا ہون کہ کوئی جاہل سا جاہل بھی جن
مسلمان اس قصد سے شاید نہ پکارتا ہوگا صوفیہ
علولیہ اور غالیون کا ذکر نہین انتہی اور حقیقی
شیعہ امام سے استغاثہ و استعانت کرتے ہین
واقعی اونکو تاہ بمطلق نہین سمجھتے جیساکہ آپنے
اسکی تصدیق و علماء کے نزدیک جائز ہونا بیان
کیا مگر بمفحواے یقولون ما لا یفعلون کبر
مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون
دشمنی نزدیک خدا کے یہ کہ کہو جو کر نہین کرتے
اسپر عمل آپ کا نہین ہی ورنہ عموم استعانت
مین شرک و غلو جا بجا نہ لکھتے اور بمقابلہ النصوص
اس باب مین اجتہاد نہ کرتے

اگر صناعی مین مثل بیان کے آپکے دست ناحق پرست
نے وہان بھی لغزش کی ہوگی تو ولی کی جگہ
شیطان کا ترجمہ اوترا ہوگا

المظلومۃ الزھراء الحی بدم الحسین المظلوم الشہید کو بلا[۲۳] شلا کہے یا جلال علمدار یا جمال اکبر ذی وقار کا واسطہ دیکر بلا واسطہ[۲۴] خدا سے کہے تو سب اعلیٰ و بہتر[۲۵] ہے

حتی کہ اون امور مین بھی جنمین ارواح طیبہ سے استعانت[۲۶] منقول و معمول ہی

[۲۳] بکر بلا چاہیے ظاہرا کاتب کی غلطی ہے

[۲۴] بلفظ شلا سے ترکیب ناشائستہ ہی خصوصا واسطہ دیکر بلا واسطہ اصطلاح مناسب تہا کہ شلا جلال علمدار یا جمال اکبر ذی وقار کا واسطہ دیکر خدا ہی سے کہی

[۲۵] یہ آپ کے اجتہاد آیندہ کے خلاف ہی بلکہ موافق اوسکے یہ ہی کہ خدا سے خدا ہی کا واسطہ دیکر کہے تو اور زیادہ اعلیٰ ہے

[۲۶] الحمد للہ کہ خدا نے کلمۂ حق یعنی منقول و معمول ہونا استعانت کا آپ کی زبان سے جاری کرا دیا پہر کیون آپ بکمال شدت انذار الناذرین صفحہ ۲ سطر ۲ مین ارغام فرماتے ہین (اور اگر یا علی مدد اور یا امام جعفر صادق یا حضرت عباس وغیرہ الفاظ سے یہ مطلب ہو کہ یہ حضرات اللہ کے حکم سے کردین یا اسے عرض کر کے ہماری مدد کو ہوجین امداد کرین تو علاوہ مضامین بالا کے اول تو فقط اون کامون مین جو کام خدا بو اسطہ بھی کرتا ہی اس دل کی صحت ممکن ہی نہ مطلقا تاہم سیرت سلف صالح کے خلاف ہی اس قسم کی استمداد و استعانت ارواح طیبہ سے منقول نہین ہوئی زمن معصومین مین صحابہ ائمہ و خواص و عوام شیعہ مین یہ مروج ہو معلوم نہین ہوا

۲۴۳ معمول ہی اکثر و بیشتر بلکہ ہمیشہ ایسا ہی کرے
تو اور اوٹے ہی گرتے پڑتے اور اٹھتے بیٹھتے
بھی یا علی کے بدلے علی اعلیٰ رب العلیٰ اکو پکارین
۲۴۴ اور ابتداے طعام مین بھی یا امام جعفر صادق ع

کے عوض بسم اللہ کہین تو شک نہین کہ اعلیٰ
۲۴۴ یہی رسول کی سنت

۲۴۵ ائمہ کی ہدایت ہی

۲۴۶ اسلامی سیرت ہی توسّل کی یہی عمدہ عبارت ہی

انتہی) پھر تاکید اسکی جابجا اوس رسالہ مین
ونیز رسالہ یا علی مدد مین بہت جگہ پر ہی اور اصل
امر یہ ہی کہ فی الواقع آپ نے شیعہ مین ضعفاے
امامیہ کو اپنے عقائد باطلہ سے گمراہ کرنا چاہی ہین
لیکن اگر ظاہر بظاہر پیروی کیجیے تو بہت کچھ
منفعت کی صورت ہی دونا وکی سواری مین دنیا
وآخرت دونو برباد ہوتی ہی

۲۴۳ یعنی خلاف نصوص ہمیشہ کیا کرے اور جواب
اسکا بتفصیل آتا ہی

۲۴۴ ابتداے طعام مین نام لینا ان حضرات کا مانع
نہین ہی خداے عز وجل کے نام لینے کا اور
حدیث صریح ان کے نام لینے کی تفسیر امام سے
ہمنے کتاب کبیر مین لکھی ہی فارجع الیہ

۲۴۴ یعنی رسول کی سنت بھی یہی ہی کہ مقابلہ نص و منقولات مین اجتہاد
کریں اور ترکیب ماثور مین تحریف کریں جیسا کہ سیاق سے ظاہر ہے
۲۴۵ یعنی نیز ائمہ کی بھی ہدایت ہی کہ بمقابلہ نص ایسے
مقام پر اجتہاد اولیٰ ہی
۲۴۶ یعنی اسلامی سیرت بھی یہی ہی کہ قیاس کو جائز سمجھتے
ہین چنانچہ سنیون مین عموماً قیاس جائز ہی
جنکی مجتہد صاحب پیروی کرتے ہین اور جواب
اسکا ہم عنقریب لکھتے ہین

قال ربکم ادعونی[۲۴۷] استجب لکم مین اسکی دعا کی ہدایت ہی

اسی طرح کی ندا کے لیے فلنعم المجیبون مین اجابت[۲۴۸] کی بشارت ہی

[۲۴۹] اسی طریقہ کی قرآن وحدیث مین عموما تعلیم و تلقین ہے

[۲۵۰] یہی طریقہ مصداق ہدایت ایاک نعبد وایاک نستعین ہے

[۲۵۱] یہی طریقہ ادعیۂ منقولہ مین غالبا برتا گیا ہی اور زمن معصومین مین شائع وذائع رہا یہی طریقہ علما وصلحا مین دائر

---

[۲۴۷] اس آیہ سے استغاثہ کو ائمہ علیہم السلام سی مخالفت نہین ہوا اسلیے کہ ہم بکثرات بیان کر چکے کہ انکو قادر مطلق سمجھکر کوئی نہین پکارتا بلکہ مقصود وہی استشفاع ہوتا ہی

[۲۴۸] بغیر توسل و ذریعہ ان حضرات کے کسی دعا مین اجابت کی بشارت نہین اور استغاثہ ان حضرات سے ایک طریقۂ توسل ہی جو سیرت اہلبیت اور انکے خواص و عوام مین ہمیشہ جاری رہا اور اب بھی جاری ہی

[۲۴۹] استغاثہ بھی عموما قرآن وحدیث و سیرت سب طرح سے ثابت ہی ہماری کتاب کبیر دیکھو تو معلوم ہو اور اجمالا اسم اس رسالہ مین بھی بیان کر چکے

[۲۵۰] استحباب استغاثہ و استعانت مین ان حضرات سے اس آیہ مین مخالفت نہین ہی کہ استغاثہ انسی عین خدا سے استغاثہ ہی اور ہم عموما ہر حال مین اور ہر امور مین جسطرح آیہ قل للہ الشفاعۃ جمیعا
کہہ واسطے خدا کے ہے شفاعت سب
مین شفاعت کا حصر خدا ہی مین ہی مگر جناب رسول ماذون و مقبول الشفاعہ ہین دنیا و آخرت مین نزدیک جمہور اہل اسلام کے اور مستجاب الدعوۃ ہین ہر دعا مین بخلاف ہمارے مجتہد قیاسی کے

[۲۵۱] طریقۂ استغاثہ بھی بہت شائع تھا اور ہی اور زمانہ علما و جہلاء شیعہ عموما خدمت امام زمان مین عریضہ

...س اثر رہا ہے

یہی طریقہ کی اشاعت علماء دین کا فرض ہے[۲۵۲]

یہی طریقہ ہے جس پر اسلام و اہل اسلام کو ناز ہے[۲۵۳]

یہی طریقہ ہے جس سے اسلام شرک سے ممتاز ہے[۲۵۴]

فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون
میں اسی استجابت کا حکم ہے[۲۵۵] ومن لم یحکم بما
انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون الحمد للہ
اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علی النبی و آلہ
باطناً و ظاہراً والسلام علی من اتبع الھدیٰ
قد تمت ھذہ الرسالۃ

حاجت دیتے ہین اور ہر بلا و مصیبت مین
اونسے اور اون حضرت کے آبائے کرام سے
لساناً استغاثہ و استعانت کرتے ہین

[۲۵۲] جب اوس طریقہ اور اس طریقہ مین حسب رواج
و ارشاد فرق نہین ہے تو علماء پر اسکی اشاعت بھی
مثل اسی کے ہے اور اوس سے انکار مین خروج
ہے مذہب امامیہ سے جو آپکے لیئے دیگر وجوہ سے
بھی حاصل ہے

[۲۵۳] اگر اہل اسلام سے غیر امامیہ سے بھی اس جگہ مقصود ہے تو وہ
سب بدلیل ستفترق امتی معذب فی النار ہین
اسلیے کہ دامن اہلبیت سے اونکا ہاتھ خالی ہے
گو مثل آپکے جھوٹی محبت کا دعوی کرین پس
ناز کچھ کام نہین آسکتا

[۲۵۴] استغاثہ مین شرک کا گمان کرنے والا کلمہ دراز
ہے اور دشمنان آل رسول کا ہمراز ہے

[۲۵۵] یہی آیہ اور دو آیہ دیگر مثل اسکے دلیل ہین کہ بمقابلہ
احکام خدا حکم کرنا کفر و ظلم و فسق ہے اور اسی صفحہ
مین جسمین یہ آیہ لکھا ہے آپنے بمخالفت آل رسول
بمقابلہ اونکی نصوص کے اجتہاد کیا ہے پس مین آپکی
اوس عبارت اجتہادیہ خاتمہ کو پھر سے لکھکر اپنے
رسالہ کو اوسکے جواب پر ختم کرتا ہون اور چونکہ کلیتہً
یہ رسالہ باستمداد و استعانت۔ و امداد و اعانت

متکی اریکۂ امامت ۔ ومزین سریر نبوت
صاحب قوت و توانائی ۔ وسماعت مین
عزت وجلال رب علا ۔ و قوت وقدرت
ارض وسما ۔ صاحب مشیت خدا ۔ نائب خا
جالس مجلس افضل انبیا ۔ وقائم مقام سید
معین وحامی شریعت غرا ۔ وغوث وغیا
اہل ولا ۔ ومددگار و فریادرس ضعفا ۔ وپناہ
در آخرت و دنیا ۔ قادر بحکم خدا ۔ بر کشف
و دفع سائر رزایا و بلایا ۔ حاکم دنیا و دین
العجائب و مظہر البراہین ۔ مزیل عصیان ۔
شیعیان ۔ حافظ جان وایمان ۔ خلیفۃ
صاحب العصر والزمان علیہ وآبائہ سلام الملک
المنان ۔ ہے اور حسن اتفاق سے اعداد رد
ہفوات ۲۵۵ دو سو پچپن پر ختم ہوے ہین جو
ولادت ہے اوس جناب عجل اللہ ظہورہ کا
اب مین بتائید چاردہ معصومین عبارت
اجتہادیہ کا جواب تبرکا چودہ عدد مین لکھ
بعد لکہنے اصل عبارت اجتہادیہ کے۔

قال المجتہد فی مقابلۃ نصوص الاستعانۃ بغیاث المستغیثین

حتی کہ اون لوگون مین بہی جنمین اصلاح طلبی سے استعانت منقول و معمول ہے اکثر بلکہ بیشتر بلکہ ہمیشہ اب
کرے (یعنی خدا ہی سے استعانت کرے مدد مانگے جیسا کہ عبارت ماقبل مین ہے) تو اوراد
اوٹہتے پڑتے او ٹہتے بیٹہتے بہی یا علی کے بدلے علی اعلی [illegible] پکارین اور ابتدا کی طعام

جعفر صادق علیہ السلام کے عوض بسم اللہ کہین تو شک نہین کہ اعلی یہی رسول کی سنت ہی ائمہ کی
ہی اسلامی سیرت ہے توسل کی یہی عمدہ عبارت ہی تا آخر

یقول المستعین باللہ و المستمد بالائمۃ الطاہرین

کلام مملو الملام فریبندہ ابلہ عوام کالانعام مین جو مجتہد عالی خیال و بلند مقام نے امیر المومنین و ائمہ
طاہرین صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین کے حق کو مٹایا ہے چند وجوہ سے متابعت ہی ابلیس اور اوسکی
سے اور مخالفت ہے جناب باری عز اسمہ اور اوسکے خلفا سے اول جب ابلیس سجدہ آدم علیہ السلام
سے دور ہوا تو اوسنے خداہی کے سجدہ پر ممتاز رہنا چاہا جو سجدہ آدم سے بجمیع جہات اولی تھا مگر بسبب مخالفت
آدم و ملعون ہوا پس مخالفت احکام خلفاء خدا جو یقیناً احکام خدا ہین بلا فرق مثل مخالفت ابلیس کے
عاقبت مین بھی دونونکو یکسان یکجا رہنا لازم ہی دوم تاسی ہی اوس شخص کی جسنے مخالفت جناب رسول حی علی خیر العمل کو اذان
سے منع کیا ہی اور وقت طلب قلم دوات واسطے لکھنے ایسی کتاب کے جس سے امت تا قیامت گمراہ نہو حسبنا کتاب اللہ
کافی ہی ہمین کتاب خدا
کہا حالانکہ اوسمین بھی کتاب اللہ کو قول رسول سے اولویت تھی جس طرح اس اجتہاد مین ہی سوم
اجتہاد تاسی ہے اون خوارج کی جنہون نے بغرض انکار حکومت امیر المومنین لا حکم الا للہ کہا تھا اور
نہین حکومت ہی مگر خدا کیلئے
وہان بھی اولویت حکم خدا کی حکم امیر المومنین پر مثل اسی اجتہاد کے تھی مگر امیر المومنین نے اوسکو سنکر کلمۃ
حق یراد بہا باطل فرمایا تھا یعنی کلمہ حق ہی جس سے باطل مراد لیجاتی ہی چہارم کتاب وسائل وغیرہ مین امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایک بار امیر المومنین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و آلہ المعصومین ایک گروہ کے
پاس سے گذرے اور اونپر سلام کیا اون لوگون نے نادانی سے جواب مین کہا علیک السلام
و رحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ و رضوانہ آپ پر سلام و رحمت و برکات و مغفرت و رضا
خدا حضرت نے فرمایا لا تجاوزوا بنا ما قالت الملائکۃ لابینا ابراہیم علیہ السلام انما
قالوا رحمۃ اللہ و برکاتہ علیکم اہل البیت یعنی نہ تجاوز کرو ہمارے باب مین اوس سے جسکو کہا تہا
ملائکہ نے ہمارے پدر ابراہیم علیہ السلام سے جز این نیست کہ کہا تہا رحمت و برکات خدا تم اہلبیت پر حالانکہ
اس گروہ نے مغفرت و رضوان خدا کو زیادہ کیا تہا اور اوسکے واسطے فضل تھا محض رحمۃ اللہ و برکاتہ سے
پس اگر وہ اجتہاد بمقابلہ نص جائز ہوتا اور امیر المومنین سکوت کرتے تو یہ اجتہاد بھی جائز ہی والا فلا

پنجم جناب صادق علیہ السلام نے عبداللہ بن سنان سے دعاے غریق مین فرمایا کہ کہہ یا مقلب القلوب
ثبت قلبی علی دینک ای پھیرنے والے دلون کی ثابت رکھو میرے قلب کو اپنے دین پر پس کہا اونہون
یا مقلب القلوب والابصار ثبت قلبی علی دینک حضرت نے فرمایا کہ خدا مقلب قلوب و ابصار
اے پھیرنے والے دلون اور آنکھون کے ثابت رکھو دل میرا اپنے دین پر
ہی لیکن کہہ جسطرح مین کہتا ہون یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک حالانکہ اونہون نے
اے پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھو دل میرا اپنے دین پر
صفت خدا کی اضافہ کی تہی جو خدا کے لیے ثابت ہے اور بظاہر اولے واوجہ تہی محض اوس ایک
صفت ہے جسکو حضرت نے فرمایا تہا پس اگر قیاس شرع مین درست ہوتا تو حضرت صادق علیہ السلام
عبداللہ کی نادانی پر جسمین مقصود اونکا بہی اجتہاد بمقابلہ نص سے نہ تہا سکوت فرماتے ششم
لازم آتا ہے اس اجتہاد سے کہ جہان جہان ان حضرات سے استعانت منقول ہے تمام خدا سے استعانت
اولے ہے مثلاً منقول ہے جیساکہ ہمنے اپنی کتاب کبیر مین بحار وغیرہ سے نقل کیا ہی کہ بعد نماز رخسار
زمین پر رکھکر کہے یا محمد یا علی یا علی یا محمد اکفیانی فانکما کافیای وانصرانی فانکما ناصرای
تم دونو میری کفایت کرو کہ تمہین کفایت کنندگان ہو اور مدد کرو کہ مددگار
پہر سو مرتبہ رخسار چپ رکھکر ایسا ہی کہے یا اوس نماز حاجت مین جسمین سجدہ وتین پہر رخسار راست پہر
زمین پر رکھکر اور پہر سجدہ مین سو سو بار یا مولاتی یا فاطمۃ اغیثینی منقول وماثور ہے بجاے نام ان
اے سیدہ و میری اے فاطمہ میری فریاد کو پہونچو
حضرات کے یا اللہ اکفنی فانک کافی وانصرنی فانک ناصری کہو اور کہے یا مولای یا اللہ اغثنی
اور یہ محض بدعت و تشریع ہو جائیگی ہفتم لازم آتا ہی اس اجتہاد سے کہ اس اولویت کو محض استعانت مین
تخصیص نہین ہی پس جہان جہان نام ان حضرات کی مدح و ثنا مذکور ہون ہر جگہ انکے نام سے خدا کا
اولے ہی اور اسمین تخریب دین کلیۃً ہی ہشتم یا اللہ کہنے والا موحد ہوگا عام اس سے کہ ناصبی
یا خارجی ہو یا فرق ضالہ دیگر سے ہو مگر یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا صاحب الزمان
کہنے والا نہوگا مگر جو فرقہ ناجیہ امامیہ شیعیان اہلبیت سے ہو پس انسے استعانت مین خدا سے
استعانت بطریق اولیٰ ہوتی ہی جسپر ہم عموماً ہر حال مین مامور ہین اور فارق ہی دیگر فرق ضالہ سے
اور خدا سے استعانت مین ان حضرات کے دشمن بہی داخل ہین جو انسے استعانت کو شرک سمجھتے ہین
اور قیاس سے نصوص قرآنیہ واحادیث مین اجتہاد کو اولی سمجھتے ہین نہم یہ اجتہاد تاسی ہی اون
یہودیون کی جو وصف جناب رسول مین تحریف کرتے تہے جنکا ذکر خدا نے سورۂ نساء مین فرمایا ہے
یحرفون الکلم عن مواضعہ تحریف کرتے ہین کلمون کو اونکی جگہون سے پہر اوپر لعنت کی ہے

لعنہم اللہ بکفرہم اور یہ تحریف بہت مشابہ ہے اُس تحریف سے وہم یہ اجتہاد تاسی
لعنت کی ہے اونپر خدا نے بسبب اونکے کفر کے

عموماً سائر محرفین قرآن کے جنکو خدا نے چند مقام پر لعنت و ویل و وعدہ ذلت دنیا و عذاب

آخرت یاد کیا ہے سورہ مائدہ میں فرماتا ہے لعنّاہم وجعلنا قلوبہم قاسیۃ یحرفون الکلم عن مواضعہ
لعنت کی ہمنے اونپر اور قرار دیا دلون کو اونکے سخت بدلتے ہین کلمون کو اونکی جگہون سے

پہر سورہ مائدہ میں ارشاد فرماتا ہے یحرفون الکلم من بعد مواضعہ تا اینکہ فرمایا اولئک
تغییر دیتے ہین کلمون کو بعد اونکی جگہون کے ۔ وہ لوگ

الذین لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الآخرۃ عذاب عظیم
وہ ہین کہ نہین چاہا خدا نے کہ پاک کرے اونکے دلون کو واسطے اونکے دنیا مین ذلت ہے اور واسطے اونکے آخرت مین عذاب بڑا ہے

اور سورہ بقرہ میں فرماتا ہے یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وہم یعلمون
سنتے تھے کلام خدا کا پھر بدلتے تھے اوسکو بعد اسکے سمجھ لیا تھا اوسکو اور وہ جانتے تھے

اور اُس آیہ میں خدا نے اونکا کذب ثابت کیا ہے اور عموماً لعنت کی ہے کاذبین پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور سورہ بقرہ میں
لعنت خدا کی جھوٹون پر

غیر کلام خدا کو من عند اللہ قرار دینے والے پر وعدہ ویل فرمایا ہے فویل للذین یکتبون الکتاب
پس ویل ہے اون لوگون کے لیے جو لکھتے ہین کتاب

بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا فویل لہم مما کتبت ایدیہم
اپنے ہاتھون سے پہر کہتے ہین کہ یہ جانب خدا سے ہے تاکہ بیچین اوسکو قیمت کم پر پس ویل ہے واسطے اونکے اوس چیز سے جو لکھا اونکے ہاتھون نے

وویل لہم مما یکسبون پس ویل کے ہے اوس شخص پر جو غیر کلام خدا کو اوسپر ترجیح دے کہ اوسکا بہ
اور ویل ہے واسطے اونکے اوس چیز سے جو حاصل کرتے ہین

عظیم تر ہے یازدہم لازم آتی ہے اس اجتہاد سے ممانعت خود ذکر خدا کی اسلیے کہ ذکر ان حضرات

عین ذکر خدا ہے جیسا کہ تفاسیر و احادیث میں ہے فویل للقاسیۃ قلوبہم من ذکر اللہ اولئک
پس ویل ہے اون لوگون کے لیے جنکے قلوب سخت ہین یاد خدا سے وہ لوگ

فی ضلال مبین اور نیز لازم آتا ہے کتمان حق ائمہ علیہم السلام و بدعت اونکے حقوق میں
گمراہی مین ہین آشکارا

حقائق کے چھپانے والون پر باشدّ لعن سورہ بقرہ میں خدا نے لعنت کی ہے ان الذین یکتمون
بدرستیکہ وہ لوگ جو چھپاتے

ما انزلنا من البینات والہدی من بعد ما بیّناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنہم
جسے نازل کیا ہمنے معجزات اور ہدایت سے بعد اس کے کہ بیان کیا ہمنے اوسکو واسطے لوگون کے کتاب میں وہ وہ لوگ ہین جنپر لعنت کرتا

ویلعنہم اللاعنون دوازدہم یہ اجتہاد صریح فتوے ہے خلاف احکام خدا کے اور خدا
اور لعنت کرتے ہین لعنت کرنیوالے

خلاف احکام خدا فتوے دینے والون کو سورہ مائدہ میں تین آیتون میں کافرون و ظالمون

فاسقون فرمایا ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون ہم الظالمون
اور جو شخص نہ حکم کرے ساتھ اوس چیز کے جسکو نازل کیا خدا نے پس وہ لوگ کافر ہین ظالم ہین

ہم الفاسقون اور امر عجیب ہے کہ جس صفحہ پر مجتہد صاحب نے بمقابلہ نص اجتہاد کیا ہے
فاسق ہین

اوسی صفحہ میں یہ آیہ خود ہی لکھا بھی ہے صم بکم عمی فہم لا یرجعون سیزدہم یہ ا
بہرے ہین گونگے ہین اندھے ہین پس وہ نہ پھرینگے

یقیناً تعدی ہے یعنی بڑھ جاتا ہے حدود و قواعد مقررہ خدا و رسول و خلفاء خدا سے اور تعدی کرنے

کو خدا نے ظالم فرمایا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ ہمیشہ مخلد فی النار رکھے گا سورہ بقرہ میں

ہے ومن یتعد حدود اللہ فاولئک ہم الظالمون اور سورہ نساء میں فرماتا
اور جو شخص بڑھ جاوے قاعدون خدا کے سے پس وہ لوگ ظالم ہین

من یعص اللہ و رسولہ و یتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مہین
اور جو نافرمانی کرے خدا اور اوسکے رسول کی اور بڑھ جاوے اوسکے قاعدون سے تو داخل کریگا اوسکو جہنم مین ہمیشہ اوسی مین رہیگا اور اوسکو عذاب ہے خوار کرنیوالا
اور سورہ طلاق مین فرماتا ہے ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ چہارم و نہم
اور جو شخص بڑھ جاوے قاعدون سے خدا کے پس بتحقیق اوسنے ظلم کیا اپنے نفس پر
در باب استعانت بمقابلہ النصوص اجتہاد جائز ہو تو کوئی وجہ نہین ہے کہ مقامات دیگر پر جائز نہو
ل اسلئے کہ نماز افضل ہے روزہ سے مگر شرعا حائض روزہ کو قضا کریگی اور نماز معاف ہے
انکہ اسکا عکس ہونا چاہیئے اور قتل عظیم تر ہی زنا سے مگر قتل مین دو گواہ معتبر ہین اور زنا مین چار
سیطرح دیگر امور ہین اور اس اجتہاد سے لازم آتا ہی کہ بمقابلہ النصوص سارا دین ہی بدل دینا
اہی یعنے تشیع کو ترک کرکے امیر المومنین کی خلافت بلافصل مین شرک کرنا اولی ہی جو ہمارے مجتہد صاحب
بت مرغوب ہی مگر بمصالح نزدیک اونکے علانیہ اظہار معیوب ہی تمام مومنین چودہ دلیلین اور
یلین سنتبصر کیلئے بہت کافی ہین لیکن جبکہ بحمد اللہ حسب عدد چودہ دلیلین بیان ہوچکین تو بھی
بخیال مزید توضیح و ختم حجت تبرکا بارہ آیات سے اس اجتہاد اہلبیتیہ کو رد کرتا ہون اور
ان آیات سے علامہ مجلسی نے آخر مجلد فتن بحار مین بطلان خلافت خلفائے جور پر تفصیل
تدلال کیا ہی کہ بمخالفت خدا و رسول اوسمین اجتہاد واقع ہوا اور مین موافق مقصود اختصار کرکے
ہون اول سورہ احزاب مین ہی ما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ
ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم ومن یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلالا مبینا
ہی واسطے مرد مومن اور نہ زن مومنہ کے جبکہ حکم کرے خدا اور رسول اوسکا کسی امر مین یہ کہ ہو واسطے
ا اختیار اپنے امرون مین اور جو کہ نافرمانی کرے خدا اور اوسکے رسول کی پس بتحقیق گمراہ
شکارا اور یہ آیہ صریحا دلالت کرتا ہی کہ مخالفت قول رسول مومنیت کے خلاف ہی اور گمراہی ہی
ل رسول اور قول ائمہ مین اتفاقا امامیہ مین فرق نہین ہی دوم سورہ نسا مین ہی و اذا قیل
لہم تعالوا الی ما انزل اللہ و الی الرسول رایت المنافقین یصدون عنک صدودا جبکہ
اونسے کہ آؤ طرف اوسکے جسکو نازل کیا خدانے اور طرف رسول کے تو دیکھا تونے منافقین کو
روگردانی کرتے ہین تجھ سے پس خدا نے روگردانی کو جناب رسول سے صفت منافقین کی فرمائی
روگردانی اون حضرت اور اونکے آل کے اقوال مین یقینا روگردانی ہے اون حضرت سے
سورہ سابقہ مین ہی وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ نہین بھیجا ہمنے کسی

رسول کو مگر واسطے اسکے کہ اوسکی اطاعت کیجائے باذن خدا مفسرین نے کہا ہی کہ بھیجا رسول کو
جبکہ نہ تھا مگر واسطے اوسکے اطاعت کے تو جو شخص کہ اوسکی اطاعت نکرے اور اوسکے حکم پر راضی
ہو تو اوسنے رسالت اوسکی قبول نکی اور جو شخص ایسا ہو وہ کافر و مستحق قتل ہے اور یہ بھی ظاہر ہی کہ نصب
امام بھی اسی لیے ہے کہ اوسکی اطاعت کیجائے چہارم سورہ سابقہ مین ہی فلا و ربک لا یومنون حتی
یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیما پس نہین
قسم تیرے پروردگار کی کہ ایمان نہ لاوینگے تا اینکہ حاکم کرین تجھکو اپنے اختلافات مین پھر
نہ پاوین اپنے نفسون مین تنگی اوس امر سے جسکا حکم کیا تو نے اور تسلیم کرین اور تقریب استدلال
اسمین اس طرح ہی کہ امور اختلافیہ امت مین اختلافات کثیرہ ہین پس ہر اختلاف مین رجوع طرف
اوس جناب کے واجب ہی اور مخالفت حضرت کے قول کی اجتہاد سے ضد ہی اوسکی جسمین عدم ایمان
اس آیہ مین تصریح مذکور ہی اور ہماری تفسیر مین ہی کہ اس آیہ مین خطاب ہی طرف امیر المومنین کے اور
حضرت کی اولاد ائمہ بھی شامل اوس جناب کے ہین امامت و حکومت مین پس اونکی مخالفت بھی شامل اوسی
جناب کی مخالفت کے ہی پنجم سورہ آل عمران مین ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
و یغفر لکم ذنوبکم کہہ اگر ہو تم دوست رکھتے خدا کو پس پیروی کرو میری تا کہ دوست رکھے تمکو
خدا اور بخشے تمہارے گناہون کو مفہوم شرطیہ ہی کہ اگر تم پیروی میری نہ کروگے تو خدا تمکو دوست
نہ رکھیگا اور نہ تمہارے گناہ بخشیگا اور جو امر کہ باعث عدم محبت خدا و عدم مغفرت ذنوب ہو وہ قطعا
حرام ہی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے اس آیہ کی تفسیر مین جیسا کہ تفسیر برہان مین ہی کہ واللہ
کوئی خدا کی اطاعت نہین کرتا کبھی مگر یہ کہ خدا نے داخل کیا ہی اپنی اطاعت مین ہماری پیروی کو اور
واللہ کوئی پیروی ہماری کبھی نہ کریگا مگر یہ کہ خدا اوسکو دوست رکھیگا اور واللہ کہ کوئی ہماری پیروی
کو ترک نکریگا مگر یہ ہمکو دشمن رکھیگا اور واللہ کوئی ہمکو کبھی دشمن نہ رکھیگا مگر گنہگار ہوگا خدا کا اور جو گنہگار
مریگا اوسکو خدا ذلیل منھہ کے بھل داخل جہنم کریگا ششم سورہ سابقہ مین ہی قل اطیعوا اللہ والرسول
فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین کہہ کہ اطاعت کرو خدا کی اور رسول کی پس اگر روگردانی کرین پس
بدرستیکہ خدا دوست نہین رکھتا کافرون کو اور یہ ظاہر ہی کہ اجتہاد بمقابلہ احکام خدا و رسول روگردانی
اونسے ہی اور آیہ صریح روگردانی کرنے والے کے کفر پر دال ہی ہفتم سورہ حجرات مین ہی یا ایہا الذین

امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ واتقوا اللہ اے وہ لوگ جو ایمان لائے نہ پیشدستی کرو
سامنے خدا اور اوسکے رسول کے اور ڈرو خدا سے وجہ دلالت یہ ہے کہ جب قول رسول یا نائب رسول جو
مثل اوسکے ہے حاضر و موجود ہو پھر اوسمین اجتہاد کو تقدم ہو تو لازم آیا تقدم سامنے خدا و رسول کے اور ہشتم
سورہ نسار مین ہے یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان
تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ای وہ لوگ جو
ایمان لائے اطاعت کرو خدا کی اور اطاعت کرو رسول کی اور صاحبان امر کی اپنے سے پس اگر منازعت
کرو کسی چیز مین پس پھیرو اوسکو طرف خدا و رسول کے اگر ہو تم ایمان رکھتے ساتھ خدا اور روز آخر کے
اور رد طرف خدا و رسول کے معنی اوسکے یا توقف کے ہین تا اینکہ معلوم ہو حکم نص کتاب و سنت
موافق حق کے یا مراد اوس سے قیاس ہے اوس حکم پر جو کتاب و سنت مین ہے اور صورت اول مین
آیہ دلالت کرتا ہے بطلان قیاس پر مطلقا اور صورت دوم مین دلالت کرتا ہے بطلان قیاس پر اوس
امر مین جسمین نص کتاب و سنت سے موجود ہو جیسا کہ تفاسیر مین مشرح ہے اور دونون صورتون مین باطل
کرتا ہے قیاس کو مقابلہ نص مین اور دلالت کرتا ہے عدم ایمان پر قیاس کنندہ کے شرع مین اسلیے کہ وہ
رد الی اللہ والی الرسول نہین ہے اور تفسیر اہلبیت مین ہے کہ یہ آیہ اسطرح نازل ہوا فان خفتم تنازعا
فی امر فردوہ الی اللہ والی الرسول والی اولی الامر منکم یعنی پس اگر خائف ہو تنازع سے کسی
امر مین تو پھیرو اوسکو طرف خدا کے اور طرف رسول کے اور طرف صاحبان امر کے اپنے سے فرمایا
معصوم نے کہ کیونکر خدا حکم کرسکتا ہے اطاعت والیان امر کی اور رخصت دیگا اونکی منازعت مین جز
نیست کہ کہا گیا ہے یہ اون مامورین کے لیے جنکے لیے کہا گیا ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم اور تصدیق قول امام کی آیت دیگر مین اسی سورہ کے موجود ہے ولو ردوہ
الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم اور اگر پھیرین اوسکو طرف رسول
کے اور طرف صاحبان امر کے اپنے سے ہر آئینہ جانینگے اوسکو وہ لوگ جو استنباط کرتے ہین اوسکو اونمین سے
فرمایا معصوم نے پس پھیرا خدا نے امر مردم کو طرف اون والیان امر کے اونسے جنکی اطاعت کا
اور طرف اونکے رد کا حکم دیا پس ظاہر ہوا کہ ایجاب طاعت رسول و والیان امر جو ائمہ علیہم السلام
مین مقرون ہے ساتھ ایجاب طاعت خدا کے اور اجتہاد بخلاف امر اون حضرات کے تصویب ہے مخالف

امر خدا کی ایجاب طاعت مین ان حضرات کے اور یہ کفر صریح ہی نہم سورہ یونس مین ہی قل ما یکون
لی ان ابدلہ من تلقاء نفسی ان اتبع الا ما یوحی الی کہ تو کہ نہین ہے میرے لیے کہ بدل دون اوسکو
اپنی طرف سے پیروی نہین کرتا ہون مگر اوسکی جسکی وحی کی گئی طرف میرے اور مثل اسکے ان ھو الا
وحی یوحی ہی پس ظاہر ہوا کہ دین خدا مین با وجود عصمت رسول کو اجتہاد جائز نہین ہی پس کیونکر
غیر رسول کو جو معصوم بھی نہین بمقابلہ نصوص خدا و رسول و ائمہ علیہم السلام کے اجتہاد جائز ہوگا دہم
سورہ نسار مین ہی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولی فما ارسلناک علیہم حفیظا
جو کہ اطاعت کرے رسول کی پس تحقیقکہ اوسنے اطاعت کی خدا کی اور جو کہ روگردانی کرے پس نہین بھیجا
ہمنے تجھکو اونپر نگاہدارندہ اور اس آیہ سے ظاہر ہے کہ طاعت رسول نہین ہی مگر طاعت خدا پس جسطرح
مخالفت کنندہ نص خدا کا با اجتہاد ضال و مضل ہے اوسیطرح اجتہاد کنندہ نصوص رسول و ائمہ علیہم السلام
ہین فرمایا علامہ مجلسی رحمہ اللہ نے بحار مین کہ رازی نے کہا ہی کہ کہا شافعی نے کہ قول خدا من
یطع الرسول فقد اطاع اللہ دلالت کرتا ہی کہ سارے تکلیفات جنکی خدا نے بندون کو تکلیف دی ہی
نہی ظاہر قرآن مین پس وہ تکالیف کو بجا لانا ممکن نہین مگر بعد بیان رسول کے اور جب ایسا ہی تو لازم آیا
کہ طاعت رسول عین طاعت خدا ہی انتہی ملخصاً پھر فرمایا مجلسی رحمہ اللہ نے کہ مخفی نہین ہے کہ یہہ
کلمات اعتراف ہے کہ اجتہاد بخلاف امر رسول قطعی البطلان ہے اور اجتہاد بخلاف
امر خدا ہے یازدہم سورہ زخرف مین ہی انہم لیصدونہم عن السبیل ویحسبون انہم مہتدون
بدرستیکہ وہ ہر آئینہ باز رکھتے ہین اونکو راہ سے اور اپنی سمجھ مین وہ لوگ ہدایت یافتہ ہین وجہ
استدلال اس آیہ مین اسطرح ہی کہ جو شخص بمقابلہ نصوص اجتہاد کو اچھا سمجھے اوسنے احکام خدا و رسول و
ائمہ سے اپنی رائے کو ترجیح دی اور اپنے اوس اجتہاد مین ہدایت یافتہ سمجھا اور وہ مصداق ہے
اس آیہ کا بلکہ مصداق ہی اس آیہ کا جو سورہ نحل مین ہی لیحملوا اوزارہم کاملۃ یوم القیامۃ ومن
اوزار الذین یضلونہم بغیر علم الا ساء ما یزرون تا کہ اوٹھاوین بار اپنے گناہون کا پورا
بروز قیامت اور بارہا سے گناہ کو اون لوگون کے جنکو گمراہ کرتے ہین بغیر علم کے آگاہ ہو کہ برا
ہی جو بار گناہ اوٹھاتے ہین دوازدہم سورہ نجم مین ہی وما لہم بہ من علم ان یتبعون
الا الظن وان الظن لا یغنی من الحق شیئا اور نہین ہی اونکے لیے ساتھ اوسکے کچھ علم نہین

پیروی کرتے مگر ظن و گمان کی اور ہر چند بے شک گمان بے نیاز نہین کرتا حق سے کسی چیز کو اور یہہ
ظاہر ہے کہ اجتہاد رائے و قیاس سے محض ظن ہے جسکی اتباع کی ممانعت دیگر آیات مین بھی ہے
اور قول نبی و امام یقیناً حکم خدا ہے جسکا اتباع واجب ہے اور جبکہ مخالف اوسکے کوئی اجتہاد کرے تو
اوسمین یقین نہین ہے کہ وہ جائز الاتباع ہے پس مخالفت مین قول نبی و امام کے ترک کرنا ہے اوس
یقین کا جو واجب الاتباع ہے ایسے ظن سے جو ممنوع الاتباع ہے اور محض حصر کا یہ بارہ اور چودہ
عدد مین نے اختیار کین ورنہ صدہا دلائل کتاب و سنت سے اس اجتہاد ابلیسیہ کی ابطال پر موجود ہین
امید ہے کہ ان شاء اللہ ہماری کتاب کبیر یا صغیر کو دیکھکر مجتہد جامع شرائط مخالفت اہلبیت سے تائب ہوگا
یا مظاہر بظاہر تشیع سے انکار کریگا اور ہماری کتاب کا جواب لکھے گا جسکو ہم واقعیت کی راہ سے
محال و ممتنع سمجھے ہین پھر اسکا خوف بھی نہین ہم جواب الجواب پر آمادہ و مستعد بیٹھے ہین بتاریخ ۵ ماہ رمضان
یوم دوشنبہ ۱۳۱۸ھ درموضع کمال پور ضلع اعظم گڈہ حسب فرمایش سید محمد حسن صاحب بتعجیل نوشتہ شد
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ علے محمد وآلہ الطاہرین

تمت

حاشیہ متعلق صفحہ ۵ سطر ۵ بر لفظ نجم ثاقب عبارت ارغام الماکرین

ع۵ کتاب مذکور باب دوازدہم عمل مشہور مشاہدۂ امام زمان کی تائید مین احادیث کثیرہ
نقل کی ہین جنمین عدد چالیس کی مذکور ہے یعنی چالیس شب نالہ بنی اسرائیل کا اور وحی کرنا خدا کا طرف
موسیٰ و ہارون کے تا چالیس روز اور گرسنہ رکھنا سانپ کو اپنے تئین چالیس روز پھر جوان رہنا
اوسکا تا چالیس سال اور دعا کرنا ایک اسرائیلی کا تا چہل شب اور چالیس صباح عمل نیک کرنے
مین حکمت قلب مین داخل ہونا اور نیز بخلوص عبادت بجالانے مین تا چہل صباح اور بہلول کا تا چہل روز
توبہ کرنا اور جناب داؤد کا رونا تا چہل روز اور وحی آنا جناب رسول کو کہ عزلت کرین خدیجہ سے
تا چہل صباح اور نیز قبل بعثت تا چہل روز عزلت پر مامور ہونا اور میقات موسے چالیس روز تھی
اور وعدہ خدا نزول توریت کا بعد چالیس روز کے اور اخبار متعددہ معتبرہ مین ہونا کہ نطفہ رحم مین چالیس
روز رہتا ہے اور طینت آدم کی تخمیر تا چہل صباح اور تا چہل روز شارب الخمر کی دعا کا نا مقبول ہونا
اور چالیس روز گوشت کا ترک سبب کج خلقی ہونا اور روغن زیتون کھانے اور ملنے مین شیطان کا

چالیس روز تک نزدیک نہ آنا اور[۱۹] چالیس غش حلال کھانے سے قلب نورانی ہوجانا اور[۲۰] چالیس روز دستو کھانے سے شانون کا قوی ہونا اور[۲۱] تا چہل روز ہریسہ کھانا سبب نشاط ہونا اور[۲۲] انار کے کھانے والے کا دل نورانی ہونا تا چالیس روز اور[۲۳] زمین کا نالہ کرنا بول بے ختنہ سے تا چالیس روز اور[۲۴] منع ہونا ترک ازالہ موے زہار کا تا چالیس روز (پہر فرماتے ہین برین رقم اخبار بسیارست بلکہ در عدد چہل آثار بسیارست در شرع مطہر) پہر ذکر کیا ہی[۲۵] قبول ہونا دعا کا بعد دعا کرنے کے واسطے چالیس مومنین کے اسیطرح[۲۶] چالیس شخصون کا دعا کرنا یا دس شخصون کا چار مرتبہ یا چار شخصون کا دس مرتبہ اور[۲۷] زمان ظہور مین ہر مومن کی قوت چالیس مرد کے برابر ہونا اور[۲۸] فضیلت چالیس حدیثون کے یاد کرنے کی تصریح ہونا اور[۲۹] جنازہ مومن مین چالیس مومنین کی دعا مقبول ہونا اور[۳۰] غائب ہونا امام زمان کا روز ولادت سے اور واپس آنا پاس پدر کے ہر روز چہلم پہر فرماتے ہین کہ مخفی نماند کہ شواہد از اخبار برای دعوای مذکورہ بیشتر ازان ست کہ بتوان جمع کرد و علامہ مجلسی رح در رسالہ کہ جواب از سوال فرق بین امامیہ و حکما و مجتہدین و اخباریین و متشرعہ و صوفیہ است بعد از تقسیم جماعت اخیرہ بممدوح و مذموم و کلماتی چند فرمودہ کہ والد مرحوم فقیر از اولیعہ شعار الدین محمد تقی ذکر نمودہ بود و ہر سال یک اربعین العمل می آورد و ہمچی کثیر از تابعان شریعت مقدسہ قانون شکر یعت ریاضت داشتند و فقیر نیز مکرر اربعین ہارہ البسر آوردم و در احادیث معتبرہ وارد شدہ است کہ ہر کہ چہل صباح اعمال خود را برای خدا خالص گرداند حق تعالے چشمہ ہای حکمت از دل و بر زبان او جاری میگرداند انتہے ۱۲ سنہ نور اللہ قلبہ

حاشیہ متعلق صفحہ ۴۲ سطر ۱۴ ابر لفظ ہر دعا عبارت ارغام الماکرین

ع۵ عقائد امامیہ کو درباب امام علامہ شیخ بہاء الدین عاملی رحمہ اللہ نے اپنے اشعار مدحیہ امام زمان مین ظاہر کیا ہے چنانچہ بعض اشعار اونکے مع احادیث مؤیدہ کتاب کبیر مین مذکور ہین اور بعض اشعار اونکے کشکول چہاپہ مصر مطبوعہ ۱۳۱۶ھ مین مع شرح بعض مخالفین مذکور ہین فرماتے ہین

ہمام لو لا التبع الطباق وتطابقت	علی نقض ما یقضیہ من حکمہ السماء	لنکس من ابراجہا کل شامخ
وسکن من افلاکہا کل قار	دکا نتثرت منہا الثوابت تغتقد	وعاف السری فی سورہا کل سائر

حاصل معنی ان ابیات کے موافق شارح مخالف کے یہ ہے کہ جو آسمانون مین ہی یا خود آسمان اگر متفق ہو

شکستہ کرنے پر حضرت کے حکم وقضاے نافذ کے تو بروج اونکے منقلب ہوجائین اور اعلے اونکے
اسفل ہوجائین اور ساکن ہوجاے ہر متحرک و دائر افلاک کا اور منتشر ہوجائین کواکب ثابتہ اوس
جناب کی سطوت سے اور کراہت کرے چال و سیر مین اپنے منازل کے یعنے ہی ثوابت
کہ ہر کوکب کی عادت سیر ہے مثل سبعہ سیارہ کے بسبب خارج ہونے اونکے نظام سے اور اختلال
اونکے بسبب مخالفت اونکے اوس سید بزرگ کے پہر شارح بکتا ہے کہ بہت زیادتی کی ہے افراط
و غلو مین ما قبل سے اور زیادہ کیا طنبور مین نغمہ کو انشیے اور چونکہ اون لوگون مین امامت کا چندان
وقار نہین ہے نہ اوسمین عصمت کو شرط جانتے ہین بلکہ ہر بت پرست مسلمان ہوکر امام ہوسکتا ہے بس ایسے
خیالات فاسدہ کے اشخاص اگر غلو نہ سمجھین تو تعجب ہے

ایا حجة الله الذی لیس جاریا	بغیر الذی یرضاه سابق اقدار	ویا من مقالید الزمان بکفه
وناهیک من مجد به خصه الباری	اغث حوزة الایمان واعمر ربوعه	فلم یبق منها غیر دارس آثار

حاصل معنی موافق شارح کے یہ ہے کہ ناظم ندا کرتا ہے اپنے ممدوح مہدی کو اور استغاثہ کرتا ہے
اوسنے اور صفت اونکی بیان کرتا ہے کہ وہ حجت خدا ہین خلق پر اور اقدار الٰہیہ نہین جاری ہوتے
مگر اونکی رضا سے اور کلید ہاے زمان اور خزانے اوسکے اونکے ہاتھ مین ہین اور ہر ایک ان صفات
سے مجد و بزرگی ہے کہ منع کرتا ہے تجھے کہ دیکھے تو طرف اوسکے غیر کے مخصوص کیا ہے مہدی کو
خدا نے اوس سے پہر تضرع کیا طرف اوسکے اور سوال کیا کہ ظاہر ہو اور فریاد رسی کرے ناحیہ اسلام
کی اور آباد کرے اوسکے منازل و اماکن کو کہ وہ مندرس ہوگئے اور نیست ہوگئے آثار اوسکے پہر شارح
مخالف کہتا ہے کہ یہ بر بناے زعم ناظم ہے کہ مہدی م ح م د بن الحسن العسکری ہین اور وہ زندہ و
مخفی ہین سرداب مین جنکے خروج کا انتظار کیا جاتا ہے اور یہ اوہام باطلہ و خیالات فاسدہ ہین اور
اگر مہدی موجود ہوتے اور سنتے اس افراط کو غلو مین تو اونپر حق تھا کہ ناظم کو حلہ سرخ پہناوین جسکو
تلوار نے بنا ہے اور دستہاے موت نے بنایا ہے (یعنی قتل کرتے) اسلیے کہ اگر ممدوح اوسکا نبی ہوتا
تو جائز نہ تہا اوسکے لیے کہے اوسکی مدح مین کہ سوابق اقدار آلٰہیہ ازلیہ نہین جاری ہوتے مگر اونکی
رضا سے انتہی اور یہ کلمات فاسدہ محض بوجہ کوردلی شارح کے ہین اسلیے کہ قضا و قدر الٰہی یا تو
حتمی و جزمی ہین جسکو خدا نے لازم کر لیا ہے بس اوسمین وہ جناب راضی ہین اور اونکی رضا سے

جاری ہونے مین کوئی قباحت نہین آور یا غیر حتمی ہین اور اوسمین دعا کرنا اون حضرت کا خلاف رضا نہین ہے اور خدا کا لازم القبول کرنا اونکی دعا کا اور موافق اونکے سوال یا ارادہ یا خواہش کے کرنا خلاف عقل و نقل نہین ہے پس دونون حالت مین بغیر رضا خلیفۃ اللہ قضا و قدر الٰہیہ جاری نہین ہوتے پھر بہت سی مخلوقات مین خدا نے خاص اثر عطا فرمایا ہے مثل آگ کے کہ اوسکا کام جلانا ہے اور پانی کو اوسپر غالب کیا کہ وہ اوسے بجھا دیتا ہی حالانکہ نیز دونون کا اثر لقضاے الٰہی ہے پس اگر اپنے نائب خاص مین بوجہ اختصاص ایسا اثر دیدے کہ سائر اثر کنندہ اشیا پر حکم اوسکا نافذ ہو تو اس اعتقاد مین غلو لازم نہین آتا اور اوسی نے اپنے نائب کو یہہ قدرت عطا فرمائی ہے جیسا ناظم علیہ الرحمہ کلام شاہد ہے پس اگر مہدی علیہ السلام شارح کے کلام بیہودہ پر لحاظ کرتے تو اوسی کو تہ تیغ کرتے کہ وہ واجب القتل ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ رجعت مین ایسے بے ایمانون کو تہ تیغ کرینگے لیکن یہ کلام شارح کا اگر ناظم کا ممدوح نبی ہوتا جب بھی اوسکو ایسی مدح جائز نہ تھی تو وہ کور دل امام کی قدر کو کیا جانے اور اگر خیر النبیین کا درمیان نہوتا تو کہا جاسکتا تھا کہ کوئی نبی مساوی تو کیا کسی امام کا ہوسکتا ہی نبی کو امام کا ماموم و شیعہ ہونا باعث فخر ہے اور جو شخص کہ کلام شارح ناصبی کو دیکھے گا وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ہمارے مجتہد مخاطب بجمیع الوجوہ سائر اقوال مین ایسے ہی لوگون کے مقلد ہین اور اسی کو ہمنے دکھایا ہی

حاشیہ متعلق صفحہ ۶۲ سطر ۵ بر لفظ سیرت سلف صالح - عبارت ارغام الماکرین

۵ علامہ محدث مولانا حسین نوری دام ظلہ العالی جکا عبور احادیث و اخبار پر اونکی تصانیف سے کالشمس ظاہر و ہویدا ہی خصوصاً کتاب مستدرک الوسائل سے کتاب نجم ثاقب در احوال امام غائب ولی عصر مین فرماتے ہین اد درباب ہشتم ان شاء اللہ تعالیٰ ثابت خواہیم نمود کہ دادرسی درماندگان و فریادرسی بیچارگان یکے از مناصب آئمہ آنجناب ست کہ مظلوم مستغیث را اغاثہ کند و ملہوف مضطر را اعانت فرماید پھر ستو حکایات نقل کی ہین جنمین بہت سی حکایات ہین جنمیں لوگون نے امام زمان سے استغاثہ کیا اور حضرت نے فریاد رسی کی اور ہر ایک کو اوسکی مراد تک پہونچایا پھر باب ہشتم مین فرماتے ہین بعد دفع توہم رویت اوس جناب کے پس منافات ندارد ملاقات و مشاہدہ آنجناب در اماکن و مقامات کہ ذکر شد پارہ از آنہا و ظہور آن حضرت در نزد مضطر مستغیث ملتجی شدہ بہ آنجناب منقطع شدہ از ہمہ اسباب و والہ در وادی شبہات و حیران در مہالک و فلوات چنانچہ خواہد آمد کہ اجابت ملہوف و

غاثت مضطر یکے از مناصب آنجناب ست پھر باب نہم مین روایت ابو الوفاے شیرازی کو چند
کتب سے نقل کیا ہے جسکو مین نے کتاب کبیر مین نقل کیا ہے اور اُسمین جناب رسول نے خواب مین
انکو تعلیم فرمایا کہ استغاثہ کرین امام زمان سے پھر آخر روایات مین لکھتے ہین ظاہر آنست کہ مراد حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ از ان کلام نہ اختصاص توسل بہ امام عصر علیہ السلام است در انجا کہ بجنگ
دشمن افتد کہ قصد کشتن او نمودہ بلکہ آن کنایہ است از نہایت رسیدن شدت امور و منقطع شدن اسباب
مطلع امید از مخلوق و نماندن جاے صبر و شکیبائی چہ بلاے دینی باشد یا دنیوی و از شر دشمن انسی باشد
یا جنی چنانچہ از دعاے مزبور نیز معلوم میشود پس چنانچہ تکلیف مضطر تا آخر جسکو مین نے کتاب کبیر مین
نقل کیا ہے اور صفحہ ۱۹۹ مین واقع ہے پھر باب دہم مین لکھتے ہین ہشتم از تکالیف عامّہ رعایاے
حضرت صاحب الامر علیہ السلام استمداد و استعانت و استشفاع و استغاثت بآنجناب است در ہنگام شدائد و اہوال و بلایا
و امراض و رو آوردن شبہات و فتنہ از اطراف و جوانب و احاطۂ اجانب و ندیدن راہ چارہ و طریق و
نمادن در تنگناہاے مضیق و خواستن از جنابش حل شبہہ و رفع کربہ و دفع بلیّہ و سد خلّہ و نشان دادن
راہ مقصود بان نحویکہ خود صلاح دانند و توانند بآن متوسل مستغیث برساند حسب قدرت الٰہیہ و علوم لدنیّہ
ربانیہ را کہ دار است و بہر حال ہر کس در ہر جا دانا و بر اجابت مسئولش توانا بلکہ پیوستہ فیضش بہر کس
باندازۂ قابلیت و استعداد و مراعات صلاح نظام عباد و بلاد رسیدہ و میرسد و از نظر در امور رعایای خود از
مطیع و عاصی و عالم و جاہل و شریف و دنی و قوی و ضعیف غفلت نکردہ و نمیکنند پھر اشارہ کیا طرف اوس توقیع
کے جو بنام شیخ مفید تھی و گذر چکی کتاب کبیر مین پھر تحریر فرماتے ہین و شیخ طوسی رح در کتاب غیبت
روایت کردہ بسند معتبر از ابی القاسم حسین بن روح نائب سیم کہ گفت اختلاف کردند اصحاب ما در تفویض
و غیر آن پس رفتم نزد ابی طاہر بن بلال در ایام استقامتش یعنی پیش از انکہ بعضے مذاہب باطلہ اختیار
کند پس آن اختلاف را باو فہماندم پس گفت مرا مہلت دہ پس اورا مہلت دادم چند روز انگاہ معاودت کردم
بنزد او پس بیرون آورد حدیثے بہ اسناد خود از حضرت صادق علیہ السلام کہ فرمود ہرگاہ ارادہ نمود خداے
تعالے امری را عرضہ میدارد آنرا بر رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ آنگاہ امیر المومنین و یک یک یعنی ائمہ
علیہم السلام تا آنکہ منتہی بشود بسوی صاحب الزمان علیہ السلام آنگاہ بیرون می آید بسوی دنیا و چون
ارادہ نمودند ملائکہ کہ بالا برند عملے را بسوے خداوند عز و جل عرض می شود بر صاحب الزمان علیہ السلام

انگاه بر ہر کمیسر ہر کیت تا اینکہ عرض میشود بر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ انگاہ عرض میشود بر خداوند عز وجل
پس ہر چہ فرود مے آید از جانب خداوند پس بدست ایشان ست و انچہ بالا میرود بسوے خداوند
عز وجل پس بر دست ایشان ست و بے نیاز نیستند از خداوند عز وجل بقدر بہم زدن چشمی سید حسین
مفتی کرکی سبط محقق ثانی در کتاب دفع المناوات از کتاب براہین نقل کردہ کہ او روایت نمودہ از
ابی حمزہ یہہ ذکر کیا اوس حدیث کو جو گذر چکی بصائر وغیرہ سے کتاب کبیر جواب سوال دوم مین امام موسی کاظم
علیہ السلام سے یہہ تحریر فرماتے ہین گذشت درباب سابق در حدیث ابو الوفا شیرازی کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ فرمود باو کہ چون درماندہ وگرفتار شدی پس استغاثہ کن بحجت علیہ السلام کہ او ترا
در مے یابد و او فریاد رس ست از براے ہر کس کہ باو استغاثہ کند یہہ تحریر فرماتے ہین عمدہ تحفۃ الزائر
مجلسی و مفاتیح النجاۃ سبزواری مرویست کہ ہر کرا حاجتے باشد انچہ مذکور مے شود بنویسد در رقعہ
در یکے از قبور ائمہ علیہم السلام بیندازد کہ بحضرت صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ میرسد و او بنفس
متولی بر آوردن حاجت می شود یہہ کیب لکھی عریضہ حاجت کے لکھتے ہین پس معلوم شد کہ خوان احسان
وجود و کرم و فضل و نعم امام زمان صلوات اللہ علیہ در ہر قطرے از اقطار ارض براے ہر پریشان درماندہ
و گم گشتہ و واماندہ و متحیر نادان و سرگشتہ حیران گستردہ و باب آن باز و شارع عام باصدق اضطرار
و حاجت و عزم باصفاے طویت و اخلاص سریرت اگر نادانست خبرت علمش بخشند و اگر گم شدہ است
براہش رسانند و اگر مریض ست لباس عافیتش پوشانند چنانچہ از سیر در حکایات و قصص گذشتہ
ظاہر و ہویدا مے شود نتیجہ مقصود درین مقام اینکہ حضرت صاحب الامر صلوات اللہ علیہ حاضر در میان
عباد و ناظر بر حال رعایا و قادر بر کشف بلایا و عالم بر اسرار و خفایا بجہت غیبت و ستر از مردم از منصب
خلافتش عزل نشدہ و از لوازم و آداب ریاست آلہیہ خود دست نہ کشیدہ و از قدرت ربانیۂ خویش
عجز بہم نرساندہ اگر خواہد حل مشکل کہ اندر دل افتادہ کند بے آنکہ از راہ دیدہ و گوشش چیزے بآنجا رساند
تا اینکہ فرمایا چہ ہر مضطرے را وعدۂ اجابت نداوند بلے اجابت مضطر را جز خدا ے تعالے یا خلفاے او
کند تا اینکہ فرمایا و بالجملہ تکلیف رعیت آنجناب صلی اللہ علیہ در ایام غیبت پس از اضطرار و حاجت
و نرسیدن دست بانچہ معین فرمودند و قرار دادند براے رفع تحیر و قضاے حاجت توسل و استغاثہ
بآن جناب ست و خواستن حاجت خویش ست از آن جناب و دانستن و اعتقاد داشتن آن جناب را

عالم و قادر بر انجاح مرام با نبودن موانع درا و بلکه دانستن آن جناب را سبب و واسطهٔ رسیدن ہر نفع
و برطرف شدن و نیامدن ہر شرے و بلاے حسب مضامین اخبار بسیار کہ بعضے اشارۃً نقل ہوتی اور اس
بیان واضح سے سیرت سلف صالح و رواج اکابر دین کی درباب استغاثہ و استکفا و طلب حاجت
وغیرہا امام زمان سے اظہر من الشمس ہے اور رسائل کتاب نجم ثاقب ان امور سے مملو ہے ۱۲ منہ
جعلہ اللہ من المستشہدین بین یدی امامہ عند رجعتہ

نقل فتاوی دستخطی حضرات مجتہدین عظام و علمای عالی مقام لکھنؤ حسب استفتای مومنین بریلی

سوال کیا فرماتے ہین علماء دین مبین اور مفتیان شرع متین اوس شخص کے باب مین کہ جو بظاہر
مذہب امامیہ رکھتا ہو لیکن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت مقبولہ کا منکر
اور حضرات ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے بچپن کے قول کو غیر معتبر جانتا ہو اور اس
سن مین اونکی امامت پر عقیدہ نہین رکھتا ہو اور یہ کہتا ہو کہ حضرات معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین
نہ روشن ضمیر ہین نہ سنتے ہین نہ ہر جگہہ پہونچ سکتے ہین نہ ہر طرف ناظر قبور مقدسہ تک اونکی ہماری
آواز نہین پہونچتی استعانت و استمداد اور استغاثہ اور حاجات کو ان حضرات کی طرف عرض کرنے
کو منع کرتا ہو خدا سے بے واسطہ ان حضرات کی دعا کرنے کو حکم دیتا ہو نذر و نیاز حضرات معصومین
کرنے سے مانع ہو سیاہ پوشی کو ماتم مین امام حسین علیہ السلام کے اہل جہنم کے لباس اور بنی عباس
کا شعار کہتا ہو معجزے اور کرامتین ان حضرات کی جو کتب معتبرہ مین منقول ہین اونکو مستند نجانتا
بلکہ قصص و حکایات سمجھتا ہو خلاصہ یہ کہ مقصر مراتب و منازل حضرات معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین
ایسے عقیدے کا شخص دائرہ ایمان و اسلام مین داخل ہے یا خارج ہے مومن ہے یا کافر مفصلاً
و مشرحاً تحریر فرما کر اپنی مہر و دستخط سے اس استفتے کو مزین فرمائین بینوا توجروا۔

جواب

بر تقدیر صدق مضامین مرقومۂ بالا اوس شخص کے ایمان مین خلل ہے اور وہ خارج ہے دائرۂ

تشیع سے واللہ تعلیم حررہ میر آغا عفے عنہ

العلم سید محمد ہادی
سید مصطفیٰ بن عمدۃ

جواب

چونکہ یہ شخص منکر ضروریات مذہب ہے لہذا خارج دائرہ تشیع سے ہے قطعاً لکہ خارج از دائرہ
اسلام بھی ہے آسیلیے کہ شفاعت جناب رسالت مآب ثابت ہی باجماع مسلمین لکہ فسلکہ از
ضروریات دین ہین فسبیل منکرہا سبیل الکافرین اور لااقل یہ ہے کہ اگر حکم او سکے ارتداد
کا نہ کرین تو بھی اوس سے اجتناب ماکل و مناکح مین احوط ہے اور حتی الوسع یہ احتیاط ترک
نہ کی جائے فقط واللہ تعلیم

الطلبة عبدہ حسین
محمد حسین بن
سید

الجواب و باللہ التوفیق

شخص مذکور مذہب فرقہ اثنا عشریہ سے خارج ہے اور اطلاق اسلام اوسپر خالی از اشکال
نہین واللہ اعلم

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین
عبدہ ناصر حسین بن العلامہ
السید حامد حسین الموسوی نیشاپوری

استفتا از جانب کمترین سید محمد حسن ساکن کمال پور بحضور مجتہدین کرام مشتملبر الفاظ عبارات رسالۂ یا علی مدد و رسالۂ انذار الناذرین

سوال کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع متین اوس شخص کے باب مین جو اظہار تشیع
کرتا ہے اور مومنین کو نماز جمعہ و جماعت پڑہاتا ہے اور اپنی تصانیف مین لکہتا ہے مقام عدم
اقتدار نبی و امام مین اور عدم جواز استغاثہ مین وقت مصائب اونسے (کہ نبی و امام نہ ہر جگہ حاضر ہین نہ ہر طرف
ناظر علم ما کان و ما یکون سے یہ مطلب نہین کہ سمیع و بصیر و روشن ضمیر ہین اور لکہتا ہے کہ یہ سمجہنا کہ جو وہ
چاہین گے خدا کریگا اسوجہ سے ہمکو استمداد روا ہے یہ بھی بے قاعدہ ہے بلا تشبیہ تدعی سمت گواہ

جست کا نقشہ ہی اور لکھتا ہی کہ جملہ حاجات شیعہ کی شفاعت مین ماذون ہونا محض احتمال ہے
سکتا لکن ضرور نہین کہ ہر سوال امضا پاوے اور لکھتا ہی مقام دیگر پر یہ کہ سمجھے کہ ائمہ اور حکماء
حتماً جو وہ چاہین گے خدا کر دیگا یہ بھی بے قاعدہ بات ہی کیا العوذ باللہ خدا اونکا کارندہ ہے
اسکی نفی بھی صراحۃً اور کنایۃً جا بجا قرآن مین مذکور ہے حدیثون مین مذکور ہے خود ائمہ
علیہم السلام نے اس سے انکار کیا ہے سورہ کہف کا قصہ یعنی وحی کا سترہ دن تک انشاء اللہ
نہ کہنے پر بند رہنا ظاہر ہے اور ابراہیم علیہ السلام کی استغفار کا بیکار جانا وغیرہ اسکے نمونے
موجود ہین لاریب یہ بھی ایک قسم کا غلو بلکہ خدا کی خدائی کا انکار ہے نبی و ولی سب تابع خدا ہین خدا
کسیکا تابعدار و فرمان بردار نہین اور لکھتا ہی اور اگر یا علی مدد اور یا امام جعفر صادقؑ وغیرہ
الفاظ سے یہ مطلب ہو کہ یہ حضرات اللہ کے حکم سے کردین خدا سے عرض کر کے ہماری مدد کو
پہونچین امداد کرین تو علاوہ مضامین بالا کے اول تو فقط اون کامون مین جو خدا بواسطہ
بھی کرتا ہے اس تاویل کی صحت ممکن ہے نہ مطلقاً تاہم سیرت سلف صالح کے خلاف ہے
اس قسم کی استمداد و استعانت ارواح طیبہ سے منقول نہین ہوئی زمن معصومین مین اصحاب
ائمہ و خواص و عوام شیعہ مین یہ مروج ہو معلوم نہین ہوتا پس بہر صورت اور بہر تقدیر ان لفظون سے
یا اللہ کہنا بہتر ہے جو اسکا انکار کرے وہ کافر ہے اور لکھتا ہی کہ اس قسم کی استعانت کی
عام اجازت کا ثبوت بہت دشوار ہے اور اسمین تو شک ہی نہین کہ سیرت سلف صالح اور
رواج اکابر دین کے خلاف ہے حالانکہ وہ لوگ اون حضرات کے مقامات سے ہماری
نسبت اعرف تر ہین بلکہ زمانہ حیات معصومین مین معصومین سے اس قسم کی استعانت کرتے
کہ حیات و امامت کے زمانہ کو بہر حال وفات اور ممات پر شرف ہے خلاصہ کلام اس قسم کی
استعانت مخالف سیرت خلاف احتیاط ہے خصوصاً بالفاظ استقلال استعانت مین زیادہ دقت
ہے اسلامی تعلیم اسکو چاہتی ہے کہ جسقدر ہو ہر قول و فعل مسلمانون کا شرک تو کیا بوئے
شرک سے بچا رہے اور لکھتا ہی مقام دیگر پر کہ حتی کہ اون امور مین بھی جنمین ارواح طیبہ
استعانت منقول و معمول ہے اکثر و بیشتر بلکہ ہمیشہ ایسا ہی کرے تو اور اولے ہے گرتے پڑتے
اوٹھتے بیٹھتے بھی یا علی کے بدلے یا علی اعلیٰ رب العلا کو پکارین اور ابتدائے طعام مین بھی

یا امام جعفر صادق علیہ السلام کے عوض بسم اللہ کہین تو شک نہین کہ اعلی یہی رسول کی سنت ائمہ
کی ہدایت اسلامی سیرت ہے اور لکھتا ہی کہ نادعلی مین رسول سے خطاب ہی ہم سے ارشاد نہین
دوسرے اوسمین عونا سے اعانت فی الشدائد مقصود ہی صحت و شفا مراد نہین اور لکھتا ہی
کہ غیر خدا سے خطاب کرنا نبی ہو یا ولی اوسکا یہ حکم نہین الدا اولی عدم تخاطب بغیر خدا ہی اور لکھتا ہی
کہ امام ثامن ضامن لقب امام رضا علیہ السلام کا عوام شیعہ مین مشہور ہے وجہ اوسکی ابھی تک کچھ
معلوم نہین ہوئی اور لکھتا ہی کہ شبیہ نکالنا شبیہ ہنود ہی ہندو مین رام لیلا ہوتا ہے یہ
امام لیلا بیجا ہے اور لکھتا ہی کہ ماتم و سینہ زنی بقصد سامان رقت و بکا و طرز ابکا اگر منظور
ہو تو محتمل صحت ہی نہ بقصد اصل ماتم و بالفعل ماتم کہ اسکو علما منع کرتے ہین اگرچہ بحکم کل الجزع
والفزع والبکاء مکروہ الا الجزع والبکاء علی الحسین بجا ہے نظر مین محتمل صحت ہی مگر اور یہی ممانعت
کی علت ہی اور لکھتا ہی کہ تخصیص نیاز جناب سیدہ کی عورات سے اور سر ڈھانپ کر کے فاتحہ دلانا سہنک
اور کونڈے پر کہ مرد کا سایہ نہ پڑے محض تشریع ہے اور افراط و تفریط ہی بر الطعام کہ مستحق خاص مومن
ہین اور مومنین مین تخصیص نہین مرد ہون یا عورت یکسان بات ہی اور جلال علمدار اور عفت سیدہ
اور مظلومیت سید الشہدا قابل بحث و نشر نہین بلکہ غلو ہی اور لکھتا ہی بمقام عدم جواز لباس سیاہ
ماتم سید الشہدا ع این کہ لباس سیاہ جہنم کا لباس اور عباسیون کا شعار ہے اسیطرح بہت سے امور
اپنی دو کتابون مین اوسنے لکھے ہین بطور نمونہ بعینہ بعض الفاظ نقل ہوے پس اگر کچھ بھی حقوق
ائمہ علیہم السلام آپ حضرات سمجھتے ہون اور تفصیلی جواب لکھنے مین عار حمت ہو تو بالاختصار یہ تو ضرور
صاف صاف ارقام فرما دیجیے کہ ایسا شخص قابل استفسار بھی ہی یا نہین اور فرقہ امامیہ مین داخل
ہے یا نہین تاکہ مین اوسکو مشتہر کردون اور عموما ہر خاص و عام واقف ہو جائین اور ضلالت و گمراہی
سے بچین اور درصورتیکہ آپ حضرات صاف صاف جواب بعبارت عام فہم الفاظ صریح مین ارقام نفرمائیگے اور عموم
ضعفا و عوام شیعہ مین کسی ایک کے اعتقادات اون حضرات کے کسی امر حق مین ہر چند کہ کمتر ہو
منحرف ہونگے تو یہی جوابات آپکے بروز قیامت حضرت رسول و حضرت امیر المومنین و ائمہ طاہرین
علیہم السلام کے حضور پیش کر کے فریاد کرونگا اوسوقت اون حضرات سے جوابدہی کر لیجیے گا چونکہ
اہانت ائمہ طاہرین علیہم السلام کے کلمات دیکھکر دل سوختہ ہون اگر کوئی لفظ عنوان استفسار مین

خلاف ادب ہو تو اوس سے معاف کیا جاؤن بینوا توجروا۔

المستفتی سید محمد حسن بن سید غلام علی مرحوم ساکن موضع کمال پور ضلع اعظم گڈھ دہم ماہ رمضان ۱۳۱۸

جواب باسمہ سبحانہ اس عبارت مین بعض مضامین خلاف ضروریات مذہب اور خلاف خصائص ائمۂ طاہرین اور مستلزم اونکی تنزیل مراتب کے ہین اور بعض تشبیہات علانیہ سوء ادب ہین لیکن ایسے شخص کے تشیع مین کلام ہے چہ جائیکہ امامت جمعہ و جماعت واللہ العلیم

حررہ میر آغا عفی عنہ

لعلت سید محمد باقر رضوی
سید مصطفے بن عم[illegible]

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین
عبدہ ناصر حسین بن العلام
السید حامد حسین الموسوی نیشاپوری

تاریخ چکیدۂ خامۂ جناب مستطاب معلی القاب مولوی سید محمد باقر صاحب منصف برادر عمزاد مصنف

چو شخصے ز روئے خیالات خام	نمود از اباطیل ازہاق حق
سراپا مضامین باطل نوشت	کہ مطلق بر او نیست اطلاق حق
اخ من بہ اوج علم و کمال	کہ دارد تخلق باخلاق حق
خوشا رہنمائی طریق صواب	پئے طالب خیر و مشتاق حق
نوشتہ کتابے بتہدید آن	کہ لاریب فیہ ست مصداق حق
ز نورش منور دل مومنین	کہ شد مثل خورشید اشراق حق
مؤلف بدین سعی و تائید دین	بود مورد لطف و اشفاق حق
بفرمود ہاتف بتاریخ سال	خوش ابطال باطل چو احقاق حق

۱۳۱۸ھ